~~١٨٨١ک~~

١٢٧٠ ع

رشتي منڈل

رشی منڈل

جسمیں آدی سرشٹی کے چاروں برہم رشیوں سے لیکر مہرشی دیانند سرسوتی
تک مشہور رشیوں اور ایشور بھگت مہاتماؤں کے حالات ہیں اور جو خیالات
انہوں نے ویدک سدہانت پر ظاہر کئے ہیں - ان کے خلاصے بھی ہیں -

از پنڈت راج نارائن شرما ارمان دہلوی مالک و ایڈیٹر اخبار ارجن لاہور سنہ ۱۹۱۳ء

تازیداران و سوداگران اسپان کے لئے علم الاسپان کے متعلق بہترین و مفید کتاب

رفیق اسپان

جسمیں گھوڑوں کے امراض و علاج - نسل کشی - نشوونما - تازیداری - خرید و فروخت -
سواری - ساز و سامان - نیز طبی رموز و نکات کو نہائت ہی عام فہم زبان میں

برائے افادۂ تازیداران و سوداگران اسپان

سالہا سال کی محنت اور تجربہ کے بعد لکھا گیا

مصنف و مولف

پنڈت دینا ناتھ سیاح - سوہدرہ تازیدار و سوداگر اسپان ضلع گوجرانوالہ

قیمت فی جلد معہ محصولڈاک (عہ/) - ایک روپیہ

ملنے کا پتہ :- بھائی دیا سنگھ پبلشر و تاجر کتب لوہاری دروازہ لاہور

ہندوستان سٹیم پریس لاہور میں گورا دتہ مل پرنٹر کے اہتمام سے پنڈت راج نارائن

تمام رشی مہارشیوں کا قول ہے

جو انسان برہم چرج کا پالن کرتے ہیں۔ انکو کوئی بھی بیماری تکلیف نہیں دیتی۔ ان کی عمر دراز بدن مضبوط اور دل خوش رہتا ہے۔ رشیوں کے اس فرمان کے مطابق جو شخص اگیانتا سے برہم چریہ کا پالن نہ کر سکے ہوں۔ اور نہایت کمزور اور رنجیدہ دل رہکر زندگی بسر کرتے ہوں۔ انکو دوائی بلراج وٹی کا استعمال کرکے نئے سر سے تندرستی حاصل کرنی چاہیے۔

بلراج وٹی

یہ دوائی ہر ایک موسم میں ہر مزاج کے موافق اعلیٰ درجہ کی مقوی معدہ مقوی جگر مقوی باہ مصفی خون مفرح دل و دماغ آنکھوں کی روشنی کو بڑھانیوالی ہے۔ یہاں تک کہ متواتر استعمال سے تمباکو کا لگانا بھی چھوٹ جاتا ہے۔ دیگر امراض بلغم ریح کو ہٹا کر بگڑی ہوئی صحت کو سدھارتی ہے۔ اسکے استعمال سے دھات پتلی ویرج کی سب کمزوریاں مثلاً احتلام۔ جریان۔ پرمیہ امراض ذیابیطس پیشاب کا بار بار آنا وغیرہ دور ہو کر انسان توانا و تندرست ہو جاتا ہے۔ یہ ایسے اجزاء سے مرکب ہے۔ جو کہ انسان کے جسم و رنگ کو طاقتور اور خوبصورت بناتے ہیں۔ مثلاً کشتہ فولاد کشتہ جست کشتہ قلعی وغیرہ آزمانا اور فائدہ اٹھانا آپ کا کام ہے۔ قیمت ۳۰ گولی عہ ر ۱۰۰ گولی ے ر

سودیشی سارساپریلا

یہ اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہے اسکے استعمال سے ہر قسم کی خون کی خرابی چاہے وہ کسطرح کا ہو دور ہو جاتی ہے۔ اسکا استعمال بدن کو خوبصورت دماغ کو طاقتور اور جسم کو پھرتیلا بنا دیتا ہے۔ اس سے بھوک خوب لگتی ہے۔ چہرے کی رنگت با وجہ پیلی پڑ جانیکے بھی خوشنما ہو جاتی ہے۔ معدہ کی بیماریاں مثلاً گولہ تلی پیٹ میں گڑگڑاہٹ وغیرہ دیگر ہر قسم کے پھوڑے پھنسی ناسور بھگندر وغیرہ دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت تین شیشی سے ۳ روپیہ

سرمایہ پریمیم بانڈ اسی کروڑ پونڈ۔ ہیڈ آفس پیرس سب آفس لندن

روپیہ قائم ہے سود جاری

کئی آدمی لکھپتی بن گئے

انعام لاکھوں روپیہ

شیرکمان پنڈت راج نارائن جی ارمان ایڈیٹر ارجن لاہور تحریر فرماتے ہیں

کہ ہم نے خود دفتر پریمیم بانڈ میں جاکر معلوم کیا۔ ہم نے عملی تجربات لیے معززین کی فہرست جنہوں نے پریمیم بانڈ میں حصہ لیا ہے۔ علاوہ ازیں پریمیم بانڈ میں تمام سلاطین یورپ کی شرکت ہے۔ اسلئے امید نہیں کہ اسمیں کسیطرح کا خدشہ ہو۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۱۳ء

پریمیم بانڈ کیا ہیں اور لاکھوں روپیہ کسطرح حاصل ہوتے ہیں

پریمیم بانڈ ایک قسم کے شاہی نوٹ ہوتے ہیں جو پچاس سال سے جاری ہوتے ہیں جسطرح گورنمنٹ پرامیسری نوٹ ہوتے ہیں۔ یوروپین گورنمنٹوں نے پارلیمنٹ ہائے کی منظوری سے کروڑہا روپیہ سرمایہ پریمیم بانڈ سے مختلف شہروں میں عمارات گروی رکھے ہوئے ہیں۔ جنکا سود لاکھوں روپیہ وصول ہوتا ہے اور پریمیم بانڈ کے خریداروں میں تقسیم ہوتا ہے۔

خریدنے کا طریقہ۔ پہلی قسط یا پوری قیمت بنام ایجنٹ پریمیم بانڈ لاہور انارکلی بازار ارسال کریں تو پھر ہماری معرفت آپکا روپیہ ہیڈ آفس پیرس میں پہنچ جائیگا۔ وہاں سے آپکو براہ راست اقرارنامہ سرکاری اسٹامپ لگا ہوا معہ نمبر اور کاغذات متعلقہ پریمیم بانڈ آجائیگا۔ اسمیں اقرار ہوگا کہ جب تک آپکا نمبر نہ نکلے آپکا نام ہر دو مہینے کے بعد شامل تقسیم انعام ہوتا رہیگا۔ لطف یہ کہ خواہ آپکی پہلی قسط یا پوری رقم پہنچے۔ فوراً تقسیم انعامات میں آپ کا نام شامل کیا جاتا ہے۔ جو انعام نکلے خریدار کو روانہ کر دیتے ہیں۔ اگر چند قسطیں پہنچنے پر انعام نکل آئے تو باقی قسطیں وضع کرکے کل روپیہ خریدار کو دیا جاتا ہے۔ اگر کسیوجہ سے خریدار قیمت واپس لینا چاہے تو ہمارے ذریعہ گھر بیٹھے قیمت پریمیم بانڈ واپس لے سکتا ہے۔ نتیجہ کا اخبار جسمیں انعام حاصل کرنیوالوں کا حال معلوم ہوتا ہے ہر خریدار کو مفت بھیجا جاتا ہے۔

سٹی آف برسلز بانڈ ۱۹۰۵ء سود سالانہ ۲ فیصدی

انعامات ہر سال چھ دفعہ افسران گورنمنٹ کے زیر اہتمام عام لوگوں کے سامنے برسلز میں نکالے جاتے ہیں۔

تفصیل انعامات۔ ایک انعام تین لاکھ روپیہ۔ ایک انعام ڈیڑھ لاکھ روپیہ۔ چار انعام فی پندرہ ہزار۔ تین انعام فی پندرہ سو روپیہ۔ چھ انعام فی چھ سو روپیہ ۱۲۰ انعام فی تین سو روپیہ۔ ایک سو پانچ انعام فی ایکسو بیس روپیہ۔ قیمت چھتر روپیہ قسط وار یکمشت ۸۲ روپیہ اس طرح کہ ساڑھے سات روپیہ ماہوار۔ آرڈر کے ساتھ ساڑھے سات روپیہ ہر ماہ آئندہ دس ماہ تک قسط [illegible]

انڈ [illegible] لاہور

مشہور عالم پناما بانڈ

ہر سال میں چھ دفعہ انعام تقسیم ہوتا ہے تین انعام تین تین لاکھ روپیہ تین انعام ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ روپیہ چار انعام ساٹھ ساٹھ ہزار روپیہ۔ بارہ انعامات چھ چھ ہزار روپیہ بارہ انعامات تین تین ہزار روپیہ کے تیس انعامات چھ چھ سو روپیہ کے قیمت نقد ایک بانڈ ایکسو بیس روپیہ یا سو گیارہ روپیہ ماہوار گیارہ مہینے تک قسط پہلی قسط پہنچنے پر خریدار کا نام تقسیم انعامات میں شامل ہو جاتا

شاہی نوٹ شاہی نوٹ شاہی نوٹ شاہی نوٹ شاہی نوٹ شاہی نوٹ شاہی نوٹ شاہی نوٹ

بھارت ہاؤس کیوں مشہور ہے؟

اس لئے!

کہ ہر ایک قسم کی سٹیشنری اور دیگر اشیاء۔ کاپی وغیرہ وغیرہ بہت عمدہ و اعلےٰ ہر وقت تیار ملتی ہیں۔

وکلاء کیلئے

لفافہ جات۔ رسید بکیں۔ مختار نامے۔ ڈائریاں اور دیگر کاغذات متعلقہ عدالت ہائے۔

بنکوں اور کمپنیوں کیلئے

لیجر بک کیش بک۔ پیون بک۔ ڈسپیچ بک اور لیٹر رسیپٹ رجسٹر و دیگر ہر قسم کی اکونٹ بکس۔ کارآمد بنک و کمپنی ہائے

طالب علموں کیلئے

کاپیاں بہت عمدہ۔ جُراب۔ بنیان۔ تولیہ۔ رومال۔ سیاہی ہولڈر پنسل تیل خوشبودار صابون۔ وغیرہ سب قسم کا مال ہر وقت تیار رہتا ہے۔

کالجوں اور کارخانوں و دوکانوں کیلئے

لفافہ جات خورد و کلاں۔ رجسٹر۔ ہر ایک قسم اور سٹیشنری بہت عمدہ و ارزاں ملتی ہے۔

المشتہر

[illegible]

فہرست کتب مصنفہ و مترجمہ ٹھاکر اچھر چند شاہپوری

مکمل راج ترنگنی

زبان سنسکرت کی معرکتہ الآرا تاریخی کتاب کا اردو ترجمہ جو قدیم فرمانروایان کشمیر کے حالات کا خزینہ اور تاریخ ہند کا سب سے زیادہ قیمتی ماخذ ہے۔ قیمت ہر دو جلد مکمل آٹھ روپے (۸ملے) محصولڈاک عمر

وقایع راجستھان با تصویر

قومی آن پر مرمٹنے والے راجپوتوں کی جانبازیوں اور سرفروشیوں کے کارنامے سرزمین راجپوتانہ کی مشہور ریاستوں کے تمام حکمرانوں اور قومی شہیدوں کے ولولہ انگیز حالات قیمت ہر دو جلد مکمل للعہ رعایتی ہے محصولڈاک ۵ر

رامائن بطرز ناول

مہاراجہ رامچندر جی کی سوانحعمری جو پبلک کی قدردانی سے چھٹی مرتبہ طبع ہو کر قریب الاختتام ہے۔ قیمت ہر دو جلد مکمل عہ رعایتی پندرہ آنے ۱۵ر

مفید عام طبی و علمی کتابیں معہ تخفیف شدہ قیمتوں کے

علاج المستورات ۱۲ر۔ علاج الاطفال ۹ر آئینہ قوت باہ ۶ر۔ علاج مارگزیدہ ۳ر علاج بذریعہ پانی ۳ر۔ علاج بے دوا ۳ر۔ رسالہ علم قیافہ ۴ر۔ کلید مسمیریزم ۳ر عقلمندوں کے لطیفے ۳ر

خالص اخلاقی و تواریخی ناول معہ تخفیف شدہ قیمتوں کے

راجکماری ۶ر۔ رانی پدما ۴ر بیلاوتی ۳ر۔ درگاوتی ۳ر۔ شکنتلا ۳ر۔ راما بائی ۳ر۔ تارا بائی ۳ر۔ ساولی دیوی ۳ر۔ روپ سی ۶ر کرشن کماری ۳ر۔ پرتاب سنگھ کلاوتی ۲ر۔ پورن جتی ۳ر۔ ہرش چندر ۳ر۔ دروپدی ۲ر۔ پرامر تسل ۱۲ر

ملنے کا پتہ: ٹھاکر اچھر چند اینڈ کمپنی لاہور

اورنگ زیب کا حکم

تھا کہ کوئی شخص اسکے عہد کے واقعات کو قلمبند نہ کرے۔ اسصورت میں خافی خاں وغیرہ جن مسلمان مورخوں نے اس
عہد کی تواریخ لکھی ہے وہ اہل دنیا کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ لیکن انسانی طبیعت کو ملاحظہ کرتے ہوئے یہ کہنا کچھ مشکل
نہیں کہ ان کی تحریروں نے اصل واقعات کو بہت حد تک چھپا چھوڑا ہے۔ اور یورپین محققوں اور ماہران علم
التواریخ نے یہ پایہ ثبوت کو پہنچا دیا ہے کہ ان تواریخ نویسوں کے بیانات کو یک بیک تسلیم کر لینا ایک سخت غلطی ہے وہ بھی
مجبور تھے اسلئے اپنے ہم مذہب بادشاہ کو اسکے اصلی رنگ میں پیش نہیں کر سکتے تھے۔ لہذا ضرورت تھی کہ کوئی ایسا
غیر متعصب مورخ ان واقعات کو قلمبند کرتا جس نے انہیں آنکھوں دیکھا ہو ہمیں رائل ایشیاٹک سوسائٹی اور گورنمنٹ
کا مشکور ہونا چاہیے جنکی مہربانیوں سے کئی قیمتی جواہرات ہمیں واپس ملے ہیں۔ ان میں سب سے تازہ تواریخی نعمت
بہا کرنیوالی کتاب سٹوریا ڈو موگر ہے۔ جسکا مصنف ملولاسی منوچی باشندہ وینس (اٹلی) نصف صدی سے زیادہ
عرصہ تک ہندوستان میں رہا اور اس عرصہ میں جو کچھ اپنی آنکھوں دیکھا یا کانوں سنا۔ حوالہ قلم کر گیا۔ رائل ایشیاٹک سوسائٹی
لنڈن نے اس شہرہ آفاق تصنیف کے پرانے قلمی نسخے اکٹھے کرکے انہیں انگریزی زبان میں ترجمہ کرایا۔ اور گورنمنٹ
عالیہ ہند نے صاحب سکرٹری آف سٹیٹ کی اجازت سے طبع کر دیا۔ انگریزی زبان میں ہونے اور تقریباً ساٹھ روپے
قیمت رکھنے کیوجہ سے یہ کتاب عوام الناس کے ہاتھوں تک نہیں پہونچ سکتی تھی اسلئے **تاج ولسٹ ایجنسی**
لاہور نے صرف کثیر سے اسے اردو زبان کا جامہ پہنانا شروع کر دیا ہے۔ پہلا حصہ جسمیں مصنف کتاب کے سفر ہندوستان
دارا کے دربار میں باریابی اور امیر تیمور سے لیکر اورنگ زیب کی تخت نشینی تک جملہ مغلیہ شاہان کا کچا چٹھا قلمبند ہے اور دوسرا
حصہ جسمیں عہد اورنگ زیبی کی مکمل تواریخ سنہ ۱۷۰۰ء تک مندرج ہے بنام **ہندوستان عہد مغلیہ میں** حصہ اول
قریباً چار سو صفحوں پر شائع ہو چکے ہیں۔ جنکی قیمت صرف ۴ فی حصہ ہے۔ اگر آپ مغلیہ شاہان معظم کے زمانہ میں ہند
کی جو حالت تھی اسے دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ جملہ مغلیہ شاہان اور خاصکر اکبر۔ جہانگیر اور شاہجہاں کی عیاشیوں کا
صحیح تذکرہ چشم دید شہادت کی بنا پر پڑھنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اورنگ زیب کی تنگ نظری۔ ظلم و استبداد اور بھائیوں
کے قتل کا نظارہ ملاحظہ کرنیکے خواہشمند ہیں۔ اگر آپ مغلیہ خاندان کے عروج و زوال کو دیدۂ عبرت سے دیکھنا پسند کرتے
غرضکہ اگر آپ تواریخ ہند کے متعلق بالکل نئے واقعات کو پڑھنے کے خواہشمند ہیں تو اسے پڑھیں کتاب ایسی دلچسپ ہے کہ
ایکدفعہ شروع کرکے بغیر ختم کئے آپ سے ہاتھ سے نہیں چھوڑ سکتے۔ عہد شاہجہانی اور اورنگ زیبی کے متعلق اس سے
زیادہ مفصل حالات کسی کتاب میں نہیں ملینگے۔ پہلا اڈیشن صرف ایک ہزار چھپا ہے لیکن پریس سے نکلتے ہی
آدھے کے قریب ہاتھوں ہاتھ نکل گیا ہے۔ اسلئے اگر آپ دوسرے اڈیشن کے منتظر رہنا نہیں چاہتے تو بہت جلد خرید
مسٹریز اوف دی مغل حرم } یعنی ہندوستان عہد مغلیہ میں حصہ سوم بھی چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔ اگر آپ
مغلیہ حرم کے رازہائے نہانی اور اسرارہائے سربستہ سے واقف ہو

اوم

اگر اب بھی رشی رتن اتارو تو ہمارا کیا قصور

ہے
وید کا پرچار کرنا جگت کا ادھار ہے ٭ ہر شبھ سب کاموں میں اُتم اوپدیش یکار
دیکھیے رتسنچھ کا موکھیں وسن آپنے تم ہدو ٭ منتر مالی یہ بنتی ہر بار ہے سو بار ہے

منتروا آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ آپ کے اس بہانہ کو کہ ہم اپنی دہرم کی ان پستکوں سے جو سنسکرت جیسی کٹھن زبان میں ہیں کیونکر فائدہ اٹھا دیں دور کرنے کیلئے ایشور پرماتما کے پورن وشواشی سوامی دیانند کے سچے بھگت اور ویدک دہرم کے زبردست پرچارک گسنتر دمنی شری سوامی درشنانند سرسوتی جی مہاراج نے مفصلہ ذیل کتب کا ترجمہ اردو اور ہندی بھاشہ میں کر دیا ہے۔ اور ویدک سدھانتوں پر بھی ایک مدلل پستکیں لکھی ہیں۔ اب بھی اگر آپ ان قیمتی رتنوں کا مطالعہ نہ کرکے مستفیض نہ ہوں تو اس کے ذمہ وار آپ ہیں۔ ہمارا فرض اطلاع دینا تھا۔

نام پستک	قیمت			
نیائے درشن بمعہ اردو ترجمہ	۱ عہ	اور اسکے بھیبوں ۵ نمبر ان پستکوں میں نوین ویدانت	عہ؍	ہا نہوں نہیں پہنچ چکے ہیں۔ درشنوں کے مطالعہ کے بغیر سوامی دیانند
ویشیشک " "	عہ؍	کا زبردست کھنڈن ہے۔		جی کی پستکوں ستیارتھ پرکاش۔
سانکھ " "	۱۲؍	اور پراچین ویدانت کی		رگویدادی بھاشیہ بھومکا وغیرہ کا
ویدانت ادھیائے اول "	۱۵؍	عظمت دکھائی گئی ہے۔		سمجھنا بڑا کٹھن ہے۔ پنڈت گرودت
ایش اپنشد " "	۲؍	نیائے درشن بمعہ ہندی ترجمہ	۱؍عہ	جیسے فلاسفر کہتے تھے۔ کہ باوجود دس
کین " "	۲؍	سانکھ " "	۱۲؍	دفعہ ستیارتھ پرکاش کا مطالعہ کرچکنے
کٹھ " "	۶؍	مذکورہ بالا درشنوں اور		کے جب پھر پڑھا جاتا ہے۔ نئے
پرشن " "	۶؍	اپنشدوں وغیرہ کے ترجمے		نئے خیالات ملتے ہیں بھلا
منڈک " "	۴؍	سوال و جواب کے پیرایہ میں ایسے سرل		یہ کب ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ ہم
مانڈوکیہ " "	۳؍	کئے گئے ہیں۔ کہ باوجود درشنوں		کمزور دماغ رکھنے والے منشیہ

... بھی ... کاری کو ثبت

سے آجکل کے انگریزی پڑھے ہوئے نوجوان ایشور کی ہستی سے ہی انکار نہیں کر مارتے۔ بلکہ ویدوں اور شاستروں کو چھوڑ کر "ڈاروِن" کی تھیوری کے قائل ہوکر فری تھنکر بن جاتے ہیں۔

پیارے ناظرین! اگر آپ سچ مچ دھرماتما بننا چاہتے ہیں تو درشنوں اور اپنشدوں کے مطالعہ کے بعد سوامی دیانند جی کی پستکوں کو پڑھیں۔ اور پھر ویدوں کیطرف جھکیں۔ میں نے یہ چند سطور اپنی بدھی انوسار لکھدی ہیں۔ اگر آپ زیادہ وضاحت سے پراچین دھرم و نیز تعلیم کی بابت پڑھنا چاہیں۔ تو کشماچند رادیہ اور نئی اور پرانی تعلیم کا مقابلہ نامی دونوں پستکیں او شبہ منگوا کر پڑھیں۔ اردو میں ہیں۔ قیمت ہر ایک ۵/

دھرم کے پہلے لکشن کا نمونہ اردو ۶/

دھرم ویر 〃 〃 ۶/

ویدوں کی عظمت 〃 ۲/

آریہ سدھانت مکتاولی 〃 ۴/

تت دنیارتھی کی کتھا اردو۔ اسمیں مکتی اور بندھن کے اسباب چھ شاستروں کی رائے ہے ۶/

ایشور سدھی اور پرانی اردو ۳/

آریہ سدھانت ہندی۔ اس میں برہمچاریوں میں جیو وچار۔ اکال مرتیو وغیرہ مضامین پر مدلل لکھا گیا ہے۔ قیمت مجلد ۱۰/

پادری جوالا سنگھ جی کے ساتھ مباحثہ ۴/
منطق کی واقفیت حاصل کرنے کے لئے اعلیٰ پستک ہے۔ اردو

مولوی ثناء اللہ 〃 ۴/

مباحثہ آگرہ 〃 ۲/

دیا کھیان مکتاولی کلان 〃 ۶/

〃 〃 خورد 〃 ۸/

〃 〃 〃 ہندی ۸/

علاوہ ازیں دیگر چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ اور پستکیں جو تین سو کے لگ بھگ ہیں۔ اور شری سوامی درشنانند جی کی تصانیف میں سے ہیں۔ رمن لکھت پتہ سے منگوا سکتے ہیں۔ نیز پنڈت گنپتی شرما ماسٹر آتمارام۔ پنڈت آریہ منی۔ پنڈت راجارام وغیرہ اور دیگر دھرم سمبندھی پستکیں ہم سے منگوا سکتے ہیں +

انیسویں صدی کا فاضل محقق

رشی دیانند سرسوتی

اپنی شہرہ آفاق کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں جب چرک اور سشرت کو ویدک طب کے قدیم ترین مستند ترین اور رشی کرت گرنتھ تسلیم کر چکا ہے تو ان کتابوں کی خوبیوں کے بارے میں آپکو زیادہ وشواش دلانے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ یہ دونوں گرنتھ علم طب کے چاند اور سورج مانے گئے ہیں

چرک میں علم علاج کا اور سشرت میں فن جراحی (چیر پھاڑ) کا نہایت تفصیل سے بیان کیا گیا،

ان کتابوں کو بنے دس بیس برس نہیں بلکہ لاکھوں سال کا عرصہ دراز گزر چکا ہے۔ ان میں تمام بیماریوں کی بیخکنی کیلئے ایسے ایسے عجیب عجیب نسخے درج ہیں جنکی قیمت خود استعمال کرنے کے بغیر معلوم ہی نہیں ہو سکتی یا ان کی قدر وہ یوروپین محقق جانتے ہیں جو عمریں خرچ کر کے اس نتیجے پر پہنچے ہیں۔ کہ مصر۔ چین۔ تبت۔ یونان۔ عرب۔ یورپ بلکہ دنیا بھر کے علوم طب و جراحی کی بنیاد یہی دو کتابیں ہیں۔ مدت تک لوگ ان کا نام ہی سنتے رہے ہیں شکل کسی کسی نے ہی دیکھی تھی اور پڑھنے والے تو شاید انگلیوں پر گنے جا سکتے تھے۔ لیکن اب آیورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ لاہور نے لاگت کثیر لگا کر ان کے اردو ترجمے بھی شائع کر دئیے ہیں تاکہ ہر خاص و عام ان کے مطالعہ سے فائدہ اٹھا سکے یہی وجہ ہے کہ معززین ملک معزز اخبارات۔ ڈاکٹروں حکیموں اور ویدوں نے ان ترجموں کو نہایت پسند کیا ہے۔ یہانتک کہ ویدک طب کے ایک پریمی نے اپنے ہاں لڑکا ہونے کی خوشی میں ان کتابوں کے عام پرچار کیلئے کمپنی کو دو سو روپے نقد کا عطیہ پیش کر کے سفارش کی ہے کہ ان کتابوں کی ایک خاص تعداد کم قیمت پر فروخت کیجائے۔ چنانچہ بورڈ آف ڈائریکٹرز نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کتابوں کی قیمت کی ایک خاص تعداد دس روپے فی کتاب کی بجائے صرف چار روپے (للعہ) فی کتاب کے حساب سے شائقین کے ہاتھ فروخت کیجائے۔ اسلئے جو اصحاب ویدک طب کی ان شردھ منی اور مقدس کتابوں کا مطالعہ کرنیکے شائق ہیں لیکن زیادہ قیمت کے خیال سے ابتک ان کے مطالعہ سے محروم تھے وہ اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر بہت جلد منگالیں آرڈروں کی تعمیل نمبر وار ہوگی اور جن کی فرمائشیں پہلے آئینگی انکا حق فائق سمجھا جائیگا۔ یاد رہے کہ مذکورہ بالا خاص تعداد کے بک چکنے کے بعد اس قیمت پر یہ کتابیں مل سکینگی۔ بلکہ بعد میں پوری قیمت لیجائیگی (محصول ڈاک بہر حال بذمہ خریدار ہوگا) ملنے کا پتہ:

خاص رعایت

خاطر احمد لو سے ... خاص رعایت کی گئی ہے۔ عـ/ سے زیادہ
کے خریدار کو ایک اوفسانڈھی پنڈنٹ قلم مفت دیجاویگی۔

استری سکشا کے ناگری پستک

دیویوں کو سکشا۔ آریہ دیویوں کے
لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت
ضروری ہے ۴/ ۲/
ست سکشا کتھا ۵/ ۳/
ہنومان جی کا جیون چرتر ۸/ ۳/
بھارورش کی ویر ماتائیں ۱۴/ ۷/
" ویر و دوشی استریاں حصہ ۱/ ۵/
" دیویاں ۶/ ۵/
بھرت ملاپ ۴/ ۲/
اوم سہسر نام ۲/ ۱/
استری چرتر کلاں ۱۲/ ۱/
" " خورد ۱/ ۵/
گرہ دھرم ۶/ ۵/
گرہ کتھا ۳/ ۲/
پاریوار کب جیون ۳/ ۲/
پاک دہی ۴/ ۳/
استری سبودھنی ۸/ ۲/
" دھرم پرکاشکا ۵/ ۳/
گھر کا درزی ۴/ ۳/
چھ اپنشد ترجمہ } ۸/ ۱۲/
پنڈت تلسی رام جی }
اپدیش منجری ۸/ ۶/

تارا نی سکشا ۸/ ۲/
شدھ رامائن ۵ حصہ ۸/ ۴/
پتی برت دھرم ۱/
ایک ان پڑھ استری کی یاترا ۱/
دس مہارانیاں ۴/ ۳/
مہابھارت مکمل ہندی ۱۰/ ۶/

تاریخی کتب اردو

مہابھارت کلاں مجلد ۸/ ۵/
ٹاڈ راجستھان " ۶/ ۵/
رامائن بالمیکی ۶/ ۲/
کلیگ میں ست جگ کی لو ۶/ ۵/
سینا بن باس ۶/ ۵/
پرتھی راج راسہ ۸/ ۴/
جتی جاگتی مورتیں ۵/ ۳/
سوانح عمری اوما دیوی نیکا جی ۱۰/ ۷/
" ہنومان جی ۸/ ۱۲/
" رامچندر جی ۸/ ۱۲/
" رانا پرتاپ ۸/ ۴/
" گورو گوبند سنگھ ۸/ ۸/
" بھیشم پتامہ ۱۲/ ۶/
بدھ دیو عظیم ۱۲/ ۶/
" " خورد ۴/ ۲/
تاریخ امریکہ مجلد ۸/ ۸/
جیالا مرہٹہ ۶/ ۴/
دنیا کے نو مہاپرش ۵/ ۴/
مہابھارت مصنفہ لالہ لال چند ۸/ ۵/

دھارمک کتب اردو

سانکھیہ درشن ۱۲/ ۷/
وشیشک درشن ۸/ ۵/
نیائے درشن ۸/ ۸/
ستیارتھ پرکاش } ۸/ ۲/
مع تصویر }
بھگوت گیتا ۴/ ۲/
دیا کھیان یکتائی ولی ۲/ ۸/
آرین عظمت ۱۲/ ۱۱/
اوم پرکاش ۵/ ۴/
پران ویاکھیا ۲/ ۱/
نیتی نشاستر ۵/ ۴/
منو سمرتی ۱۲/ ۶/
مجموعہ دھارمک ٹریکٹ ۱۲/ ۶/
ذخیرہ نایاب گیان مجلد ۱۰/ ۶/
پرشارتھ پرکاش ۱۲/ ۱۱/
شبھ اپدیش ۴/ ۲/
محاکمہ عصمت ۱۴/ ۱۲/
آئینہ عظمت ہند ۶/ ۵/
اپدیش منجری ۶/ ۵/
لیکچر مہاتما منشی رام جی ۲/ ۱/
گورو مہاجان ویدوں
کے پیرو تھے ۱/

کتب مصنفہ مہاتما ست دھاری جی

معیار صداقت ۸/
مذہبی دنیا میں امن کی تلاش ۶/
تاریخ کا روشن پہلو ۶/
مجموعہ مفید عام ۸ عدد } ۱۲/
اخلاقی ٹریکٹ }
پھول مالا نہایت عمدہ بھجن ۳/
مکمل سٹ خریدار کے لئے عہ/ سے جاوینگے

بھجن پستک ہندی

آریہ گائن پستک ۸/ ۶/
سنگیت رتن پرکاش ۱۲/ ۱۰/
استری گیان پرکاش دو حصہ ۶/ ۴/
باسدیو بھجن رتن مالا ۶/ ۴/
بھجن چمتکار ۳/ ۱/
استری بھجن کلاں ۶/ ۴/
بھجن بھگوتی ۱/ ۱/
استری سنگیت مالا ۸/ ۷/

بھجن پستک اردو

آریہ گائن پستک ۸/ ۵/
سنگیت رتن پرکاش ۱۲/ ۱۰/
سندر بھجناولی ۲/ ۱/
گلزار بھجن ۱/ ۱/

مندرجہ ذیل میں سے جو مناسب جانیں۔ صرف ایک کارڈ لکھ کر

مُفت

منگوا کر واقفیت حاصل کریں۔ آپ ان کو دیکھ کر خوش ہونگے

رسالہ امرت۔ جس کے اندر دنیا میں نئی ایجاد۔ تقریباً کل امراض کا ایک ہی علاج مشہور و معروف اور عجیب دوائی رجسٹرڈ

"امرت دھارا"

کا جو سرکار سے رجسٹری ہو چکی ہے مفصل بیان ہے آپ کے دیکھنے قابل ہے کس طرح ایک ہی دوائی اتنے فائدہ کر سکتی ہے۔ دھوکے سے بچو۔ "امرت دھارا" کا نسخہ دنیا میں سوائے پنڈت جی کے کوئی نہیں جانتا ہے۔

رسالہ امراض مخصوصہ مردان

مردوں کی خفیہ امراض کے اسباب۔ علامات اور علاج۔ آجکل کی حالت کا مکمل فوٹو۔ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ گم شدہ طاقت کے مایوس مریض اسکو پڑھ کر کہا کرتے ہیں۔ کاش کہ ہم اسکو اول دیکھتے۔ یہ چالیس صفحے کا خوبصورت رسالہ بھی مفت ہے۔

فہرست ادویات دیش اپکارک و امرت دھارا اوشدھالیہ

یہ فہرست ادویات کے نام اور ان کی صرف ضروری مختصراً اوصاف بتلاتی ہے۔ اس کے اندر طبی کتب مصنفہ شری مان کوی ونود ویدیہ پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ موجد امرت دھارا و ایڈیٹر اردو و ہندی دیش اپکارک کی فہرست بھی موجود ہے

طبی اخبار دیش اپکارک

اردو میں ہفتہ وار اور ہندی میں پندرہ روزہ ہے ہندوستان بھر میں کوئی ہفتہ وار طبی اخبار سوائے اسکے نہیں ہے جنکو ذرا بھی حکمت کا خیال ہے یا تندرستی کے ضروری اصول جاننے کی خواہش ہے وہ دیکھتے ہی اسکے خریدار بنجاتے ہیں نمونہ مفت منگائیے قیمت سالانہ ۲ ششماہی ۱ ہندی کی سالانہ قیمت [illegible]

نوٹ۔ ایجنٹ بننے میں بڑا فائدہ ہے ہمارے لائق ایجنٹ بہت کماتے ہیں قواعد آسان ہیں

یہ نادر کتابیں ہزار ہا کی تعداد میں فروخت ہو چکی ہیں

مکمل واقعات مہابھارت یعنی خاندان کورو اور پانڈو کے واقعات نہایت دلچسپ ناول کے طور پر۔ جسے گورنمنٹ پنجاب نے پسند فرما کر اسکے مصنف مہاشے کھیم چند اس کو مبلغ پانچسو روپیہ منظوری والی عطا فرمایا۔ قیمت فی جلد عہ رعایتی للعہ

پرتھوی راج راسو دہلی کے آخری ہندو حکمران شاہ پرتھوی راج اور مہابلی الدین کی مشہور لڑائیوں کے حالات جو چند بردائی کی اصل کتاب سے ترجمہ کئے گئے ہیں جلد اول ۲؎

ویر ہنومان جی کا جیون چرتر اس کتاب میں مصنف نے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ ہنومان جی بندر نہیں بلکہ ایک بہادر مہاپرش تھا سکتا ہے۔ ہندو دھرم کی تاریخ میں ایک عظیم تغیر پیدا کر دیا ہے قیمت اردو ۲؎ ہندی ۲؎

بال برہمچاری راج رشی بھیشم پتامہ کا جیون چرتر۔ اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ بھیشم پتامہ کی ماتا گنگا ندی نہ تھی اور بیاس رشی پراشر کے لڑکے نہ تھے اور نہ رشی پراشر اور ستیہ وتی کا کچھ سمبندھ ہوا تھا قیمت ۲؎

مہاراج پرتھوی راج چوہان باتصویر

مہارانا پرتاپ سنگھ باتصویر قیمت ۲؎

مہاراجہ چندر گپت۔ بدھ مت کو برباد کرنیوالا۔ قیمت ۲؎

باپا راول۔ حکمران میواڑ کا مورث اعلیٰ قیمت صرف ۲؎

مہارانا امر سنگھ مشہور بہادر مہارانا پرتاپ سنگھ کے بہادر لڑکے قیمت ۱؎

کشتری بیر جس میں ایسے بہت سے قدیم کشتری بہادروں کے حالات ہیں جنکے نام بھی آجتک لوگوں نے نہیں سنے۔ قیمت ۲؎

مہارانا راج سنگھ مہارانا پرتاپ کے بعد دوسرا راجستان کا بیر ہے۔ جس پر ایک بھارتی فخر کر سکتا ہے۔ قیمت ۱؎

کیا دروپدی کے پانچ خاوند تھے اس کتاب میں بدلائل قاطع اور صحیح واقعات سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مہارانی دروپدی کا شوہر صرف ارجن ہی تھا قیمت اردو ۳؎ ہندی ۲؎

مہاراجہ سوائی جے سنگھ سابق مشہور حکمران جے پور کے قابل مطالعہ و دلچسپ حالات زندگی۔ قیمت ۱؎

مہاپرشوں کی تصویریں

اگر آپ چاہتے ہیں کہ مہاتماؤں کے روزمرہ صبح اٹھ کر درشن کریں۔ تو آپ ان کی تصاویر منگوا کر اپنے گھروں اور کمروں کو آراستہ کیجئے سائز ۱۸×۲۲

بھیشم پتامہ۔ پرتھی راج
مہاراجہ رامچندر جی کا بن باس
مہاراجہ بدھشٹر۔ مہارانا پرتاپ
درونا چاریہ۔ دروپدی کا سوئمبر
بھیم ارجن۔ نکل سہدیو نظارہ
جنگ ہلدی گھاٹ۔ راجکماروں کی تعلیم جنگ کا نظارہ۔
ارجن سری کرشن مار جن اور کرن کا مقابلہ بھیشم پتامہ
بان شیبہ پر۔ دیاس جی پانچوں پانڈو۔ مہاراج پنجم اور ملکہ میری
ہنومان جی۔ ہری سنگھ نلوہ۔
گورو گوبند سنگھ۔ گورو نانک دیوجی
مہاراج۔ قیمت فی تصویر سادہ ۸؎
رنگین ۲؎ رو ۸؎ نقشہ ممالک مہاراجہ
رنجیت سنگھ کا دربار سادہ ۱؎

مہاراجہ جسونت سنگھ۔ قیمت ۱؎۔ دلاور ارجن قیمت ۱؎۔ جرنیل بھیم سین قیمت ۲؎۔ مہاراجہ بدھشٹر قیمت ۴؎۔ نکل و سہدیو قیمت ۲؎۔ رو
بیر بلوان کرن۔ قیمت ۴؎۔ چنچل کماری۔ قیمت ۱؎۔ دو بہی رانی بننے اما دسے بھٹیانی۔ قیمت صرف ۴؎۔ سوانح عمری ایڈورڈ ہفتم

نہایت ضروری نوٹس

فی زمانہ عالیجناب بابا شام گر صاحب گرو مہاراجہ صاحب میسور کی مشہور عالم مجرب ادویات کا اشتہار دینا ایک طرح ہمارے مقدس گرو اور سادھوؤں کی ان بیش بہا ادویات کی ہتک ہے مگر کیا کیا جاوے بفیض عام اور کسی قدر شفاخانہ کے مالی فائدہ کیلئے یہ ذلت گوارا کی جاتی ہے اسلئے اس اشتہار کے پڑھنے والو! ہمارے اشتہار کو مثل دیگر اشتہارات کے نہ سمجھو مایوس العلاج مریضو اگر تم دنیا بھر کے علاج معالجہ کر کے تنگ آ گئے ہو تو آخر فقیروں سے بھی معالجہ کر کے دیکھو کہ وہ ضرب تشکیمان ضرور ہم کو آپ سے سرخرو کریگا لیکن واضح رہے کہ

دوا منگانے سے پہلے ہمارے شفاخانہ کا دستور العمل ملاحظہ

کرنا ضروری ہے (۱) کامل فائدہ نہ ہونے کی صورت میں ہم ہر دوا کی قیمت واپس کر دیتے ہیں۔ اور اس حالت میں کسی کی قیمت رکھنا ہمارے نزدیک نجاست کے برابر ہے (۲) راس کماری سے لیکر تیمہ تک اور کراچی سے برہما تک تمام ہندوستان میں کوئی بڑا قصبہ ایسا نہیں۔ جہاں باوا صاحب کی مجرب ادویات سے فائدہ اٹھانیوالے بلکہ دوبارہ زندگی پانیوالے لوگ نہ ہوں اگر آپکو ہمارا یہ دعوے جھوٹا معلوم ہوتا ہے تو بواپسی ڈاک ایک پوسٹکارڈ بھیجدیجئے۔ ہم آپکو آپ ہی کے شہر کے دس بیس معززین کے نام معہ پتہ کے لکھ کر بھیجدینگے ان سے ملکر ہمارے دعوے کی تصدیق کر لیں اور پھر ہم سے دوا منگائیں۔ اس بات کا ذرا خیال نہ کریں کہ ہم ہندوستان کے کسی گمنام شہر یا قصبہ میں رہتے ہیں۔ کیونکہ ہر جگہ باوا صاحب کی دواؤں سے فائدہ اٹھانیوالے لوگ موجود ہیں۔ اگر اب بھی کسیکو ہماری راستی کا یقین نہ آئے۔ تو پھر آپکا ایشور ہی حافظ ہے کیونکہ ایسی بے یقینی کا کوئی علاج نہیں ہے :-

مندرجہ ذیل مجرب دوائیں طیار ہیں پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ پارسل بھیجا جاویگا جواب کیلئے ٹکٹ آنے چاہیے

کام دیولوٹی کی گولیاں۔ اس بوٹی کے راز سے سوائے گرو یعنی ہرن یا کسی خاص سنیاسی کے اور کوئی آگاہ نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ اکیلا ہرن سینکڑوں مادہ ہرنیوں پر غالب رہتا ہے۔ یہ گولیاں اسی بوٹی کے جوہر سے تیار ہوتی ہیں ان گولیوں کے استعمال سے خواہ کسی قسم کی شکایت بابت طاقت دل و دماغ و جسمانی وغیرہ ہو دنوں میں دور ہو کر دھات مثل پارہ کے ہو جاتی ہے بھوک زیادہ لگتی ہے چہرہ مثل سرخ ہو جاتا ہے تندرست اگر استعمال کرے تو طاقت بڑھانے کیلئے عجیب چیز ہے

کام دیولوٹی کا تیل۔ یہ تیل بذریعہ تیاں منتر تیار کیا گیا ہے بغیر چھالہ و آبلہ کے یہ اندری نیچی تولہ تو لید کے تمام نقصوں کو دور کرتا ہے نادانی کی فواحشات سے جو خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں ان سب کا قطعیہ علاج ہے۔ یہ نادر لاجواب تیل خاص ہر ایک طرح کی خرابی کو جڑ سے گنوا دیتا ہے عضو مخصوص کو چند روز کی مالش سے موٹائی اور لمبائی میں بڑھانا اور کجی کو دور کرنا اسکا خاص گن ہے بغیر بیماری کے تندرست بھی اس کے استعمال سے مزید طاقت حاصل کر سکتے ہیں۔

نادر موقع ہاتھ ... جائے

شدھ رامائن

ہندی

مصنفہ پنڈت سنت رام شرما ویدرتن موید بھوشن

اگرچہ آجکل کئی قسم کی رامائن دنیا میں پرچلت ہیں مگر یہ رامائن اپنی طرز کی ایک ہی ہے جو محنت اس کے لائق مصنف نے کی ہے وہ کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے پنڈت جی نے ثابت کر دیا ہے کہ اہلیہ پتھر نہیں ہوئی۔ سیتا جی کا جنم زمین سے نہیں ہوا۔ جٹایو پرندہ نہیں تھا۔ بلکہ جٹایو ہنومان۔ انگد۔ سگریو۔ بالی۔ راون وغیرہ وغیرہ کے اصلی سروپ اور ذات کل گوت وغیرہ۔ بھی لکھے ہیں۔ یہ رامائن ساری مستند رامائنوں اور مہاتماؤں کی سمتیوں کا نچوڑ ہے طرفہ یہ ہے کہ کوئی بات بغیر حوالہ نہیں لکھی گئی اسلئے یہ کتاب مقبول عام ہو کر ہاتھوں ہاتھ بک رہی ہے۔ بلکہ دوسرا ایڈیشن بھی پریس میں جا چکا ہے اور پہلا ایڈیشن عنقریب ختم ہونیوالا ہے۔ قیمت مجلد عـہ علاوہ محصول ڈاک

لوگ کیا کہتے ہیں

شریمان فخر قوم دیش بھگت لالہ لاجپت رائے جی۔ تحریر فرماتے ہیں کہ مینے آپکی بھیجی ہوئی کتاب شدھ رامائن کو جسکو پنڈت سنت رام نے چھاپا ہے آدے سے لیکر انت تک پڑھا اور پسند کیا کتاب بڑی سندر رتی سے رچی گئی ہے اور ہر طرح سے دلچسپ ہے۔ میری سمتی میں ہر ایک ہندو بالک کو اس کتاب کا پاٹھ کرنا چاہیئے۔

شریمان ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ بیرسٹرایٹ لاء۔ میری رائے میں پنڈت سنت رام جی نے ان لوگوں پر جنکو سنسکرت کی اتنی لیاقت نہیں یا فرصت نہیں کہ ساری رامائن کا پاٹھ کر سکیں بڑا اپکار کیا ہے شدھ رامائن پڑھکر رامائن کے سارانش کا پتہ لگ جاتا ہے دیا کیا سرل بھاشا میں کی ہے اسلئے مجھے پورن آشا ہے کہ استری جاتی اور بچوں کیلئے بھی یہ پستک مفید ثابت ہوگی۔

اسکے علاوہ ستیہ دھرم پرچارک دہلی۔ آریہ گزٹ لاہور۔ ارجن لاہور۔ ہندی بنگباسی کلکتہ۔ ہندی چترمئے جگت پونا۔ ماڈرن ریویو کلکتہ۔ آریہ پربھا لاہور۔ مسافر آگرہ۔ ہت بارتا کلکتہ۔ ہندوستان لاہور۔ پنجابی لاہور۔ ٹربیون لاہور۔ سیتارتھ کلکتہ۔ ابھیودے الہ آباد۔ پرکاش لاہور وغیرہ وغیرہ اخباروں اور دیگر ودوانوں نے بہت زور سے ریویو کیے ہیں جو باعث عدم گنجائش درج نہیں کیے جا سکے۔

نوٹ۔ ہر قسم کی ہندی سنسکرت کتب ہمارے کتب خانہ سے بارعایت مل سکتی ہیں۔

المشتہر

ایشور پرارتھنا

اور ڈیڈیکیشن

سرودیاپک سروشکتیمان اور سروانتریامی پرماتمن! آپ اپنی ان تینوں صفات میں یکتا وبے مثل ہیں۔ نہیں نہیں۔ میں غلطی پر ہوں۔ آپ کی تین صفات نہیں۔ بلکہ اننت صفات ہیں آپ کی صفات محدود نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ آپ خود لامحدود ہیں۔ آپ دیا کے ساگر ہیں۔ یہ آپکی دیا ہے۔ کہ آپ ہم ایسے جیوؤں کے پہل بھوگنے اور موکش پراپت کرنے کیلئے سرشٹی کو بار بار رچتے ہیں۔ اور پھر اسلئے کہ طرح طرح کے پاپ میں پھنسے ہوئے اور لاکھوں اقسام کے جنم جنمانتروں سے تنگ آئے ہوئے جیو شانت رہکر اپنی بے شمار خرابیوں کو بھول سکیں۔ آپ اس سرشٹی کا ناش کرکے مہا پرلے کرتے ہیں۔ ہے ناتھ! جسکا دنیا میں کوئی مددگار، آسرا، بھروسہ، زور، زر اور رشتہ دار نہ ہو آپ ہی اسکو اپنی شرن میں لیکر ہر طرح کے کشٹ سے بچاتے ہیں۔ پربھو! آپ ہی اپار کرپا سے اپنے اننت گیان میں سے ہم تچھ جیوؤں کی موکش پراپتی کیلئے ویدروپی امرت بخشتے ہیں۔ ورنہ ہم کہاں اتنی شکتی رکھتے ہیں۔ کہ آپ کے عطا کردہ گیان کے بغیر اس بھوساگر سے پار ہو سکیں۔ دیاندھے! اگرچہ بدھی ہماری سوبھاوک ہے۔ لیکن آپکے حقیقی گیان سے جب تک شدھ نہ ہو بیکار ہے۔ اور پھر مہا آنند موکش جس کی پراپتی کے لئے ہم بار بار جنم پاتے ہیں۔ آپ کی اور صرف آپ کی دیا کے بغیر حاصل ہونا ناممکن ہے۔ بے شک۔ ہم آپ کے گیان (وید) سے اپنی بدھی صاف کرکے اس قابل ہو سکتے ہیں۔ لیکن موکش جو آپ کا قرب خاص ہے۔ آپکی کرپا کے بغیر نہیں ملسکتا۔ ہم تو گیان بھی حاصل کرلیں۔ اور دیگر تمام ذرائع بھی مکمل کرلیں۔ مگر کرپا ساگر! جب تک ہمارے آنند مے کوش کے اندر آپ ہمیں اپنی خاص مہربانی سے درشن نہ دیں۔ ہم موکش نہیں پا سکتے۔ لیکن آپ اپنے سچے بھگتوں کو ضرور ہی درشن دیتے ہیں۔ آپ نراش نہیں کرتے۔ آپ جنم جنمانتروں کے سلسلہ میں ہمیں ہمارے کرموں کا پھل دیتے ہیں۔ اور کرم کانڈ کے تیاگنے پر گیان کانڈ کی انتہائی منزل میں آپ ہمیں درشن دیکر سب دکھوں سے چھڑا دیتے ہیں۔ آپ

ہی پھینکیے۔ تاکہ [illegible] کر سکیں ہی آپ کے قرب خاص (موکش) سے بہرہ اندوز ہو کر اپنی ہستی کو سدھار سکوں۔

ہے پربھو! آپ کے بھگت۔ رشیوں۔ منیوں کے جیون چرتروں کا یہ مجموعہ جو میں نے آپ کی کرپا سے مرتب کیا ہے۔ جسمیں جا بجا آپ کی ذات و صفات کا ورنن ہے۔ صرف آپ ہی کے پیارے اوم نام پر مسنون کرتا ہوں۔ یہ آپ کی ہی نذر ہے۔ آپ اپنی کرپا سے اس میں وہ زبردست اثر پیدا کریں۔ کہ اس کے پڑھنے والے اپنے انتہ کرن کو صاف کر کے صرف آپ کی ہی بھگتی اور پریتی کیطرف متوجہ ہوں۔ اور آپکے ہی گنا نواد گانے میں ان کے جیون ونیت ہوں۔ ناتھ! آپ کی دیا ہو تو سب کچھ ہو سکتا ہے ؎

کیا فائدہ فکر بیش و کم سے ہوگا ∴ ہم کیا ہیں کہ کوئی کام ہم سے ہوگا
جو کچھ کہ ہوا۔ ہوا کرم سے تیرے ∴ جو کچھ ہوگا تیرے کرم سے ہوگا

میں ہوں آپ کی انت پرجا میں سے نہایت تچھ داس
راج نارائن شرما

اخبار ارجن لاہور

ہندوستان بھر کے اخباروں میں اپنی طرز کا ایک ہی اخبار ہے۔ اس کے ہفتہ واری نمبروں میں ویدک دہرم کے ہر ایک مخالف کے اعتراضات کے جوابات جن زبردست منطقی دلایل سے دئے جاتے ہیں۔ اور جسطرح ہر ایک آریہ پرُش کے شکوک متعلقہ ویدک سدہانت کے جواب سدہانت انوسار دئے جاتے ہیں۔ اور جو خاص مضامین ویدک سدہانت کے دقیق مسایل پر لکھے جاتے ہیں۔ انکی وجہ سے عام اصحاب کے علاوہ خاص سینکڑوں آریہ سماجوں کی یہ رائے ہے کہ "اگر آریہ سماج کا کوئی اصلی معنوں میں دہارمک اور روحانیت معلومات بہم پہونچانیوالا اخبار ہے۔ تو وہ صرف ارجن ہی ہے"۔ اگر آپ بھی بھارت ورش میں ویدک دہرم کا پرچار چاہتے ہیں۔ تو ارجن کی خریداری کیجئے۔ اور دوسروں کو اسکا خریدار بنایئے سالانہ قیمت صرف دو روپیہ ہے۔

چار برہمہ رشیوں

اگنی - وایو - آدیتہ - انگرا

کے جیون چرتر

اس سرشٹی میں تین طرح کی یونی ہیں - (۱) کرم یونی (۲) کرتویہ بھگتویہ یونی یا کرم اور بھوگ یونی (۳) بھوگ یونی - پہلی یونی والے انسان صرف نئے کرم ہی کرتے ہیں - ان کے پچھلے کرم نہیں ہوتے - کیونکہ وہ موکش سے آتے ہیں - اور موکش تب ملتی ہے - کہ جب کرموں کا ناش ہو جاتا ہے - اور صرف گیان ہی گیان باقی رہ جاتا ہے - چونکہ ایسے مکت شدہ آتماؤں کے پچھلے کرم نہیں ہوتے اسلئے وہ بغیر ماں باپ کے سرشٹی کے شروع میں بحالت جوانی پیدا ہوتے ہیں - کیونکہ ماں کے پیٹ میں جاکر گربھ کی تکلیف اٹھانا اور پیدا ہونے کی تکلیف پانا اور جوان ہونے تک سینکڑوں طرح کی بیماریوں کا کشٹ اٹھانا - یہ باتیں پچھلے کرموں کا پھل ہوتی ہیں - مگر مکت آتمائیں چونکہ گذشتہ کرم نہیں رکھتیں اسلئے نیائے کاری پرماتما انکو بحالت جوانی پیدا کرتا ہے - (۲) کرتویہ اور بھگتویہ یونی وہ ہے جس کا سلسلہ آجکل جاری ہے - یعنی ماں باپ کے ذریعہ سے انسان پیدا ہو کر پچھلے کرموں کا پھل بھوگتے ہیں - اور نئے کرم کرتے ہیں - اسلئے یہ کرتویہ بھگتویہ یونی ہے -

(۳) بھوگ یونی وہ ہے جسمیں صرف پچھلے کرموں کے پھل ہی بھوگے جاتے ہیں نئے کرم نہیں کیئے جاتے - کیونکہ اس یونی میں من اور بدھی آزاد نہیں ہوتے - یہ پشو - پکشی - کیڑے مکوڑے صرف جانداروں کی یونی ہے - بعض لوگ برکشوں کو بھی اس یونی میں شامل کردیتے ہیں - مگر یہ ان کی غلطی ہے -

غرض جن آدی سرشٹی کے چار رشیوں کے حالات لکھے جاتے ہیں - وہ صرف کرم یونی میں تھے - ان کے بعد کرم یونی کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے - ان چار کے علاوہ سرشٹی انپتی کے سمے اور بھی بہت سے انسان بغیر ماں باپ کے پیدا ہوتے ہیں - وہ اس سرشٹی کے

براہمن گرنتھ بتلاتے ہیں کہ پرجاپتی یعنی ایشور تین لوک (۱) پرتھوی لوک (۲) انترکش لوک (۳) دیولوک بناتے ہیں۔ اور جب سرشٹی بنجاتی ہے۔ تب تین جیوتیوں کو نکھ کرتے ہیں۔ ان میں سے اگنی پرتھوی کی جیوتی۔ وایو انترکش کی جیوتی۔ آدیتہ دیولوک کی جیوتی ہے۔ ان بہوتک جیوتیوں کے بعد پرماتما اُن جیوتیوں کو پیدا کرتے ہیں۔ جو تپ کرکے ایشوری گیان پاتے ہیں۔ وہ یہی چار رشی تھے۔ جنکا خطاب جیوتی ہُوا۔ براہمن گرنتھ ان رشیوں کو "جیوتی" کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ سب سے پرسدھ تھے اور ان سے ہی ویدروپی جیوتی کا تمام سرشٹی میں پرکاش ہوا۔

ان چاروں رشیوں کی پیدائش تری وشٹپ دیش میں ہوئی۔ جسکو آجکل تبت کہتے ہیں۔ سانکلپک سرشٹی میں پیدا ہونے کیوجہ سے ان رشیوں کے ماتا پتا صرف پرماتما ہی ہیں۔ یہ پورن آدیتہ برہمچاری کیحالت میں پیدا ہوئے۔ براہمن گرنتھوں نے ان کی بابت تین الفاظ استعمال کئے ہیں۔ کہ یہ چاروں

جیوتی ۱ ، رشی ۲ ، دیو ۳

تھے۔ لفظ جیوتی کی تشریح اوپر ہوچکی ہے۔ اور رشی کہتے ہیں منتر درشٹا کو۔ یعنی رشی وہ ہوتا ہے۔ جسکے دل پر سمادہی اوستھا میں رازہائے قدرت کا انکشاف ہوتا ہے۔ اور دیوا اسکو کہتے ہیں۔ جو سب سے بڑا عالم ہو۔ چونکہ یہ تینوں صفات ان رشیوں میں تہیں۔ اسلئے ان کی نسبت یہ الفاظ براہمن گرنتھوں نے استعمال کئے ہیں۔

یہ چاروں برہمہ رشی برہمچریہ آشرم کے بعد سنیاسی ہوگئے تھے۔ گرہستی نہیں ہوئے اسلئے ان کی کوئی اولاد نہ تہی۔ وہ سنیاسی ہوکر صرف وید پرچار ہی کرتے تھے۔ یہ چاروں رشی صرف موجودہ سرشٹی کے آغاز میں ہوئے تھے۔ اس سے پہلے جتنی سرشٹیاں ہوچکی ہیں۔ ان کے آغاز میں صرف یہی پیدا نہیں ہوتے۔ اسیطرح جو سرشٹیاں آئیندہ ہونگی ان کے آغاز میں بہی یہی پیدا نہ ہونگے۔ بلکہ جو مُکت جیو اس قابل ہونگے۔ ان ہی کو وید کا گیان دیا جائیگا۔

یہ برہمہ رشی نہایت پرجلال تھے۔ ان کے چہروں پر نور جہلکتا تھا۔ وہ قدرت کے پوشیدہ رازوں سے واقف تھے۔ وہ جب سمادہی میں ایشور سے خواہشمند ہوئے۔ تب ہی وید منتروں کے

تھے۔ اور ہر ایک جاندار کی تکالیف جڑی بوٹیوں کے ذریعہ دور کر دیتے تھے۔ ان کا جیون ستیہ روپ تھا۔ ان سے ہی وید روپی سوریہ کی کرنیں تمام بھومنڈل میں پھیلی ہیں۔ ان کی عمریں چار سو سال کی تھیں۔ انہوں نے آٹھ طرح کے کرم کئے۔ یعنی ست، ست، شرت، شانت، دم، شم، دان، یگیہ۔

ان کی قوت ارادی نہایت مضبوط تھی۔ ہر ایک کام میں کامیابی انکی کنیز تھی۔ ان کے بدن نہایت مضبوط اور خوبصورت تھے۔ ان میں سے رگ وید کا گیان اگنی کو، یجروید کا گیان وایو کو، سام وید کا گیان آدیتہ کو اور اتھروید کا گیان انگرا کو ہوا۔ شت پتھ براہمن میں مذکور ہے۔ کہ جسطرح پرتھوی دنیا کا آدھار ہے۔ اسیطرح ویدوں میں رگوید کا درجہ ہے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ گیان کانڈ سب کانڈوں کا آدھار ہے۔ یجروید کو انترکش سے تشبیہ دی گئی ہے۔ مراد یہ ہے کہ جسقدر کریا ہوتی ہے۔ سب انترکش ہی میں ہوتی ہے۔ اس لئے کرم کانڈ کا آدھار یجروید ہے۔

اور جسطرح آدیتہ کا استھان پرکاش میں ہے۔ اسیطرح اپاسنا کانڈ از نہایت سام وید من کا پرکاشک ہے۔ اور ان تینوں ویدوں سے جو نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ وہ اتھروید ہے۔ گویا کسی شئے کے حاصل کرنے کے لئے پہلے گیان کی ضرورت ہوتی ہے۔ یعنی یہ جاننا کہ وہ چیز کیا ہے۔ پھر کرم ہوتا ہے۔ تاکہ اس شئے کو حاصل کیا جائے۔ اس کے بعد وہ شئے حاصل ہوتی ہے۔

نوٹ :- (۱) رگوید میں آٹھ اشٹک ہیں۔ ۶۴ ادھیائے ہیں ۲۰۲۴ ورگ ہیں ۱۰۵۱۸ منتر ہیں۔ اور ۱۵۳۸۲۶ شبد ہیں اور ۴۳۲۰۰۰ حروف ہیں۔

(۲) یجروید میں چالیس ادھیائے ہیں ۱۴ کانڈ ہیں۔ ۱۹۷۵ منتر ہیں۔ جن میں ۹۰۵۲۵ شبد اور ۱۲۳۰۰۰ گونگ ہیں۔

(۳) سام وید کے پورب آرچک اور اتر آرچک کر کے اول دو بھاگ ہیں جنمیں ۸۷ سام ہیں ۳۹

...کی ہونے کے بعد کوئی نہیں ہے۔ اسیطرح ان چاروں ویدوں کے درجے سمجھنے چاہئیں۔ چاروں وید کسی پرمان کے محتاج نہیں بلکہ سوتہ پرمان ہیں۔ جسطرح سورج کو ثابت کرنے کیلئے کسی دوسرے سورج کی حاجت نہیں۔ اسیطرح وید کو ایشوری گیان ثابت کرنے کیلئے خود وید ہی پرمان ہیں۔ وزن کرنے کیلئے باٹ پرمان ہوتے ہیں۔ باٹ کیلئے کسی دوسرے باٹ کیضرورت نہیں ہوتی۔ اسیطرح دوائی اپنی تاثیر کیلئے خود پرمان ہے۔ دوائی کھانیکے بعد اپنا اثر خود ظاہر کریگی۔ وہ اثر کیلئے کسی دوسرے پرمان کی محتاج نہیں۔

چاروں وید ایشوری گیان ہیں۔ مگر ایشور کا مکمل گیان ان میں نہیں۔ بلکہ ایشور اپنے اننت گیان میں سے جیوؤں کی ضروریات سوکش کیلئے وبھاگ کرکے گیان دیتے ہیں۔ اسی وبھاگ کرنے کیوجہ سے ایشور ویدوں کے کرتا کہلاتے ہیں۔

ان برہمہ رشیوں کے کئی شاگرد تھے۔ جن میں برہما زیادہ ممتاز درجہ رکھتے تھے۔ ان سے برہما ہی نے سب سے پہلے چاروں ویدوں کا گیان حاصل کیا تھا۔ اور اس ویدک گیان میں سے پرا ودیا ارتھات برہم گیان کی تعلیم اپنے بڑے لڑکے اتھرو نامی کو دی تھی۔ اگر ان چاروں برہمہ رشیوں نے گرہست آشرم میں بھی پرویش کیا ہوتا اور کچھ فتوحات وغیرہ کی ہوتیں۔ تب تو ان کے بہت لمبے چوڑے حالات مل سکتے۔ لیکن اس صورت میں جبکہ وہ عین عنفوان شباب میں پیدا ہوئے اور باقی تمام عمر سنیاسی ہوکر صرف وید پرچار کرتے رہے۔ ان کے اسقدر حالات دستیاب ہوسکتے ہیں کہ وہ کیا طاقتیں رکھتے تھے۔ انہوں نے کسطرح ویدوں کا گیان پایا۔ اور کن لوگوں کو اسکی تعلیم دی۔ ان کی جسمانی حالت کیسی تھی۔ وہ کیسے کرم کرتے رہے تھے۔ اور ان کی پیدائش کہاں ہوئی تھی۔ لہذا اسقدر ضروری حالات ان کے ابتک موجود ہیں۔

اکثر غیر ویدک دہرمی لوگ ویدک دہرمیوں سے سوال کیا کرتے ہیں۔ کہ آدی سرشٹی کے رشیوں کے حالات پیش کرو۔ تب تسلیم کیا جائیگا۔ کہ ویدوں کا گیان ایشور سے واقعی انکو حاصل ہوا تھا۔ مگر ویدک دہرمی مباحث اسکا جواب نہیں دیتے۔ ہم یہ خزانہ اپنے سب بھائیوں کی واقفیت کیلئے کھولکر رکھدیتے ہیں۔ حوالے کیلئے اسقدر بتلایا جاتا ہے

... کتب یہ ہیں ۔ شتپتھ براہمن ۔ گوپتھ براہمن ۔ ایتریہ براہمن
منوسمرتی وغیرہ ۔

برہما

موجودہ سرشٹی کے آغاز میں جو چار مذکور الصدر برہم رشی ہوئے تھے ۔ برہما
ان کا ایک ممتاز اور نہایت عالم شاگرد تھا ۔ جو چاروں ویدوں کا مکمل گیان حاصل
کرنے کی وجہ سے برہما کہلاتا تھا ۔ برہما نے ویدوں کا گیان اپنے شاگردوں کو دیا ۔
اور اسطرح سلسلہ جاری تمام دنیا میں ویدک گیان پھیل گیا تھا ۔ برہما نہایت تندرست اور
خوبصورت بلند قد تھا ۔ اس کی شادی ساوتری دیوی سے ہوئی تھی ۔ جسطرح برہما
واجب التعظیم ہیں ۔ اسیطرح ساوتری بھی قابل ادب ہے ۔ اس نے ادھیاتمک گیان کی بڑی
دستگاہ حاصل کی تھی ۔ تمام وقت ایشور بھگتی ۔ پتی سیوا ۔ گیان پرابتی اور اولاد کی پرورش
میں صرف ہوتا تھا ۔ اس مقدس ماتا کے بطن سے چار اولاد پیدا ہوئیں ۔ جنمیں چار لڑکے
اتھروا ۔ سنت کمار ۔ سنندن ۔ سناتک نامی تھے ۔ اور ایک لڑکی سرسوتی نامی تھی ۔ انکو تعلیم
ساوتری ہی نے دی تھی ۔ اور ساوتری نے خود بھی واجب التعظیم پتی برہما سے پائی تھی ۔
ساوتری اپنی اولاد کو موکش کے متعلق اپدیش دیا کرتی تھی ۔ وہ سرشٹی کا شروع زمانہ تھا
دنیاوی ضروریات کا سلسلہ درست نہ تھا ۔ برہما کی اولاد نے اسطرف توجہ منعطف کی چنانچہ
اتھروا نے صرف برہم ودیا کا پرچار کیا ۔ اور اس پر بڑی بڑی موشگافیاں کیں ۔ سنت کمار نے
علم طب کی معلومات حاصل کیں ۔ اور ان کا پرچار کیا ۔ سنندن اور سناتن نے بھی مختلف
ضروریات پورا کرنے کی کوشش کی ۔ اور رشی پتری سرسوتی نے وہ کام کیے جن سے انکا نام
دنیا پرلے تک زندہ رہیگا ۔ اس زمانہ میں رسم تحریر نہ تھی ۔ سرسوتی ہی نے حروف اشلوک وغیرہ
وغیرہ بنائے ۔ اور رسم تحریر کا سلسلہ شروع کیا ۔ راگ راگنی کی ایجادات بھی اسی دیوی نے
کیں ۔ علم ہندسہ اور فن تقریر کی موجد اول بھی یہی ہے ۔ مختلف باجے بینی ستار بین بانسری
مردنگ وغیرہ اسی کے نازک مگر جدت آفرین دماغ کے نتائج ہیں ۔ اسی نے مختلف طرح
کے کپڑے پہننے کے نکالے ۔ مختلف زیورات کی بنیاد ڈالی ۔ سرسوتی تمام عمر بال برہمچارنی رہیں

سن کو ہبیہ بابت کی تمام ترکیب رکہنا چاہئے - کیونکہ سکھ سیطرح ملتا ہے۔

برہما کی استری ساوتری نہایت نیک سیرت تہی ۔ وہ برہما کی تعریف جسطرح کیا کرتی ہتی ۔ اسکا خلاصہ یہ ہے ۔

سوامی! تم سے سنسار کو ودیا کا پرکاش ملا ہے ۔ تم سب کے پوجیہ ہو ۔ میں تم کو نمسکار کرتی ہوں ۔ تم میرے مستک کے چاند ۔ میرے من اور بانی کے مالک ہو ۔ میں تم کو نمسکار کرتی ہوں ۔

ناتھ! تم دین کے رکشک آدہین کے سہایک اگیانیوں کے گیان ہو ۔ میں تم کو نمسکار کرتی ہوں ۔

پران پتی! تم میرے سہارے ہو ۔ جسطرح تارا گن سورج کی پرکرما کرتے ہیں ۔ ویسے ہی میں تمہاری پرکرما کرتی ہوں ۔ میرا تم کو نمسکار ہے ۔

دیا ساگر! میں تمہاری استری ۔ داسی اور سیوکہ ہوں ۔ اگیان کے باعث کچھ مجھ سے اپرادہ ہو جایا کرے ۔ تو کہشما کیا کریں ۔ میں آپ کو نمسکار کرتی ہوں ۔

دین بندہو! تم سمندر ہو ۔ میں مچھلی ہوں ۔ اگر آپ کا سہارا مجھ کو نہ ہو ۔ تو میں کسطرح اس بہو ساگر کو پار کروں ۔ میں آپکو نمسکار کرتی ہوں ۔

پریتم! تم میری سمجھ ۔ میرے گیان اور میری بھگتی کے آدہار ہو ۔ میں تم کو نمسکار کرتی ہوں ۔

برہما بہی اپنی دہرم پتنی کو عزت اور محبت سے دیکہتے تہے ۔

مہرشی پیلاد

زمانہ قدیم میں مہرشی پیلاد ملک کاشمیر کے خطۂ زہریر کو اپنی آتش معرفت کی طاقت سے گرۂ معتلہ بنا رہے تہے ۔ کاشمیر جنت نظیر ان کے قدوم پاک کی برکت سے دور دور تک مشہور تہا ۔ مہرشی کا تمام وقت ایشور بھگتی اور دہرم ویدلیش میں بسر ہوتا تہا ۔ یہ اپنے زمانہ کے ایک ممتاز برہم گیانی تہے ۔ جب کبھی ...

بال درازی عقل کیطرح بڑھے رہتے تھے۔ طبیعت ھنیا و ما فیہا کے جھگڑوں سے بالکل آزاد تھی۔ تشنگان معرفت کے ہجوم روزانہ ان کے پاس جمع رہتے تھے۔ بڑے بڑے رشی فرط ادب سے سر جھکاتے تھے۔ ایک مرتبہ سوکیشا پسر بھاردواج رشی شیوویہ کی اولاد سے ستیہ کامہ اور سوریہ رشی کا لڑکا گارگیہ۔ اور کوشلیا پسر آشول رشی اور بھرگو رشی کی سنتان میں سے ودربھی اور کتھ رشی کا بیٹا کوبندھی۔ یہ سب جو بڑے ودوان اور تپسوی تھے۔ اپنے ہاتھوں میں سمدھا (ہون کرنے کی لکڑیاں) لیکر سروویاپک برہم کا اپدیش حاصل کرنے کے خیال سے واجب التعظیم برہم گیانی مہرشی پپلاد کے پاس پہونچے۔ مہرشی نے ان کا مطلب معلوم کرکے کہا۔ کہ تم سب ایک سال تک یہاں رہکر برہمچاری کیطرح زندگی بسر کرتے ہوئے تپ کرو۔ اسکے بعد جو کچھ تم پرشن کروگے اگر اسکا جواب میں جانتا ہونگا۔ تو تم کو ضرور دونگا۔ چنانچہ ایک سال کے بعد کتھ رشی کا لڑکا کوبندھی مہرشی کے پاس نہایت ادب سے حاضر ہوا۔ اور پرماتما کے متعلق پرشن کیا کوبندھی کے سوالوں کو نظرانداز کرکے بخوف طوالت ذیل میں صرف مہرشی کے بدیع التفریح کا خلاصہ دیا جاتا ہے۔ مہرشی اپدیش کرتے ہیں۔

پرماتما نے اپنی انادی پرجا جیو کے آنند حاصل کرنے کے لئے اپنی انادی ملکیت پرکرتی سے اپنے سوبھاؤ مک نیائے اور دیا کے ساتھ یہ جگت رچا تو پرکرتی کو حرکت دیکر اس سے دو قسم کی سرشٹی بنائی۔ ایک جیو سنیکت چیتن یعنی جنگم جیسے انسان۔ حیوان۔ پرندے۔ کیڑے مکوڑے جاندار مخلوق۔ اور دوسری اچیتن یعنی ستھاور جیسے نباتات۔ جمادات وغیرہ بے جان۔ اول الذکر مخلوق ذیشش پران والی فاعل بالارادہ ہے۔ یعنی یہ حرکت ارادی رکھتی ہے۔ اور موخر الذکر مخلوق سامانیہ پران والی یعنی فاعل بالارادہ مخلوق کا بھوگ ہے۔ اسمیں حرکت ارادی نہیں۔ بلکہ حرکت انتظامیہ ہے۔ تمام دنیا میں یہی دو طرح کی مخلوق چیتن اور جڑ یعنی جنگم اور ستھاور نظر آتی ہیں۔ ان دونوں کو پرماتما اپنے نیموں کے اندر رکھے ہوئے ہیں۔ چیتن مخلوق جڑ نہیں ہو سکتی۔ اور جڑ چیتن نہیں ہو سکتی۔ دنیا کی جڑ اشیاء ہیں جو ناش ہونے اور کم ہونے کو

[illegible]

ہوتی ہیں۔ سورج پران ہے۔ اسلئے کہ اس سے بارش ہوتی ہے۔ اور بارش سے اناج وغیرہ اشیاء برائے خوراک پیدا ہوتی ہیں۔ اور سورج کی کرنیں ہوا کے ساتھ ملکر پران پیدا کرتی ہیں۔ انہی پرانوں سے ہر ایک جاندار کو بھوک پیاس معلوم ہوتی ہے۔ صبح کو جب سورج طلوع ہوتا ہے۔ تو اپنی کرنوں سے آگ ملا کر ہر ایک شے میں پران قائم کرتا ہے۔ گویا حرکت دینے کی طاقت سورج کی کرنوں میں ہے۔ اور ہر ایک چیز کو زمین اپنی جانب کھینچتی ہے۔ اسلئے کوئی چیز زمین سے الگ نہیں ہو سکتی۔ لیکن زمین کی متضاد ستوگنی طاقت آگ کی ہے۔ جو ہمیشہ زمین کے خلاف اوپر اپنے مخزن سورج کیطرف جاتی ہے۔ آگ ہر ایک شے کو اوپر لے جانا چاہتی ہے مگر زمین اپنی طرف کھینچتی ہے۔ زمین کی نسبت آگ میں طاقت زیادہ ہے۔ اسلئے منتظم کل پرماتما نے زمین کی امداد کے لئے پانی کو مقرر کر دیا۔ گویا جب زمین سے کسی شے کو آگ اوپر کیطرف کھینچنا چاہتی ہے۔ تو پانی بیچ میں پڑ کر آگ کی طاقت کو زائل کر دیتا ہے۔ جس سے وہ شے پھر زمین پر ہی آجاتی ہے۔ اگر پانی اس ڈیوٹی پر نہ ہو تو تمام دنیا کی اشیاء کو آگ اڑا کر سورج کیطرف لے جائے۔ مگر اس انتظام سے کوئی چیز نہ تو زمین سے چمٹی رہتی ہے اور نہ سورج کیطرف جانے پاتی ہے۔ جب پانی آگ کی طاقت کو کمزور کرتا ہے تو ہوا اس چیز کو حرکت دیکر زمین کے ساتھ ساتھ چلاتی ہے۔ سورج کی اس شکتی کا نام پران شکتی ہے۔ اگر یہ نہ ہو۔ تو تمام جاندار مر جائیں۔ سال یعنی زمانہ کا ایک حصہ پرجاپتی کہلاتا ہے۔ اسکے گذرنے کے دو راستے ہیں۔ ایک جنوب۔ دوسرا شمال۔ نصف سال تک سورج زمین کے خط استوا سے شمال کیطرف رہتا ہے اور نصف سال تک جنوب کیطرف اسیطرح مخلوق بھی دو طرح کی ہے۔ ایک وہ جو کرم کرتی ہے۔ مثلاً یگیہ کرنا۔ کنواں تالاب وغیرہ بنوانا اور دان دینا وغیرہ اس خیال سے کہ اگلے جنم میں انکا پھل ملے۔ ایسے کرم کانڈی لوگ بار بار جنم لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کے من پر ایسے کرموں اور خیالوں کے سنسکار قائم ہو کر انکو ماں باپ کے ذریعہ سے جنم مرن کے سلسلہ میں لاتے رہتے ہیں۔ دوسرے وہ

[illegible]

کو پراپت کرتے ہیں۔

ویدربہی کو اُپدیش

اس کے بعد مہرشی پپلاد نے ہر گورشی کے گوتر میں پیدا شدہ ویدربہی نامی رشی کو اسطرح اپدیش دیا۔

" اکاش ۔ وایو ۔ اگنی ۔ جل پرتھوی یہ پانچوں عناصر اس جسم کی علت مادی ہیں ۔ اور زبان ۔ ہاتھ ۔ پاؤں ۔ پاخانہ و پیشاب کی جگہوں کو پانچ کرم اندریاں کہتے ہیں ۔ اور انتھکرن کی چار طرح کی ورتیاں من ۔ بدہی ۔ چت اور اہنکار کہلاتی ہیں اور آنکھ ۔ کان ۔ ناک ۔ قوت ذائقہ و لمس یہ گیان اندریاں ہیں ۔ یہ سب اندریاں جڑ ہیں ۔ لیکن چونکہ یہ سب چیتن جیو آتما کی شکتی سے حرکت پاتی ہیں ۔ اسلئے یہ پران کہلاتی ہیں ۔ لیکن پران انکو قایم رکھتا ہے ۔ پران پانچ طرح کا ہوتا ہے ۔ یعنی پران ۔ اپان ۔ ویان ۔ سمان ۔ اودان ۔ گویا پران ہر ایک جیودہاری جسم کو انہیں پانچ تتوں سے قایم رکھتا ہے ۔ لیکن پران کی تقسیم دو ہی طرح کی ہے ۔ ایک سامانیہ پران ۔ دوسرے وشیش پران ۔ سامانیہ پران ہر ایک جڑ چیز کو قایم کئے ہوئے ہے ۔ اسی کیوجہ سے زمین قایم ہے ۔ نظام شمسی اکاش میں اسی کی طاقت سے چکر لگاتے ہیں ۔ ممکن نہیں ۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ سے الگ ہو جائیں ۔ درخت اسی سامانیہ پران کیوجہ سے پیدا ہوتے ۔ بڑھتے اور پھلتے پھولتے ہیں ۔ جمادات اسی سامانیہ پران سے قایم ہیں ۔ اور وشیش پران مذکورہ بالا پانچ حصوں پران ۔ اپان ۔ ویان ۔ سمان ۔ اودان میں تقسیم ہوکر ہر ایک جیودہاری جسم کی رکشا کرتا ہے ۔ اسی پران کیوجہ سے جیودہاری جسموں کو بھوک اور پیاس لگتی ہے ۔ اس پران کے بغیر نہ گیان اندریاں کچھ کر سکتی ہیں ۔ اور نہ کرم اندریاں ۔ نہ انتھکرن ۔ یہی پران سب کچھ کرتا ہے ۔ استری کے گربھ میں بچے کو قایم کرتا ہے ۔ یہی معدہ میں کھانا پینا ہضم کرتا ہے اس پران کے نکل جانے کا نام موت ہے ۔ گویا ان پرانوں کو قابو میں کرنا ضروری ہے ۔ جب تک ان پر قابو نہیں ہوتا تب تک اندریوں پر بھی اختیار نہیں ہو سکتا ۔ ان پر

کا سبب ہے۔ کیونکہ اگنی بھی وایو سے پیدا ہوئی ہے۔ جہاں پران وایو نہ ہو وہاں کچھ کام نہیں ہو سکتا۔ پران سے ہی سورج جو اگنی کا سرچشمہ ہے پیدا ہوتا ہے۔ جہاں پران سے ملی ہوئی وایو (ہوا) نہ ہو وہاں نہ زندگی قایم رہ سکتی ہے نہ حرکت۔ چراغ جلا کر گھڑے کے اندر رکھو۔ وہیں چراغ خود گل ہو جایگا۔ کیونکہ اس جگہ پران وایو جتنی جانی چاہیے جا نہیں سکتی۔ اسیطرح جس زمین میں چاول زیادہ ہوتا ہے یعنی جہاں نمی ہوتی ہے وہاں صحت خراب رہتی ہے۔ اسکی وجہ یہی ہے۔ کہ وہاں ہوا آگ کے وہ ذرات جنمیں پران ہوتا ہے۔ بخوبی نہیں پہنچ سکتی۔ اسلئے ایسی جگہ آدمی بیمار ہو جاتا ہے۔ چونکہ پران سے سورج پیدا ہوتا ہے اور سورج سے دن پیدا ہوتا ہے۔ بھوگنے والا دن ہے۔ دن میں جو شخص دتے بھوگ کرتا ہے۔ وہ اپنے پرانوں کو نقصان پہونچاتا ہے۔ جو شخص دن میں وشے بھوگ نہیں کرتا۔ وہ ایک طرح کا برہمچاری ہے ؎

کوشلیہ کو اپدیش

اس کے بعد رشی پپلاد نے اشولاین کے بیٹے کوشلیہ رشی کو اس طرح اپدیش دیا۔

اس پران کو پرماتما پرکرتی سے پیدا کرتے ہیں۔ پرانوں کے اندر پرماتما دیاپک ہے جہاں سامانیہ پران ہیں۔ وہاں صرف پرماتما دیاپک ہے اور جہاں وشیش پران ہیں وہاں پرماتما اور آتما دونوں دیاپک ہیں۔ یہ پران سارے جگت کو پالن اور دہارن کرتے ہیں لیکن یہ بغیر پرماتما کے کوئی کام نہیں کر سکتے۔ اس جسم کے اندر ہردے اکاش جہاں پرماتما کا درشن ہوتا ہے۔ وہ ایک چکر ہے۔ جسمیں ایک سو ایک ناڑیاں ہیں۔ اور ان ناڑیوں کی سو سو شاخیں ہیں۔ جو دس ہزار ایک سو ہیں۔ اور انکی بہتر بہتر شاخیں ہیں۔ پھر انکی ہزار ہزار شاخیں ہیں۔ ان تمام (۷۲۷۲۱۰۲۰۱) شاخوں میں ویان وایو چکر لگاتا ہوا اس جسم کی حفاظت کرتا ہے۔ ان ناڑیوں کے حالات یوگیوں نے بخوبی معلوم کئے ہیں۔ ان ہی اول الذکر ایک سو ایک ناڑیوں میں سے ایک ناڑی کے اندر اُدان وایو چلتا ہے۔ یعنی جو ناڑی نابھی چکر (ناف) سے سیدھی سر کیطرف جاتی ہے۔ جسکو یوگی پرش سُکھمنا ناڑی کہتے ہیں۔ اس کے اندر اُدان وایو حکم کیا کرتا ہے۔ موت کے وقت [illegible]

ایک کا نام ادرشٹ اور دوسرے کا نام سنسکار ہے۔ جیسا ادرشٹ ہوتا ہے۔ ویسی ہی باشنا (خواہش) آخری عمر میں انسان کے من میں پیدا ہوتی ہے۔ اور اسی خواہش کے مطابق پرماتما کے نیم سے اُس جیو کو دوسرا جسم ملتا ہے۔

اسیطرح مہرشی پپلاد نے اور سب رشیوں اور رشی پتروں کو جو اُن کے پاس گئے تھے۔ اپدیش دیئے۔ پرشن اپنشد انہی کے چند اپدیشوں کا مجموعہ ہے۔

مہرشی منڈکیہ

مہرشی منڈکیہ نہایت قدیمی رشیوں میں سے ایک ہیں۔ یہ اندر پرمتی کے لڑکے ہیں۔ اپنے والد ہی سے انہوں نے تمام علوم حاصل کیئے تھے۔ ان کا خاندان زمانۂ قدیم میں بہت ممتاز تھا۔ بڑے بڑے مہاراجے ان کا آداب بجالانے کیلئے حاضر ہوتے تھے۔ اور خلقت ان کے اپدیشوں سے اپنی زندگی کو مفید بناتی تھی۔ مہرشی منڈکیہ کے اُپدیشوں کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

اس سرشٹی میں برہما سب سے بڑا ہے۔ اسی نے چاروں ویدوں کو حاصل کر کے ان کا عام طور پر پرچار کیا۔ اس نے اپنے بڑے بیٹے اتھروا نامی کو برہم ودیا کا اپدیش کیا تھا۔ رگ وید، یجر وید، سام وید تو صرف یگیہ کیلئے ہیں۔ برہم ودیا کے لیے صرف اتھروید ہی کام آتا ہے۔ اتھروا نے اس برہم ودیا کو برہما سے حاصل کر کے اپنے شاگرد انگی کو پڑھایا۔ انگی نے بھاردواج گوتر میں پیدا شدہ ستیہ باہ رشی کو پڑھایا۔ اور اس نے انگرس رشی کو اسکی تعلیم دی اور اس طرح دوسرے لوگوں تک برہم ودیا پہونچی۔ انگرس رشی سے شونک رشی نے برہم کے جاننے کی خواہش کی۔ انگرس نے اسکو بتلایا کہ اس دنیا میں جاننے کے لائق دو ودیا ہیں۔ ایک کا نام پرا ودیا ہے۔ جس سے سب سے لطیف اور سرو ویاپک پرماتما کا گیان ہوتا ہے۔ دوسری اپرا ودیا ہے۔ جس سے دنیاوی دھرم کرم اور مادی اشیاء کا گیان ہوتا ہے۔ رگ وید یجر وید سام وید۔ اتھر وید اور ان کے چھ انگ شکشا۔ کلپ۔ ویاکرن۔ نروکت۔ چھند۔ جوتش یہ سب اپرا ودیا کے پستک ہیں۔ ویدوں میں برہم گیان ہے۔ مگر جب تک اسکو تک دلائل سے نتیجہ

ان کے ہر کرنے سے ہم ذریعہ اسکا ساکشات (عین الیقین) کرتے ہیں انکو جو گیان ہوتا ہے
وہ پرا ودیا کہلاتا ہے۔ مطلب یہ ہے ویدوں کا حرف پڑھ لینا مفید نہیں۔ اسطرح برہم کا
گیان نہیں ہو سکتا۔ وہ برہم اپنی پرجا جیووں اور پرکرتی کا مالک ہے۔ چونکہ جیو الپگیہ ہونے
کیوجہ سے مگھلپہ۔ برہم سے گیان پاتے ہیں۔ اس لئے ان سے برہم بڑا ہے۔ اور چونکہ پرکرتی
جڑ ہے وہ خود جگت نہیں رچ سکتی۔ برہم اسکو حرکت دیکر اس سے جگت رچتا ہے۔ اس سے
پرکرتی سے برہم بڑا ہے۔ ہر ایک ان انکو جو کرم کانڈی ہے۔ ہون یگیہ ضرور کرنا چاہیئے یہ نشکام
کرم ہے۔ اسلئے کہ اس سے ہوا صاف ہوتی ہے۔ اور ہون سامگری کی مقوی اشیاء کے ذرات
اس میں ملکر بارش کے ذریعہ نباتات میں جاتے ہیں۔ جن کے کھانے سے ہر ایک جاندار تندرست
اور طاقتور ہوتا ہے۔ گویا ہون کرنے سے سب جانداروں کی بھلائی ہے۔ کرم کانڈ اچھا ہے لیکن
مکتی کا سبب نہیں۔ جو مورکھ لوگ حرف کرم میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور کرم ہی سے مکتی مانتے
ہیں۔ وہ غلطی پر ہیں۔ ہاں جو لوگ کرم کرنیوالے نشکام کر کے انتھ کرن کی شدھی کے ذریعہ پرماتما
کے گیان تک پہونچ جاتے ہیں۔ انکو کرم میں ابھیمان نہیں رہتا۔ وہ اس کے بعد کرم کانڈ
کو تیاگ کر گیان کانڈ میں چلے جاتے ہیں۔ تپ کر کے ہر ایک شے کی ماہیت کو سمجھکر اندریوں کو ان
کے وشیے سے روکنے اور گرمی۔ سردی۔ عزت۔ بے عزتی۔ بھوک پیاس کی تکلیف برداشت کرنے
اور شانت چت رکھنے والے انسان سکھمنا ناڑی میں پران کو تیاگ کر اسجگہ کو حاصل کرتے ہیں
جہاں امرت ہے۔ وہیں انکو مکتی ملتی ہے۔ اور وہ پرماتما کے درشن سے آنند ہو گئے ہیں۔ وہ
پرماتما تمام بھوتوں میں ویاپک ہے۔ اسکا سب سے افضل نام اونکار ہے۔ اس کے درشن انسان
آنند کے کوش میں کرتا ہے۔ لیکن پرماتما کے درشن وہی شخص کر سکتا ہے۔ جو پہلے اپنے آتما
کے درشن کرے۔ کیونکہ جو آدمی اپنی آنکھ کو نہیں دیکھ سکتا۔ وہ آنکھ میں لگے ہوئے سرمہ کو
کسطرح دیکھ سکتا ہے؟ جو اس منزل مقصود کو حاصل نہیں کرتا۔ وہ ہزاروں اور لاکھوں قسم کے
جنم پاتا رہتا ہے۔ اسکا چھٹکارا آواگون سے نہیں ہوتا۔ برہم ودیا صرف اسکے ادھکاری کیلئے ہے
ہر ایک آدمی اسکو نہیں پڑھ سکتا۔ کیونکہ ادھکاری ہی اس کے دقیق مسائل کو سمجھ سکتے ہیں۔
یہ منڈکہ اپنشد کا مختصر ایڈیشن ہے۔ مفصل ایڈیشن کیلئے منڈکو پنشد پڑھنی چاہیئے۔

ہیں۔ کہ یہ بڑے تپسوی تھے۔ ایشور بھگتی کی اگنی ان کے دل میں روشن رہتی تھی۔ یہ رشیوں کی سنتان سے تھے۔ اور ان کا آشرم کیلاش پربت کے زیریں حصہ میں کسی جگہ تھا۔ یہ سروتیاگی مہاپرش تھے۔ سمادھی میں اسدرجہ مستغرق اور ایشور کی لگن میں ایسے محو رہتے تھے کہ ان کی حالت خود رفتگی سے بھی آگے بڑھ گئی تھی۔ انکو اپنی ہستی کی بھی خبر نہ رہی تھی۔ وہ اس اعلےٰ درجہ کو پہونچے ہوئے تھے۔ جہاں طالب و مطلوب میں امتیاز نہیں رہتا۔ اور عالم بیخودی میں طالب کو سوائے مطلوب کے اور کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ بقول ؎

سمایا ہے جب سے تو نظروں میں میری ∴ جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

یہ درجہ انسانی زندگی کے مکمہ اودیش کا آخری درجہ ہوتا ہے۔ یہاں سوائے پرماتما کی ذات کے جیو کو سب کچھ فراموش ہو جاتا ہے۔ جیو پرماتما کے ہی درشن کرتا ہوا آنند حاصل کرتا ہے۔ مہرشی دیانند سرسوتی سمادھی کی یہ تعریف کرتے ہیں۔ کہ جب جیو پرماتما کی ذات اور اسکے سرور میں محو اور مسرور ہو کر اپنے وجود سے بے خبر ہوتا ہے۔ اس حالت کو سمادھی کہتے ہیں۔ لیکن بہت سے مہاپرش ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ جنکی سمادھی ہی بس نہیں۔ بلکہ ہر وقت یہ حالت رہتی ہے۔ کہ انکو پرماتما کے سوائے دنیا ومافیہا میں اور کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ ایسے ہی مہاپرشوں اور برہم گیانیوں میں مہرشی مانڈوکیہ تھے۔ ان کی تصنیف سے مانڈوکیہ اپنشد ہے۔ جسکو مہرشی دیانند سرسوتی بھی مستند اور رشی کرت گرنتھ تسلیم کرتے تھے اس اپنشد میں مہرشی مانڈوکیہ نے جو اپدیش دئے ہیں۔ انکو ادویت بادی بہت پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ ان میں صرف پرماتما ہی کی ذات وصفات کا ورنن ہے۔ لیکن ادویت بادی لوگوں کا یہ خیال غلط ہے کہ مانڈوکیہ رشی ہر ایک شے کو برہم ہی مانتے تھے اور جیسا کہ ادویت بادیوں کا سدھانت ہے۔ کہ برہم اودیا سے جیو ہو جاتا ہے۔ اور مایا از خود جنی پیدا شدہ ہے۔ ان باتوں کا ثبوت مانڈوکیو پنشد سے بالکل نہیں ملتا۔ بلکہ یہاں رشی صرف برہم کو مخاطب کرکے بتلاتا ہے کہ یہ سب کچھ اسی کا ظہور ہے۔ ظاہر ہے کہ ظہور اور مظہر دو ہوتے ہیں۔ ایک نہیں ہوتے۔

مانڈوکیہ اپنشد کا خلاصہ یہ ہے۔

سے ساتھ ہی آجاتے ہیں الگ نہیں ہیں۔ کیونکہ شکتی اور شکتی والا دو نہیں ہوتے۔ صفت
اور موصوف اگرچہ بظاہر دو ہیں۔ مگر ایک ہی ہیں۔ موصوف سے صفت الگ نہیں ہو
سکتی۔ پرکرتی ویاپیہ ہے پرماتما ویاپک ہیں۔ ویاپیہ اور ویاپک الگ الگ نہیں ہوتے
بلکہ دونوں لازم وملزوم ہیں۔ پرکرتی اور جیو پرماتما کی ملکیت ہیں۔ ملکیت سے مالک الگ نہیں
اور مالک سے ملکیت الگ ہے۔ مالک اور ملکیت لازم وملزوم ہیں۔ یہ سب جگت جو نظر آتا
ہے وہ گیانی کی نظر میں برہم شکتی کا ظہور ہونے سے برہم ہی ہے۔ یوگی سمادھی اوستھا
میں اپنے اندر دیکھتا ہوا پرماتما کے آنند کو محسوس کرکے کہتا ہے۔ کہ یہ جو میرے اندر ویاپک ہے
یہ برہم ہی ہے۔ اس برہم کا سر اگنی ہے۔ چاند سورج اسکی آنکھیں ہیں۔ وایو پران ہے۔ وید
اسکی بانی ہیں۔ وشا (سمت) اسکے کان ہیں۔ اکاش اسکی ناف ہے۔ زمین پاؤں ہیں۔
(نوٹ۔ یہاں پر رشی نے استعارتاً تمام جگت کو برہم بتلایا ہے۔ اگنی کو سر اسلئے کہا ہے کہ
اگنی ستوگن ہونے سے اوپر کا حصہ (سر) ہے اگنی کا خاصہ ہے۔ کہ وہ ہمیشہ اوپر ہی کو جاتی
ہے۔ اور پرتھوی وزن رکھنے سے تموگن والی ہے اور اسکا خاصہ ہے کہ یہ نیچے ہی کو جاتی ہے
مٹی کی ہر ایک شئے نیچے ہی کو گریگی اوپر نہ جائیگی۔ اسلئے پرتھوی کو پرماتما کے پاؤں بتلایا
گیا ہے۔ اسیطرح دیگر باتوں کو سمجھنا چاہیے۔ ایڈیٹر) وہ برہم جاتی (نوعیت) سے الگ ہے
کیونکہ جاتی بہت سی اشیاء میں ہوتی ہے ایک میں نہیں ہوتی۔ جاتی کا نشان آکرتی یعنی شکل
ہے۔ مگر برہم نراکار ہے۔ اسلئے برہم سجاتی اور وجاتی دونوں سے الگ ہے۔ پرکرتی اور جیو برہم
نہیں۔ مگر اس کی پرجا ہیں۔ برہم راجا ہے۔ راجا اور پرجا لازم وملزوم ہیں۔ راجا بغیر پرجا کے
نہیں اور پرجا بغیر راجا کے نہیں۔ برہم جو راجا ہے وہ نتیہ ہے۔ اس کی پرجا بھی نتیہ ہے
مگر اس پرجا کا جو راجہ برہم ہے۔ وہ ادویت ہی ہے۔ وہاں دویت نہیں ہے۔ البتہ پرجا رعایا
پرجا ہی ہے وہ راجہ نہیں ہوسکتی۔ برہم کے لکشن ست چت۔ آنند (سچدانند) ہیں۔ یہ
لکشن جیو اور پرکرتی میں نہیں گھٹ سکتے۔ پرکرتی ست اور جیو ست چت ہے۔ یہ دونوں برہم
نہیں۔ مگر برہم سے الگ بھی نہیں۔ برہم سرو ویاپک ہے سب کچھ اسی کے اندر ہے۔ اور یہ سب
جگت اسی کا اظہار ہے وہ نور ہے جگت اسکی روشنی ہے وہ موصوف ہے اور جگت اسکی صفت ہے

[illegible]

...کے باپ کا نام ... تھا۔ دھنونتری کی شادی مہاراجہ بیپالی کی راجکمار
سے ہوئی تھی۔ راجکماری کا نام مادھوی تھا۔ یہ بھی بڑی عقلمند اور نکتہ رس تھی۔ دھنونتری
نے بھردواج رشی سے بھی تعلیم پائی تھی۔ بعض کتب میں لکھا ہے۔ کہ دھنونتری کاشی
کا حکمران بھی رہا تھا۔ مگر یہ بات تحقیق طلب ہے۔ یہ رشی مع اپنی پتنی کے سندھیا۔ اُپاسنا
یگیہ وغیرہ ملا ناغا کرتا تھا۔ آخری عمر میں دھنونتری مع اپنی پتنی مادھوی کے بان پرست
آشرم میں چلا گیا تھا۔ مادھوی بھی تارک الدنیا ہو گئی تھی۔ دھنونتری آزاد طبع۔ باریک بین
الشعور بھگت تھا۔ دنیاوی حرص و آز اس سے کوسوں دور تھیں۔ علم طب میں اسکو خاص
کمال تھا۔ جس سے اس نے مخلوقات کو بہت فائدہ پہونچایا تھا۔ جنگل کے قیام میں اس نے
ہر ایک جڑی بوٹی وغیرہ کے خواص وغیرہ سے خاص واقفیت حاصل کی تھی اسکو علم طب کا
جنون کچھ ایسا سر پر سوار تھا۔ کہ پاپیادہ ننگے سر پہاڑ کی وادی ودریا کے کنارہ میدان کے وسط
میں اکثر گھومتا پھرتا رہتا تھا۔ آجکل جتنے کشتہ جتنی جڑی بوٹیاں جتنی ادویات دنیا کو معلوم
ہیں۔ ان میں سنّو میں سے ۹۵ حصہ وہ ہیں۔ جنکو بھارت ورش کا یہ پہلا طبیب دریافت کر کے
چھوڑ گیا ہے۔

ایک دن جب دھنونتری اپنے شاگردوں میں بیٹھا ہوا تھا۔ سوشرت وغیرہ نے دست
بستہ ہو کر عرض کی۔ بھگوان! اس بھومنڈل میں انسان کیسے کیسے خوفناک عارضوں میں گرفتار
ہے۔ کہیں دل کا عارضہ ہے۔ کہیں دماغ کا کہیں اندرونی امراض ہیں کہیں بیرونی سب پریشان
ہیں۔ آہ و نالہ کر رہے ہیں۔ ہم اس مصیبت کو دیکھ کر دکھی ہیں۔ مہاراج! حکم دیجئے۔ آیوروید کی ترتیب
ہو جائے۔ تاکہ آپ کے تجربات و مشاہدات سے آئندہ نسل کے انسان فائدہ اٹھا سکیں۔ یہ علم اسی طرح
غائب نہ ہو جائے۔ آپ کے بعد اسکا سلسلہ قائم رہے۔

رشی نے اس درخواست کو منظور کرتے ہوئے جواب دیا۔ "تم نے بہت اچھا سوال کیا ہے
تم میرے سچے لڑکے ہو۔ تم بے شک آیوروید سیکھنے کے ادھیکاری ہو۔ تم سے قدرت اپنا راز کبھی نہ
چھپا دیگی۔ آیوروید کے ادھیکاری دو پورش ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو اپنے مرض کے دفیعہ کی تدبیر
سوچتا ہے۔ مگر اس سے زیادہ عزت کے قابل وہ شخص ہے۔ جو دوسرے کے رنج دور کرنے کے
تردد میں رہے۔ یہ سچ ہے بہت بڑے ایکار کی نہر کو کاٹ کر نکال لاتا ہے اور سنسار کا بھلا کرتا ہے

کیاگیا تہا زمانہ کے انقلاب - وقت کے دار وگیر - جہالت کے دور اور عام آدمیوں کی کم فہمی کیوجہ سے اسکو موجودہ شکل اختیار کرنی پڑی - اب آیوروید کے مضمون کے آٹھ حصے ہیں - جکو چرک - سوشرت وغیرہ میں بیان کیاگیاہے - بوٹیوں کی پہچان - مرض کی تشخیص - دوا کی مقدار اعضا کی تشریح - آلات وغیرہ کے متعلق بالتفصیل علیحدہ علیحدہ ذکر ہے -

دہنونتری کی تعلیم اور تجربات کی صراحت اس کے شاگرد - سوشرت - چرک - واک بھٹ وغیرہ کی تصنیفات میں ملیگی - انہیں کے موافق آتری وغیرہ مہاتماؤں نے کتابیں لکھیں ان کے تجربات سریع التاثیر اور نہایت کارآمد ہیں -

اور علوم کیطرح (ویدوں کے ذریعہ) طبابت کا سورج بھی پہلے اسی مقدس سرزمین بھارت ورش میں طلوع ہوا تہا - تواریخ بتلاتی ہے کہ عربستان کے تاجروں نے ہمسائگی کے ربط وضبط کیوجہ سے اسکو سیکھا اور پھر ان کے سبب مصر و یونان میں گیا - بوعلی سینا مشہور یونانی حکیم کا قانون بالکل چرک سنہتا کا ترجمہ و اقتباس ہے یونانیوں کی حکمت کی کتابیں چرک کی ترجمہ ہیں - اور وہ ترجمے یورپ کی تمام مروجہ طبابت کی بانی ہیں - ڈاکٹر ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر کا بیان ہے - کہ موجودہ انگریزی میٹریا میڈیکا میں ۱۵، فیصدی ادویات وہ ہیں، جو یونانی طب سے لیگئی ہیں - اور یونانی طب آیورویدک کا بچہ ہے - رشی دہنونتری کا زمانہ بعض لوگ صرف چند ہزار سال پہلے قایم کرتے ہیں - مگر یہ درست نہیں، بلکہ یہ رشی نو دس لاکھ سال پہلے کا ثابت ہوتا ہے +

مہاتما شیو

مہاتما شیو کی بابت بڑی بڑی غلط فہمیاں پہیل رہی ہیں - پرانوں سے تو معلوم ہوتا ہے کہ شیوجی مہاراج آدی سرشٹی سے کیلاش پربت پر براجمان ہوئے - اور کئی کروڑ اور لاکھ سال تک وہیں پر زندہ رہے - مگر یہ سب باتیں غلط ہیں -

مہاتما شیوجی جو کیلاش پتی مشہور ہیں، ان کے زمانہ کو اب تک نو لاکھ سال سے زاید عرصہ گذر چکا ہے - مہاتما شیو بڑے تپسوی اور سچے الیشور بھگت تھے - ان کی شادی مہاراجہ دکش پرجاپتی کی راجکماری ستی نامی سے ہوئی تہی - جسکے بطن سے ایک لڑکا پیدا

لیئے سینکڑوں راجاؤں کو بلوایا مگر مہاتما شیو کو اسلئے نہ بلوایا گیا۔ کہ وہ آزاد منش تھے ایشور بھگتی ہی میں زیادہ تر ان کا وقت صرف ہوتا تھا۔ وہ نہ کبھی دکش پرجاپتی سے ملنے گئے اور نہ وہ اسکا ادب کرتے تھے۔ کیونکہ دکش پرجاپتی ایسا آدمی نہ تھا۔ جسکو سچا دھارمک انسان کہا جا سکے۔ لیکن دیوی ستی نے وہاں جانے کیلئے اصرار کیا۔ لیکن وہ مہاتما شیو ہر چند منع کرتے تھے۔ کہ بغیر بلائے جانا درست نہیں مگر وہ نہ مانی۔ آخر کار وہی نقشہ پیش آیا۔ دکش پرجاپتی کے دوسرے داماد بھی آئے ہوئے تھے۔ ان کی بڑی مہمانداری ہوئی۔ دکش نے اپنی دوسری لڑکیوں کو بھی بڑے پریم سے رکھا۔ مگر بیچاری ستی کی مطلق تواضع نہ ہوئی۔ ستی ایک فقیر یا تارک الدنیا مہاتما کی پتنی تھی اسکے کپڑے پھٹے پرانے تھے۔ وہ ظاہری لباس سے سیر تھی۔ اسکو فقیر کی بیوی کہکر طعنہ زنی کیگئی۔ مگر اسکو اس بات کا کوئی رنج نہ تھا۔ اگر رنج تھا تو یہ کہ میرے پتی کو کیوں مدعو نہیں کیا گیا چنانچہ وہ اسی غم و غصہ کی حالت میں ہون کنڈ میں گر کر جل گئی۔ دکش نے اسکی کوئی پرواہ تک نہ کی۔ مگر جب اس واقعہ کی خبر مہاتما شیو اور بیر بھدر کو ہوئی تو بیر بھدر اپنی بہادرانہ جماعت ساتھ لے کر دکش کیطرف روانہ ہوا۔ اور دکش کا سر کاٹ کر اسی ہون کنڈ میں ڈالدیا جہاں اسکی ماتا ستی اصلی معنوں میں ستی ہو گئی تھی۔ دکش کی اس جگہ راجدھانی تھی جہاں آجکل قصبہ کنکھل متصل ہردوار واقع ہے۔

جب مہاراجہ بھاگیرتھ کوہ ہمالہ پر گنگوتری سے دریائے گنگا لانے کی فکر میں سرگردان پھرتا تھا۔ تو مہرشی کپل کے مشورہ دینے پر اس نے مہاتما شیو سے اجازت چاہی تھی۔ کہ گنگوتری سے پانی کیلاش پربت سے ٹکراتا ہوا زمین پر گرے چنانچہ مہاتما شیو نے اسکی یہ درخواست منظور کر لی تھی۔ گویا اسطرح گنگا کو مہاتما شیو نے اپنے سر پر اٹھا لیا تھا۔ یعنی کیلاش ان کا ملک تھا۔ اور کیلاش پر گنگا کو ٹکرا کر گرنے کی انہوں نے اجازت دی تھی۔ گذشتہ شاعروں نے اس واقعہ کو ایک خوشنما النکار کیصورت میں باندھا تھا کہ شیو نے گنگا کو اپنے سر پر اٹھا لیا۔ لیکن بعد میں لوگوں نے اس النکار ہی کا ترجمہ کر کے یہ واقعہ کچھ کا کچھ کر ڈالا۔ اور اب عام طور پر مشہور ہے۔ کہ گنگا شیو کے سر سے نکلی تھی۔ ستی کے ستی ہو جانے کے بعد مہاتما شیو کی شادی مہاراجہ ہماچل کی راجکماری پاربتی سے

تھے۔ اب کیلاش تو موجود ہے مگر مہاتما شیو کا کچھ نشان نہیں۔ البتہ ان کا نام زندہ ہے۔ اور زندہ رہے گا۔

اگست رشی

دواپر یگ کے آدمی سے کچھ پہلے جسکو اب تک قریباً آٹھ لاکھ ستر ہزار سال ہو چکے ہیں۔ متراورن رشی آریہ ورت کی دکشن دشا میں تپ کیا کرتا تھا۔ وہ اپنے زمانہ کا ایک مشہور رشی تھا۔ اگست رشی اسی کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اگست جب آٹھ برس کا ہوا۔ تو متراورن نے اسکو گوروکل میں تعلیم پانے بھیجا۔ اگست فارغ التحصیل ہو کر گوروکل سے آیا۔ جسکے بعد اس کے باپ نے اسکو خود آشرم سنبھالنے کی ہدایت دی۔ اگست کی شادی کیلئے کوئی ودوان کنیا نہ ملتی تھی۔ عرصہ تک اسکو برہمچاری ہی رہنا پڑا۔ کچھ مدت بعد اسکو معلوم ہوا۔ کہ ودربھ دیش کا راجہ اپنی راجکماری لوپ مدرا کا سویمبر رچانا چاہتا ہے۔ اگست بھی وہاں جا پہونچا۔ جب سویمبر میں لوپ مدرا جیمال لئے ہوئے آئی تو اس نے تمام راجاؤں وغیرہ کو دیکھا۔ اور آخر کار اگست رشی کے گلے میں جیمال ڈالدی۔ حاضرین پر سناٹا طاری ہو گیا کہ نہ معلوم یہ کون فقیر ہے۔ جسکو لوپ مدرا نے پسند کیا ہے۔ راجہ نے بھی حیرانی ظاہر کی اور لوپ مدرا کی اس حرکت کو ناپسند کرتے ہوئے اسکو دوبارہ انتخاب کرنے کیلئے ہدایت کی۔ مگر لوپ مدرا نے اصرار یا حاضرین کے سامنے اپنے باپ سے کہنے لگی۔

مہاراج! یہ مہاپرش جسکو آپ اور یہاں کے دیگر لوگ ایک منگتا فقیر سمجھے ہوئے ہیں۔ اگست رشی ہے۔ اس کی پیشانی سے برہمچریہ اور گیان کا تیج چمک رہا ہے۔ میں اسکو کسی راجہ نہیں بلکہ مہاراجہ سے بھی بہتر سمجھتی ہوں۔ اس کی سیوا میں رہنے سے میرا جیون سپھل ہوگا۔ اور میں اس سے وید کی پراپتی کر کے موکش کا مہان آنند پاؤں گی۔

اگست رشی کا نام معلوم کر کے راجہ ودربھ خوش ہو گیا۔ وہ اور تمام اراکین سلطنت رشی کا آداب بجالانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ شادی ہو گئی۔ اور رشی لوپ مدرا کو ساتھ لے کر اپنی کٹیا میں چلا آیا۔ لوپ مدرا جو عالیشان محلوں میں رہتی تھی۔ اب جنگل میں

نے یہ کام کیا کہ سنسکرت کے ودوانوں کو ایک سبھا میں طلب کیا اور ان سب کو شاستر ارتھ کر کے شکست دی۔ یہ سبھا آٹھ روز تک متواتر ہوتی رہی۔ آٹھویں دن سب فاضلوں اور عالموں کی کثرت رائے سے پانّنی کو ویاکرن آچاریہ کا ممتاز خطاب دیا گیا۔

انقلاب زمانہ کے باعث سنسکرت کے ویاکرن کی کتابیں غائب ہو چکی تھیں۔ اُن کے مول پر پانّنی نے حسب ذیل کتب تصنیف کیں۔

(۱) اشٹادھیائی سوتر پاٹھ (۲) گن پاٹھ (۳) دہاتو پاٹھ (۴) لنگانوشاسن (۵) شکشا۔

یہ پانچوں کتابیں پانّنی کی زندہ یادگاریں۔ پانّنی نے کادیہ میں جو کتاب لکھی تھی۔ اسکا نام جاموونتیجہ ہے۔ ان تمام کتابوں کو مرتب کر کے پانّنی نے اپنے گورو کی نذر کیا۔ مہاتما شیو اپنے شاگرد کی یہ اعلیٰ قابلیت دیکھ کر خوش ہو گئے اور اُس کو فخر استاد کہکر ان کتب کی اشاعت کا حکم دیا۔ پانّنی نے ہاتھ جوڑ کر گورو سے عرض کیا۔

بھگوان! یہ صرف آپکی ہی کرپا درشٹی کا نتیجہ ہے کہ میں اس قابل ہوا ہوں۔ ورنہ کہاں سبھا سے نکلا ہوا پانّنی اور کہاں آج ویاکرن آچاریہ پانّنی۔ زمین و آسمان کا فرق ہے۔

مہاتما شیو نے ہنسکر کہا شش! پرماتما اُسپر دیا کرتے ہیں جو خود اپنے آپ پر دیا کرتا ہے۔ محنت کامیابی کے قلعہ کی کنجی ہے۔ استقلال حصول مطالب کا یقینی ذریعہ ہے۔ ہاتھ پاؤں مارنے سے ہی عزت و شہرت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ ایشور کی کرپا سے کبھی کسی کو مایوس نہ ہونا چاہیئے وہ سب کا مشکل کشا ہے۔ مہرشی پانّنی کے شکشا نامی گرنتھ کو ویدک لٹریچر کی پران اندریہ کہتے ہیں۔ اس میں حروف ربط اور حروف علت پر مفصل بحث کیگئی ہے۔ اُس نے آخر اندر کو تین حصوں میں منقسم کیا ہے۔ (۱) اودیات (۲) انودات (۳) سورت۔

اونچی آواز کو اودات نیچی آواز کو سورت اور درمیانی آواز کو انودات کہتے ہیں۔ ان کا کام وید منتروں کے پڑھنے میں پڑتا ہے۔ پانّنی نے تمام ویدک لٹریچر کو دو حصوں میں منقسم کیا ہے۔ یعنی درشٹ اور پروکت۔

سام وید۔ رگوید۔ یجروید۔ اتھروید یہ چاروں وید درشٹ ہیں۔ اور یہ ایشوری گیان اور مستند بالذات (سوتہ پرمان) ہیں۔ براہمن۔ کلپ۔ سوتر وغیرہ پروکت یعنی رشی گرنتھ اور مستند بالغیر (پرتہ پرمان) ہیں۔ پانّنی لکھتا ہے کہ یہ رائے صرف میری ہی نہیں بلکہ مجھ سے پہلے رشیوں

اور ۳۹۹۶ سُوتر ہیں۔ ایک ایک ادھیائے میں چار چار پاد ہیں اور ایک ایک پاد میں مختلف تعداد کے سُوتر ہیں یعنی بعض پاد میں ۳۸۔ بعض میں ۹۳۔ بعض میں ۱۱۷۔ اور اسی طرح بعض میں کچھ کم و پیش۔ کتاب اشٹادھیائی سنسکرت کے علمی میدان کی پہلوان ہے۔ جو علم سنسکرت کے تمام جوڑ جوڑ کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیتی ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سنسکرت کے الفاظ کس طرح بنتے ہیں۔ اور الفاظ سے مل کر عبارت کسطرح بنتی ہے۔ کن حروف کے لگانے سے الفاظ کے معنی کیا کیا بدل جاتے ہیں۔

مہرشی پانی کی ان ویاکرن کی کتب پر شرح لکھنے کا کام اسکے پہلے گورد اُپ ودش نے کاتیاین اور ویادی کے سپرد کیا تھا۔ کاتیاین نے ان پر وارتک لکھی اور ویادی نے سنگرہ نامی کتاب میں ان پر ویاکھیا کی۔ اور مہرشی پانی کے سُوتر۔ کاتیاین کی وارتک۔ ویادی کے سنگرہ کو پیش نظر رکھ کر مہرشی پتنجلی نے ان پر مہا بھاشیہ کو ترتیب دیا۔ پانی کی اشٹادھیائی کی ٹیکا بھٹو جی ویکھشت نے کی تھی۔ جس کا نام سدہانت کومودی ہے اس سدہانت کومودی پر کلکتہ کے مشہور عالم سنسکرت تارانا تھ ترک واچسپتی نے سرلا نامی شرح لکھی ہے۔ لیکن مہرشی دیانند سرستی اور ان کے گورو سوامی ورجانند جی سرستی نے سدہانت کومودی کو طالبعلموں کے سنسکار خراب کرنیوالی کتاب بتلایا اور اشٹادھیائی ہی کو مستند تسلیم کیا ہے۔

مہرشی پانی کا زمانہ

مہرشی پانی کا زمانہ بعض ناواقف مورخ اب سے صرف دو ڈھائی ہزار سال پہلے قرار دیتے ہیں۔ لیکن یہ اُنکی غلطی ہے۔ کیونکہ پانی کی اشٹادھیائی پر مہرشی پتنجلی نے مہا بھاشیہ لکھی ہے یہ امر ثابت ہے اور اسکو وہ مُورخ بھی تسلیم کرتے ہیں یعنی پتنجلی پانی کے بعد ہوئے ہیں اور پتنجلی یوگ درشن کے مصنف ہیں۔ اور یوگ درشن میمانسا سے پہلے لکھا گیا ہے۔ میمانسا کے مصنف جیمنی تھے۔ جو مہرشی ویاس کے شاگرد تھے۔ مہرشی ویاس جنگ مہابھارت کے وقت موجود تھے جس کو اب تک قریباً پانچہزار سال ہوتے ہیں۔ گویا جیمنی نے میمانسا شاستر جنگ مہابھارت کے قریب لکھی تھی اور پتنجلی ان سے بھی بہت پہلے ہوئے ہیں۔ کیونکہ وہ یوگ درشن کے مصنف ہیں اور پانی ان سے بھی بہت

مہاتما جنک ودیہہ

ملک بنگال کے شمالی حصہ میں زمانہ ماضیہ میں متھلا دیش واقع تھا۔ اسکا دارالخلافہ جنک پور تھا مگر آجکل نہ اُس دیش کا نام متھلا دیش ہے۔ اور نہ راجدھانی کا نام جنک پور۔ بلکہ آجکل اُسکا نام ترہت مشہور ہے۔ جن مہاتما جنک ودیہہ کا ذکر ہم کرتے ہیں۔ یہ وہ جنک نہ تھے۔ جو مہاراج رامچندر کے خسر اور سیتا کے باپ تھے۔ بلکہ یہ اب سے صرف پانچ ہزار سال پہلے گذرے ہیں۔ البتہ یہ اسی سلطنت کے حکمران تھے۔ جسکے حکمران مہاراجہ جنک والد سیتا جی تھے۔

مہاراج جنک ودیہہ نہایت ہی ودوان نیتی جاننے والے۔ گیانی اور تپسوی تھے۔ انکے دربار میں بڑے بڑے صاحب کمال اور گیانی رشیوں کا مجمع رہتا تھا۔ مہرشی یاگیہ ولکیہ انکے دربار میں راج گرو اور انکے خاص پروہت تھے۔ مہاراج جنک کو ست سنگ کا بڑا شوق تھا۔ اسی وجہ سے انکا دربار رشیوں اور مہاتماؤں سے ہمیشہ بھرا رہتا تھا۔ ایک مرتبہ انکو یہ بات معلوم کرنیکی خواہش ہوئی۔ کہ تمام دنیا میں سب سے زیادہ برہم گیانی کون ہے۔ چنانچہ اس غرض سے مہاراج جنک نے رشیوں اور گیانی پرشوں کی اطلاع کیلئے ایک اعلان کیا۔ اور ایک دربار عام اسی غرض سے منعقد کیا گیا۔ جس میں یاگیہ ولکیہ۔ آشولائن۔ جرتکار۔ ادالک شاکیہ۔ بھجیہ وغیرہ رشی جمع ہوئے۔ اور انکے علاوہ کئی گیانی استریاں گارگی جیسی اس دربار میں موجود تھیں۔ پہلے یگیہ کیا گیا۔ اسکے بعد مہاراج جنک نے باآواز بلند کہا۔

"مہاتماؤ! یگیہ شالا کے باہر دس ہزار گئوئیں کھڑی ہیں۔ جنکے سینگوں پر سونے کی سنگوٹیاں چڑھی ہیں۔ اور ہر ایک کی کمر پر قیمتی جھولیں پڑی ہوئی ہیں۔ اور ایک ایک گائے کے ساتھ ایک ایک ہزار اشرفیوں کا توڑا بندھا ہوا ہے۔ آپ میں سے جو سب سے زیادہ گیانی ہو وہ ان سب گئوں کو لے سکتا ہے۔"

مہاراج جنک کے یہ الفاظ سُنکر تمام رشی دنگ رہ گئے۔ اور ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ کسی کی یہ مجال نہ ہوئی۔ کہ اس مجمع میں کھڑا ہوکر سب سے زیادہ اپنے آپ کو گیانی بتلائے

چہ تعداد... ان تمام گئووں کو جا کے آشرم میں ہانک کر لیجاؤ۔ گویا یاگیہ دلکیہ نے یہ الفاظ کہکر ہزارہا رشیوں اور گیانی استریوں کے مجمع میں اسبات کا خود دعوےٰ کیا۔ کہ سب سے بڑھکر گیانی میں ہوں۔ اسکا یہ دعویٰ بہت سے رشیوں کو ناگوار گذرا چنانچہ کئی رشیوں نے اُٹھ کر یاگیہ دلکیہ سے گیان کے متعلق سوالات کئے۔ یاگیہ دلکیہ نے ہر ایک کے سوال کا کافی جوابدیا۔ جب بہت سے رشی سوال کر چکے۔ تب اس مجمع میں سے ایک نازک بدن۔ دُبلی پتلی استری گارگی کہڑی ہوئی۔ اس نے یاگیہ دلکیہ سے برہم گیان کے متعلق بہت سے مشکل سوالات کئے۔ یاگیہ دلکیہ ان تمام سوالات کا جواب دیتا رہا۔ یہ مباحثہ دیر تک قایم رہا۔ اسکے حالات مہرشی یاگیہ دلکیہ کے حالات میں درج ہیں۔ مباحثہ کے خاتمہ پر گارگی نے تمام رشیوں کو مخاطب کر کے کہا۔ مہاتماؤ! اب تم میں سے کوئی بہی یاگیہ دلکیہ کو برہم گیان کے متعلق شکست نہیں دے سکتا۔"

مہاراج جنک کی لیاقت کا چرچا دور دور تھا۔ اور لوگ اُسکو اعلے درجہ کا گیانی سمجھ کر ودیہہ مکت کہتے تھے۔ ایک مرتبہ اسکی لیاقتوں کی شہرت سُنکر ایک استری سولیبا نامی اُسکے دربار میں بھکاری کی حیثیت سے آئی وہ جنک کا امتحان لینا چاہتی تھی۔ چنانچہ اُسنے جنک سے گفتگو شروع کر دی۔ مہاراج جنک اُسکی اکثر باتوں کا بخوبی جواب نہ دے سکے تب سولیبا نے کہا "جنک! تجھکو اپنی لیاقت پر بڑا گھمنڈ ہے۔ اور بہت لوگ تجھے ودیہہ مکت کہتے ہیں۔ مگر میں دیکھتی ہوں۔ کہ ابہی تجھکو پورن گیان بہی حاصل نہیں ہوا۔ پھر مکتی کا ادھکاری تو کس طرح ہو سکتا ہے؟"

سولیبا نے بعد میں مہاراج جنک کو برہم اُپدیش دیکر کہا۔ کہ "پورن گیان حاصل کرنے کی کوشش کر۔ اسکے بعد تو ودیہہ مکت بنے گا۔"

سولیبا ایک براہمن کی لڑکی تہی۔ یہ تمام عمر کنواری رہی۔ اس کو پرم ہنس کہا جاتا تھا اور بڑے بڑے ودوان لوگ اسکو سولیبا پنڈتہ کہتے تھے۔ سولیبا جنک کو برہم اُپدیش کر اور اُس پر اُسکی لیاقت ظاہر کرکے چلی گئی اسوقت سے جنک کو راتدن یہی فکر رہتی تھی۔ کہ پورن گیان کس طرح حاصل کروں چنانچہ وہ گیانی رشیوں کا متلاشی رہا۔ اُس نے شویت کیتو اور یاگیہ دلکیہ سے بہی بہت کچھ مکالمے کئے جنکی تفصیل بعض کتب...

ایک روز یاگیہ ولکیہ ویراگ کے متعلق مہاراج جنک کو اپدیش کر رہے تھے۔ جنک نے کہا

"مہاراج! آپ ویراگ کی خوبیاں تو بہت کچھ بتلاتے ہیں۔ لیکن کبھی ویراگ کا روپ دھارن کر کے نہیں دکھلایا۔

یاگیہ ولکیہ تاڑ گیا۔ کہ جنک کا مطلب کیا ہے۔ یاگیہ ولکیہ اُس وقت تک گرہست آشرم میں تھا۔ اور گرہستی کو ویراگ کا اُپدیش کرنے کا ادھیکار نہیں ہوتا۔ ویراگ کا اُپدیش صرف سنیاسی ہی کر سکتا ہے۔ چنانچہ یاگیہ ولکیہ اُسی روز سے تمام دُنیاوی تعلقات چھوڑ کر سنیاسی ہو گیا۔ جنک پورن گیانی ہونے کے لئے رشیوں اور سادھوؤں کا ہمیشہ متلاشی رہا کرتا تھا۔ سینکڑوں رشیوں سے اُسنے اُپدیش لیا۔ مگر بخوبی تسلی نہو سکی۔ ہر ایک رشی سے جنک یہ سوال کرتا تھا۔

"یہ سچ ہے یا وہ سچ ہے۔

لیکن اسکے اس سوال کا جواب کوئی رشی پورے طور پر نہیں دے سکتا تھا۔ دُور دُور سے بڑے بڑے رشی اور گیانی لوگ جنک پور میں آتے تھے۔ لیکن جب مہاراج جنک کا اُن سے یہ سوال ہوتا۔ کہ "یہ سچ ہے یا وہ سچ ہے" تو اسکا جواب کوئی رشی کامل طور پر نہ دیسکتا تھا۔

مہاراج جنک دل میں سوچتا تھا کہ کیا سارا آریہ ورت گیانی لوگوں سے خالی ہو گیا ہے کیا میرے سوال کا کوئی بھی جواب نہ دے سکیگا۔ اور کیا مجھ کو پورن گیان حاصل نہو سکیگا۔ مہاراج جنک کا یہ سوال کہ "یہ سچ ہے یا وہ سچ ہے" دور دور تک مشہور ہو گیا۔ ایک روز مہاراج جنک کی سواری شہر جنک پور سے باہر سیر کیلئے جانیوالی تھی راستہ میں ایک بدصورت اور لنگڑا لُولا عجیب ہیئت کا نوجوان لڑکا بیٹھا ہوا تھا۔ چند آدمیوں نے اسکو راستہ سے الگ ہو جانے کیلئے کہا۔ مگر اُسنے کسی کی بات نہ سُنی۔ اُسکے چہرے پر باوجود اس ہیئت کذائی کے ایک عجب رعب وجلال نمایاں تھا۔ کہ کسی کو بھی اتنی ہمت نہو ئی۔ کہ اُسکو جبراً اس راستہ سے الگ کر دے جنک نے خود لڑکے کے پاس جا کر اُس کو غور کیساتھ دیکھا۔ اور دست بستہ نمسکار کر کے کہنے لگا۔

کر نے جواب دیا۔ راجن! میں کہوڑ رشی کا لڑکا ہوں۔ رشی کا غصہ سے کچھ پتہ نہیں
میرا نام اشٹاوکر ہے۔ میں تیری راجدھانی کے قریب سے گذر رہا تھا۔ یہاں میں نے سُنا کہ تو کچھ سوال کرتا ہے۔ جسکا جواب کوئی شخص نہیں دے سکتا۔ میں تیری شانتی کرونگا۔

جنک نے کہا "آپ نے بڑی کرپا کی۔ اب آپ محل میں تشریف لے چلیں اور مجھ کو شانتی بخشیں"۔ دوسرے دن دربار منعقد ہوا۔ ہزاروں ودوان استریوں اور پرشوں کا مجمع رشی پُتر کی گفتگو سُننے کیلئے منتظر تھا۔ اراکین سلطنت بحفظ مراتب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ مہاراج جنک طلائی تخت پر متمکن تھا۔ اشٹاوکر کی پالکی بھی دربار میں آئی جب اشٹاوکر کو ایک آدمی اُٹھائے ہوئے دربار میں لایا۔ تو سب لوگ اشٹاوکر کی عجیب وغریب وضع قطع دیکھکر بیساختہ ہنس پڑے کیونکہ اشٹاوکر کا جسم کئی جگہ سے خمیدہ تھا۔ جنک خود بھی ہنس پڑا اشٹاوکر سبھوں کو ہنستے دیکھ کر خود بھی ہنسنے لگا۔ جب وہ بیٹھ گیا۔ تو جنک نے پوچھا۔ کہ آپ کس لیئے ہنسے تھے اسنے کہا کہ پہلے یہ بتلاؤ کہ تم سب لوگ کس لئے ہنسے تھے؟۔

جنک نے دبی ہوئی زبان سے جوابدیا۔ کہ سب لوگ تو آپکی وضع قطع کو دیکھ کر ہنسے تھے کہ جس سوال کو بڑے بڑے رشی حل نہیں کر سکے۔ اُسکو حل کرنیکا آپنے ارادہ کیا ہے۔ اشٹاوکر نے جواب دیا۔ کہ "ممکن ہے تم لوگوں کا خیال درست ہو۔ مگر میرے ہنسنے کیوجہ یہ تھی۔ کہ میں برہم وِدیا کا مسئلہ حل کرنے آیا تھا۔ مگر قسمت نے مجھ کو چماروں کی سبھا میں پہنچا دیا"۔

اشٹاوکر کا یہ جواب سُنکر سب لوگ دنگ رہ گئے۔ جنک نے کہا "مہاراج! شاہی دربار کی تعظیم رشی بھی کرتے ہیں۔ مگر آپ یہ خلاف ادب الفاظ کس طرح زبان سے نکال رہے ہیں"۔ اشٹاوکر نے جوابدیا۔ "راجن! جس شاہی دربار کی نظر چمڑے کے اوپر پڑے۔ اور انکو اصلی روپ کے سمجھنے کی لیاقت نہ ہو۔ ایسے دربار کو چماروں کی سبھا ہی کہا جا سکتا ہے" مہاراج جنک یہ سُنکر اپنے تخت سے کھڑا ہو گیا۔ اور رشی پُتر سے اپنی اور تمام اہل دربار کی طرف سے معافی مانگی۔

اس کے بعد اشٹاوکر نے اپنی گفتگو کا سلسلہ شروع کیا۔ جسکو ہم خلاصہ کے طور پر لکھتے ہیں اُس نے کہا۔ "راجن! ابھی تجھ میں حد درجہ کی کمی موجود ہے۔ تو موکشو نہیں ہے۔ تجھکو ودیہہ مکت کہنا درست نہیں پیاسا آدمی دریا کے پانی کو دیکھتا ہے۔ اُس کو ضرورت نہیں کہ دریا ٹیڑھا

...بدصورتی کو ہیں دیکھا کرتے۔

جنک بہت شرمندہ ہوا۔ اور اُسنے ہاتھ جوڑکر اشٹاوکر سے دوبارہ معافی مانگی۔ اشٹاوکر نے کہا۔ اچھا اب اپنا سوال کر جنک بولا۔

"مہاراج! یہ سچ ہے یا وہ سچ ہے؟" اشٹاوکر نے جواب دیا۔ "دونوں حالتیں انت ہیں۔ اور جو چیز نت نہیں ہوتی۔ وہ است ہے"۔ مہاراج جنک کو بخوبی تسلی ہو گئی۔ اسکے بعد اسی معاملہ پر اشٹاوکر نے بڑی وضاحت اور دلائل کے ساتھ گفتگو کی۔ اس طویل گفتگو کا ذکر کتب مقدسہ میں موجود ہے۔ دربار میں چاروں طرف اشٹاوکر کی تعریف کا شور برپا ہوگیا۔ گویا جو لڑکا کچھ دیر پہلے باعث تمسخر تھا۔ وہ اب عزت میں سب سے اعلیٰ بنگیا۔

دوسرے روز اشٹاوکر نے مہاراج جنک کے سامنے جاگرت سوپن اور سوشپتی اوستھا کو بیان کیا۔ اور آتما کا اصلی سروپ بتلایا۔ ان تمام اُپدیشوں کے بعد جنک کے جملہ شکوک رفع ہو گئے۔ اور اُسنے اشٹاوکر کے چرنوں میں اپنا سر جھکا دیا۔ اشٹاوکر جنک پور میں کئی روز تک رہا۔ وہ اگرچہ لڑکا تھا۔ لیکن گیان کا سمندر تھا۔ اُسنے ایکانت میں مہاراج جنک کو روحانیت کی تعلیم دی۔ اور آتما کے درشن کرائے۔ جس کے بعد مہاراج جنک اصلی معنوں میں ودیہہ مکت ہو گیا۔ اشٹاوکر نے جو اُپدیش جنک کو دیا تھا۔ وہ کتاب "اشٹاوکر گیتا" میں درج ہے جنک نے اشٹاوکر کے باپ کہوڈ رشی کی تلاش کیلئے جابجا آدمی روانہ کئے۔ بڑی جستجو کے بعد اُسکا پتہ لگا۔ کہوڈ رشی جنک پور بلائے گئے۔ اور اپنے پُتر اشٹاوکر سے ملکر بہت خوش ہوئے۔ بعض کتب میں لکھا ہے کہ کہوڈ رشی نے اشٹاوکر کو کسی ایسے پانی میں نہلا دیا تھا۔ کہ جس کی تاثیر سے اسکا خمیدہ جسم بالکل درست ہو گیا تھا۔

مہا تما منو

اب تک اس موجودہ سرشٹی میں چھ منو گذر چکے ہیں۔ جنکے یہ نام ہیں: سویمبھو۔ سوارچش۔ آوتم۔ تامس۔ ریوت۔ چاکشس۔ ساتواں منو جس کا موجودہ منونتر گذر رہا ہے۔ ویوسوت ہے۔ اسی کے مختصر حالات ناظرین کے پیش نظر کئے جاتے ہیں۔

سوم المعروف سوریہ سے چلتا ہے۔لیکن اسکا قایم کرنیوالا دیوسوت منو ہی تھا۔ ناظرین کی مزید واقفیت کے لئے ہم بتلانا چاہتے ہیں۔کہ تمام سرشٹی چودہ منوؤں پر منقسم ہوتی ہے۔یعنی دُنیا کی پیدائش سے لیکر مہا پرلے تک چودہ منو ہوتے ہیں۔اور ہر ایک منو کے زمانے کو منونتر کہتے ہیں۔ ایک منونتر کی میعاد (۳۰۸۴۴۸۰۰۰) سال کی ہوتی ہے۔اور سرشٹی (دنیا) کی کل مدت چار ارب بتیس کروڑ سال کی ہے۔ جیسا کہ جیوتش کی مشہور کتاب شوریہ سوہانت اور یجروید وغیرہ سے ثابت ہوتا ہے ایک منو کے زمانے یعنی ایک منونتر کو چودہ میں ضرب دیکر اسمیں سترہ لاکھ ۲۸ ہزار سال آخری سندھی کے شامل کرو۔تو چار ارب ۳۲ کروڑ سال ہونگے۔ ایک منونتر میں ۷۱ چترگی ہوتی ہیں۔اور ایک چترگی میں چار یگ ہوتے ہیں۔ جنکے نام یہ ہیں۔ ست یُگ۔تریتا۔دواپر۔کلی یگ۔ان کی مدت حسب ذیل ہوتی ہیں

ست یُگ = ۱۷۲۸۰۰۰

تریتا یگ = ۱۲۹۶۰۰۰

دواپر یگ = ۸۶۴۰۰۰

کلی یُگ = ۴۳۲۰۰۰

میزان کل ۴۳۲۰۰۰۰

یہ مدت ایک چترگی کی ہے۔ایسی ۷۱ چترگی معہ مدت سندھی کی تعداد ایک منونتر کہلاتی ہے۔یعنی

۳۰۶۷۲۰۰۰۰ = ۷۱ × ۴۳۲۰۰۰۰

اسمیں سندھی کی مدت کے (۱۷۲۸۰۰۰) سال شامل کرنے پر (۳۰۸۴۴۸۰۰۰) سال ہوتے ہیں۔یہی مدت ایک منونتر کی ہوتی ہے۔

اب تک چھ منوؤں یعنی منونتروں کے (۱۸۵۰۶۸۸۰۰۰) سال گذر چکے ہیں۔گویا ۱۸۵۰۶۸۸۰۰۰ + ۱۲۲۲۶۱۰۱۵ = ۱۹۷۲۹۴۹۰۱۵ سال

ایک منونتر جب تبدیل ہوتا ہے۔ تب دُنیا پر پانی کا سیلاب آیا کرتا ہے۔

اس سیلاب سے صرف تپسوی اور ایشور بھگت ہی محفوظ رہتے ہیں۔ باقی تمام مخلوقات غرق ہو جاتی ہے۔ اور اس سیلاب کے بعد جس شخص سے بنی نوع انسان کے قواعد کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ اُس کو منو کہتے ہیں بعض کتب میں ایسا مذکور ہے مگر دو چار نہیں

موجودہ دیوسوت منو کے حالات بہت سی دہارمک اور تاریخی کتب میں پائے جاتے۔ ان حالات میں اگرچہ بادی النظر میں کچھ فرق معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اصلیت میں وہ سب ایک ہی ہیں۔ اور یہ فرق بھی صرف نثر اور نظم کی جُداگانہ طرز بیان کی وجہ سے واقع ہو گیا ہے۔ نظم کہنے والے شعرا نے ذرا رنگینی اور استعارات و تشبیہات سے کام لیا ہے۔ ان جملہ بیانات کا خلاصہ یہ ہے کہ اب سے ۳ کروڑ ۸۴ لاکھ ۴۸ ہزار سال پہلے مُلک ہندوستان کا نام آریہ ورت تھا۔ اور اسکا حکمران دیو سوم کا لڑکا دیوسوت منو تھا۔ ایک روز یہ تالاب کے کنارے سیر کر رہا تھا۔ کہ اسکو مچھلیوں کی پریشانی اور موسم کی حالت دیکھ کر طوفان آنے کا گمان ہوا۔ چونکہ یہ بڑا دہرماتما تپسوی اور ایشور بھگت تھا۔ یوگ ابھیاس کا اس کو بڑا شوق تھا۔ اسنے ایکانت میں جاکر من کی ورتی کو ایکاگر لیا۔ اور آنے والے طوفان کا حال معلوم کر لیا۔ اُسی حالت میں اُس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ایسے عظیم الشان طوفان سے دُنیا کا سلسلۂ حیات کسطرح قایم رہیگا۔ اس کے خیال کو ایشور کیطرف سے پیدا شدہ کہا جاتا ہے۔

چنانچہ دیوسوت منو نے بہت بڑی کشتی تیار کی۔ اور اس پر دہرماتما اور ایشور بھگت مردوں اور استریوں کے علاوہ سامان خورد و نوش وغیرہ کو بھی رکھ لیا۔ اور طوفان کے آنے سے پہلے خود بھی معہ اپنی مہارانی اور لڑکوں کے اسپر سوار ہو گیا طوفان نہایت عظیم الشان آیا۔ اسکے بعد دیوسوت منو کی کشتی سومیر پربت پر اٹک گئی۔ یہ وہی مقام ہے۔ جس کا نام آجکل تبت ہے۔ سنسکرت کتب میں اسکا نام تال توشک ہے۔ سیلاب کے فرو ہونے پر اسی مقام پر دیوسوت منو اور

[illegible] ہیں اور [illegible] تھیں جنہوں نے
شہر وا سعد آباد کئے۔ اور بڑے لڑکے اکشواکو نے آریہ ورت میں آکر اجودھیا شہر
تعمیر و آباد کیا اور وہاں سورج بنسی سلطنت کی بنیاد ڈالی۔
ویوسوت منو کی ایک لڑکی تھی جسکا نام ایلا تھا۔ اسکی شادی مہاراج چندر
کے بیٹے بدھ کے ساتھ ہوئی تھی۔ اس کے بطن سے پیدا شدہ اولاد چندر بنسی کے
نام سے موسوم ہوئی۔ ایلا کے لڑکے کا نام پرورا تھا۔ اسکی راجدھانی پرتشٹھان
پور میں قائم ہوئی۔ یہ مقام آجکل جھونسی کے نام سے مشہور ہے۔ ویوسوت منو کے
ہمراہ جو بہت لوگ کشتی پر شریک تھے۔ انکو سپت رشی کہتے ہیں۔ یہ کل سات تھے
انکے نام یہ ہیں۔ کشیپ۔ اتری۔ وسشٹ۔ وشوامتر۔ گوتم۔ بھردواج۔ جمدگنی۔ اور
یہ سپت رشی ہی مہاراج ویوسوت منو کے وزیران سلطنت تھے۔ ویوسوت منو
تمام دنیا بھر کا حکمران تھا۔ کیونکہ منو ہمیشہ حکمران عالم ہوا کرتا ہے۔ وہ صاحب تصنیف
بھی تھا۔ آجکل جو منو سمرتی دھرم شاستر کے نام سے مشہور ہے وہ بھی اسی کی
تصنیف سے ہے۔ اس میں پہلے ایک لاکھ شلوک تھے۔ مگر انقلابات زمانہ کے باعث
آجکل صرف دو ہزار چھ سو چہاسی شلوک رہ گئے ہیں۔ اسکی کتابوں کی تصنیف یہ ہیں۔ (۱)
منو سمرتا۔ (۲) یجروید کا شروت سوتر (۳) کلپ سوتروں کا ایک گرنتھ (۴) گریہ سوتر
کرنیل ٹاڈ صاحب اور بعض دیگر مورخ طوفان نوح کو منو ہی کا طوفان سمجھتے ہیں
جو دراصل درست ہے۔ منو اور نوح الفاظ میں زیادہ فرق نہیں۔ لفظ منو کی اگر میم
اڑا دیں۔ اور باقیماندہ لفظ نُو کو مثل اہل عرب کی طرح کھینچکر پڑھیں تو صاف نُوح لفظ بنتا
ہے۔ اس قسم کے بگڑے ہوئے الفاظ دیگر زبانوں میں بکثرت مل سکتے ہیں

بھردواج رشی

بھردواج نام کے رشی کئی ہوئے ہیں ایک بھردواج رشی تو وہ ہے جسکا تذکرہ [illegible] پہلے
تھا اور اس نے رامچندر اور سیتا کو جبکہ وہ بن باس میں تھے اپنے آشرم میں ٹھہرایا تھا
[illegible]

مہرشی کپل

مہرشی کپل کی ماں کا نام دیوہوتی اور باپ کا نام مہرشی کردم تھا۔ دیوہوتی مہاراجہ دیو سوت منو کے خاندان سے تھی۔ اس کا باپ زبردست مہاراجہ تھا۔ اس کی شادی جنگل میں رہنے والے کردم رشی سے ہوئی تھی اور یہ شادی اس نے خود اپنی مرضی سے کی تھی۔ دیوہوتی کے بطن سے وہ لڑکا پیدا ہوا جو دنیا میں علم فلسفہ کا بانی اور روحانی باریکیوں کو عقل و تمیز سے حل کرنیوالا ثابت ہوا۔ اس لڑکے کا نام تواریخ میں کپل مشہور ہے جسکے بارہ میں تمام تواریخ نویس کار متفق ہیں۔ کہ وہ جنم سے سدھ تھا۔ یعنی ولی مادر زاد تھا۔

دیوہوتی بہت خوش ہوئی۔ وہ خود کپل کی اتالیق بن گئی۔ اور جب لڑکے میں سدھ بدھ آگئی اسی نے پرورش کرکے وہ پیتا جی کے ساتھ بن میں جانیکی اجازت دی۔ دیوہوتی آیندہ زمانہ کے زبردست فلاسفر کی تربیت کر رہی تھی۔ ماں باپ کی قوت ارادی کس حد تک اولاد پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔ اس کا پتہ کپل کے سوانحات سننے سے مل سکتا ہے۔

دیوہوتی کپل کو گود میں لیکر اکثر اس سے آتما کے متعلق باریک سے پوچھا کرتی اور جوابات اس نے کردم رشی کی زبانی سنی تھی۔ وہ ننھا سا بچہ اس کو بتایا کرتا تھا۔ کپل فطرتاً خلوت پسند تھا۔ ایام طفولیت ہی میں وہ کبھی کبھی ایکانت میں رہنے کا ارادہ کیا کرتا تھا۔ ہاں البتہ اپنی معلومات وسیع کرنے کے خیال سے ست سنگ کے لئے مجبور کیا کرتی تھی۔ ایکدن جب کپل کی عمر زیادہ ہو گئی تھی۔ اس نے اس سے چند اس قسم کے دقیق سوالات کئے۔ جنکے جوابات پر دنیا کے اس عظیم الشان فلسفہ کی بنیاد ڈالی گئی۔ جسکو سانکھیہ درشن کا نام دیا جاتا ہے۔ کپل کی اور بھی کئی تصنیف ہیں۔ بعض لوگ بائیس سوتروں کا ایک درشن اسکا لکھا ہوا بتاتے ہیں۔ مگر یہ کہیں دیکھنے میں نہیں آتا خیر جو کچھ خیالات ہم کو سانکھیہ کے ملتے ہیں۔ وہ اسی دیوہوتی کے مکالمہ کی نسبت ہیں۔ مہرشی کپل کے اسی فلسفہ سے پیر درشن کو لیکر یونان کے مشہور فیثا غورث اور افلاطون نے اپنے فلسفہ کی بنیاد ڈالی جس کے سلسلہ میں نیو پلیٹونزم کے نام سے ایک اور علیحدہ شاخ سکندریہ میں قایم ہوئی تھی۔ اور اسی کی بنیاد پر بعد کو دوسرے درشن بھی رچے گئے۔

نہانا پوتر سمجھتے ہیں۔ اس ستھان کا دوسرا نام ماتری گیا ہے۔ یہ نام کپل کا خود بخشا ہوا ہے
اور یہاں ہی مابعد زمانہ میں کپل نے اپنا آشرم قایم کیا تھا۔
یہ مقام کوہ ہمالہ کے اوپر واقع گنگوتری کے قریب واقع ہے۔ یہاں مدت تک مہرشی کپل
سمادھی اوستھا میں رہے تھے۔ تاریخ بتلاتی ہے کہ جب مہاراجہ بھاگیرتھ دریائے گنگا کو
گنگوتری سے نکالنے کیلئے گئے تھے۔ تو مہرشی کپل ہی نے ان کو یہ ترکیب بتلائی تھی کہ گنگوتری
سے گنگا کی دھار سیدھی زمین پر گریگی۔ تو زمین پھٹ جائے گی۔ کیونکہ وہاں گہرے غار پڑجائینگے
لہذا گنگا کیلاش پربت سے ٹکراتی ہوئی نیچے جائے تاکہ زمین تک پہنچنے میں اسکا زور کم ہوجائے
چنانچہ مہاراجہ بھاگیرتھ نے گنگا کو اسیطرح نکالا تھا۔ مہرشی کپل کی آٹھ بہنیں تھیں انمیں سے
ایک انسویا نامی تھی جس کی شادی اتری رشی سے ہوئی تھی۔ مہرشی کپل اپنے زمانہ کے
زبردست عالموں میں سے ایک تھے۔ انکی تصنیف سانکھیہ درشن قابل مطالعہ ہے۔ اس میں
ان باتوں کا بیان ہے کہ دُکھ یعنی بندھن کیا ہے۔ کسطرح پیدا ہوتا ہے۔ اور کس طرح اسکا ناش
ہوتا ہے۔ اس پر زبردست فلسفیانہ بحث کی گئی ہے جس میں بتلایا گیا ہے۔ کہ بندھن اگیان
سے پیدا ہوتا ہے۔ اور تتوگیان سے ناش ہوتا ہے۔ کرم سے نہ بندھن پیدا ہوتا ہے اور نہ
ناش ہوتا ہے۔ بلکہ کرموں کے مطابق اچھا بُرا جسم اور سُکھ دُکھ ملتا ہے۔ اسکے علاوہ
علت و معلول آتما اور پرکرتی کے متعلق بڑی زبردست بحث کی گئی ہے۔ کپل رشی کا
سدھانت تھا کہ جو چیز مانی جائے وہ حق الیقین کے بعد ماننی چاہیئے۔ اسی طرح پرماتما کی
کی ہستی کے متعلق انہوں نے لکھا ہے۔ کہ صرف یہ تسلیم کر لینا کہ پرماتما ہے اور وید اسکا
گیان ہیں۔ درست نہیں۔ بلکہ پرماتما اور اسکی ذات و صفات کو حق الیقین کے بعد تسلیم کرنا
چاہیئے۔ کیونکہ اندھ وشواش کی حالت میں اکثر اوقات پرماتما سے وشواس اُٹھ ہی جاتا
ہے۔ مگر جب حق الیقین ہوگا تو دنیا کی کوئی طاقت ایسے واشواس کو دُور نہ کر سکیگی۔ نیز
بتلایا گیا ہے کہ تین دُکھوں یعنی ادھیاتمک دُکھ۔ ادھی دیوک دُکھ۔ ادھی بھوتک دُکھ کے
قطعی نہ رہنے پر موکش ملتی ہے۔ اور پرکرتی کے کاریوں پرمانوں۔ کرم اور گیان اندریوں
وغیرہ پر بڑی موشگافیاں کیگئی ہیں۔ سانکھیہ درشن کے چھ ادھیائے ہیں۔ یہ درشن پڑھنے

مہرشی کپل اب سے تقریباً نو لاکھ سال پہلے ہوئے تھے اُسوقت تریتا اور دواپر یگوں کی سندہی کا زمانہ تھا۔

مہرشی کناد

زمانۂ حال کی سائینسدانی جس کے درجہ کمال کے قریب بھی باوجود محنت جدوجہد کے نہیں پہونچ سکی وہ مہرشی کناد ہیں۔ یہ رشی تریتا یگ کے اندازاً سات لاکھ سال پہلے ہوئے تھے۔ جنگل میں انکی سکونت محض ایک جھونپڑی کے اندر تھی۔ اپنے پتا سے انہوں نے زیادہ تر تعلیم حاصل کی تھی۔ یوگا بھیاس میں زیادہ وقت صرف ہوتا تھا ایام طفولیت ہی سے انکے خیالات بلند پروازی رکھتے تھے۔ قدرت کی ہر ایک سینری کو ان کا دیکھنا خاص گہرے وچار کے ساتھ ہوتا تھا۔ بڑے صابر تھے۔ اگر کچھ ملجاتا تو کھا لیتے ورنہ ایشور کا دھنیاواد کرتے تھے یہ مکمل سائینس کی کتاب ویشیشک درشن کے مصنف ہیں۔ جب انہوں نے اسکی تصنیف کا سلسلہ شروع کیا تو طبیعت کا رجحان سائینس کے وقیق مسایل کی گرہ کشائی کیطرف زیادہ رہتا تھا۔ ایسی حالت میں کئی کئی وقت انکو کھانے کا خیال بھی نہیں پیدا ہوا۔ انہوں نے ویشیشک درشن لکھکر سائینس کو اس کے اندر بند کر دیا ہے۔ اس درشن میں بتلایا گیا ہے کہ چھ پدارتھوں کی واقفیت سے مُکتی ملتی ہے۔ یعنی دھرم وشیش۔ دربیہ۔ گُن۔ کرم سامانیہ وشیش سمبائے ان چھ پدارتھوں کے سادھرم اور ویدھرم یعنی انکی موافق اور مخالف صفات کے گیان سے جو تتوگیان پیدا ہوتا ہے۔ اُس سے مُکتی ملتی ہے۔ اس درشن میں دس ادھیائے ہیں۔ اور ہر ایک ادھیائے میں دو آہنک ہیں۔ پدارتھ گیان کے متعلق یہ کتاب نہایت مکمل اور لاجواب ہے۔ اس میں ہر ایک شے کی ماہیت کا ٹھیک علم ظاہر کرکے انسان کو منزل مقصود کا پتہ بتلایا گیا ہے۔ اہل یورپ نے سائینس میں جو کچھ ترقی کی ہے وہ سب میٹیریل سائینس یعنی مادی سائینس ہے۔ اُس میں کاریہ جگت کی اشیاء پر ناکمل

جس پر وشیشک درشن لکھا گیا ہے۔ روحانی اور مادی ہر دو معلومات بہم پہنچانیوالا ہے۔
مادی سائنس کو مہرشی کناد ایک ادنےٰ درجہ دیتے ہیں۔ اس پستک میں ذرہ سے
لیکر پرتھوی۔ جل۔ وایو۔ اگنی۔ اکاش۔ پرکرتی۔ دشا۔ دیش۔ کال۔ شبد۔ آتما اور پرماتما
وغیرہ تمام اشیاء کی صفات پر عالمانہ بحث کی گئی ہے۔

مہرشی پتنجلی

یہ مہرشی انگرا کا فرزند اور الاورت نام گاؤں کا رہنے والا تھا۔ مگر یہ مہرشی انگرا وہ نہیں جو آدی سرشٹی میں ہوئے تھے۔ گونر دیش میں اسی نام کی ایک ندی بہتی تھی۔ وہاں اسکا آشرم تھا۔ اور جہاں رشی نے عمر کا بیشتر حصہ ریاضت اور شغل میں بسر کیا تھا۔ اسکی ماں کا نام انجلی تھا۔ ابتداء طفولیت سے وہ صاحب فہم نکتہ رس۔ عالی دماغ اور بلند ہمت تھا۔ رشی کی عورت کا نام لولوپا تھا۔ وہ سومیر پربت کی چوٹی پر ایک گپھا میں تپ کیا کرتی تھی۔ یہ دونوں وہاں رہتے تھے۔ صبح شام ریاضت سے فرصت پاکر یا تو فلسفہ کے متعلق گفتگو کرتے رہتے تھے یا دونوں ملکر سریلی آواز سے ایشور کے بھجن گایا کرتے تھے۔ گانے میں دونوں کو کمال تھا۔ رشی اور لولوپا کا ملاپ سونے پر سہاگے کا کام دیتا تھا۔ ان کے بھگتی بھاؤ کی شہرت کو سنکر دور دور سے لوگ ست سنگ کی غرض سے آنے لگے۔ اور وہ جگہ جو کبھی زمانہ میں سنسان اور ہو کا مکان تھی۔ بارونق بن گئی۔ اور رشیوں کی سماج نے اس کو اسوقت کی دھارمک سرگرمی کا دلکش مرکز بنا دیا تھا۔

پتنجلی نے اسی جگہ یوگ درشن کو ترتیب دیا تھا۔ علم یوگ میں وہ اپنی وضع کی ایک ہی مستند کتاب ہے۔ یوگ درشن میں چار پاد (فصلیں) ہیں۔ ہم ذیل میں ان کا مضمون نہایت صرف چند لفظوں میں ان کے مطلب کو ظاہر کر دینا ضروری سمجھتے ہیں
پہلے پاد میں چت کی ورتی سکے نرودھ سے لیکر سمادھی کا ذکر ہے۔ اور ادھی کے

وغیرہ کا بیان ہے۔ اس خیال سے وہ کریا پاد کہلاتا ہے۔ تیسرے پاد میں دھارنا دھیان سمادھی اشٹرنگ سادھنوں کا جو پھل ہے۔ اس لئے اس کا نام وبھوتی پاد ہے۔ چوتھے پاد میں سدھی۔ موکش وغیرہ یوگ کے پھل پر وچار ہے۔ اس واسطے اس کو پھل پاد کا نام دیا گیا ہے۔ ان کے سوائے یوگ شاستر کے دو اور مقاصد ہیں جنکو فروگذاشت کرنے یا نظر نہ رکھنے سے یوگ کا پورا پورا فائدہ نہیں ہوتا۔ اول جسم دل اور دماغ کو عام طور پر تندرستی کی حالت میں رکھنا۔ افراط تفریط سے بچکر اعتدال کی زندگی بسر کرنا۔ دوسرے دل اور سمجھ کی اس طرح ترتیب کرنا کہ ہر ایک بات کی تہ تک پہنچنے میں آسانی و سہولت ہو۔ مہرشی پاتنجلی نے کاتیاین کے وارتک پر نکتہ چینی کی تھی۔ مہرشی پانینی کے اشٹادھیائی پر انہوں نے وہ ضخیم کتاب تصنیف کی جس کو مہابھاشیہ کہتے ہیں مہابھاشیہ ویدوں کی کنجی سمجھی جاتی ہے۔ ان کا زمانہ مہرشی کناد مصنف ویشیشک درشن کے بعد کا ہے۔

مہاتما جیمنی

مہاتما جیمنی جی کو اب تک ۵۰۰۰ سال ہو چکے ہیں۔ وہ مہرشی ویاس مصنف ویدانت درشن کے فاضل شاگردوں میں سے ایک تھے۔ انہوں نے مہرشی ویاس سے ویدوں کی تعلیم حاصل کی اور شاستروں کو پڑھا۔ ان کے زیادہ حالات نہیں ملتے معلوم نہیں کہ ان کے ماں باپ کا کیا نام تھا۔ البتہ اسقدر پتہ ملتا ہے کہ وہ رشی خاندان سے تھے۔ یوگ ابھیاس کا انکو بہت شوق تھا۔ ان کی خاص تصنیف میمانسا شاستر ہے جو ایک ضخیم کتاب ہے۔ اس میں کرم فلاسفی پر دقیق بحث کر کے آتما، پرماتما اور پرکرتی کی صفات کا اظہار کیا گیا ہے اور موکش کا سبب صرف تو گیان ہی بتلایا گیا ہے۔ یوگ درشن کے بعد میمانسا کو پڑھنا چاہئے۔ یہ چھ درشن فلاسفہ میں

مصنف ہیں لیکن چونکہ انہوں نے ویدانت درشن میمانسا کے بعد لکھا تھا اس لیے اسکو چھٹا درشن کہتے ہیں۔ اور میمانسا پانچواں درشن تسلیم کیا جاتا ہے۔

مہرشی ویاس

مہرشی ویاس کو بھی ابتک قریباً ۵۰۳۴ سال ہی ہوئے ہیں۔ کیونکہ یہ مہاتما جیمنی کے گورو تھے۔ ویاس کی پیدائش کی بابت مہابھارت میں سخت پیچیدگی ڈالی گئی ہے۔ اس قسم کے واقعات مہابھارت میں بعد کے مختلف مت متانتروں کے آدمیوں نے اضافے کر دیئے ہیں۔ لیکن گہرے وچار کرنے پر مہابھارت ہی سے تمام واقعات کی اصلیت معلوم ہو جاتی ہے۔ موجودہ مہابھارت میں مذکور ہے کہ ستیہ وتی ایک ملاح کی لڑکی تہی۔ اور پراشر رشی نے کشتی کے اندر ہی اُس سے سماگم کیا جس سے ویاس کی پیدائش ہوئی اور وہی ستیہ وتی بعد میں بھیشم پتامہ کے باپ مہاراجہ شانتنو سے بیاہی گئی تھی۔ لیکن یہ ہر دو واقعات بالکل غلط ہیں۔ مہرشی ویاس کے باپ کا نام بیشک پراشر رشی تھا۔ اور انکی ماں کا نام بھی ستیہ وتی ہی تھا۔ لیکن یہ ستیہ وتی وہ ملاح کی لڑکی نہ تھی بلکہ رشی پتری تہی ستیہ وتی نام کی کئی استریاں ہوئی ہیں چنانچہ رشی وشوامتر کی بہن کا نام بھی ستیہ وتی تھا جس کی شادی رچیک رشی سے ہوئی تہی اور جس کے بطن سے رشی یمدگنی والد پرشرام کی پیدائش ہوئی تھی۔ یہ ستیہ وتی اب سے ۸۶۹۶۱۳ سال پہلے ہوئی تھی۔ مہابھارت کے زمانہ میں بھی کئی ستیہ وتی نام کی استریاں تھیں۔ جس ستیہ وتی کی شادی مہاراجہ شانتنو سے ہوئی تہی وہ دراصل مہاراجہ اُپ ورچر والی چیدی (جسکو آجکل چندیری کہتے ہیں) کی راجکماری تہی۔ اسکی ماں کا نام اُدریکا تھا۔ موجودہ مہابھارت میں اُدریکا کو اپسرا بتلایا گیا ہے۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ اُدریکا نہایت حسین تہی مہابھارت ہی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مہاراجہ اُپ ورچر کی راجکماری ستیہ کی شادی مہاراجہ

کی ماں ستیہ وتی کا ایک نام متسیو گندھی بھی تھا۔ اس لفظ کا ترجمہ کرکے ستیہ وتی کا
مچھلی کے بطن سے پیدا ہونا ظاہر کرکے اسکو ملاح کی لڑکی لکھ ڈالا۔ غرض مہرشی دیاس
کی ماں ستیہ وتی دوسری تھی اور ان کے پتا پراشر رشی کو بعض ناواقف لوگ سمجھتے
ہیں کہ یہ وہی پراشر ہے جو ست یگ اور تریتا میں تھا۔ مگر یہ خیال درست نہیں ہے
پراشر نام کے بھی کئی رشی ہوئے ہیں۔ نہ آجکل کسی شخص نے اپنا نام رجسٹرڈ کرایا ہے
اور نہ پہلے کراتے تھے۔ پراشر رشی بڑے تپسوی تھے۔ دیاس نے ان سے ہی
تعلیم حاصل کی تھی۔ ان کا اصلی نام کرشن دویپاین تھا۔ اور ویاس انکو پدوی اس
لئے حاصل تھی کہ وہ چاروں ویدوں کے نہایت فاضل تھے۔ یہ پہلے گرہستی تھے۔
ان کا ایک لڑکا بنام سکھدیو تھا جسکو انہوں نے خود تعلیم دی تھی۔ اور فارغ التحصیل
ہونے کے بعد سکھدیو نے اپنے آتمک ودیا حاصل کی تھی۔ سکھدیو کی استری کا نام پیوری تھا
مہرشی دیاس نے سکھدیو کو خاص روحانی تعلیم حاصل کرنے کیلئے مہاراجہ جنک ودیہہ کے
پاس بھیجا تھا۔ سکھدیو آخر کار تارک الدنیا ہو کر کیلاش پربت پر چلا گیا تھا۔

مہرشی دیاس اپنے زمانہ کے نہایت فاضل اور زبردست عالم تھے۔ وہ ملک ایران
میں وہاں کے پیغمبر زردشت سے مباحثہ کرنے گئے تھے۔ جسمیں وہ کامیاب ہوئے
تھے۔ مہرشی دیاس ایک تارک الدنیا کی حیثیت سے رہتے تھے۔ ان کا زیادہ وقت
ریاضت میں بسر ہوتا تھا۔ سر کے بال کھلے رہتے تھے اور جسم پر صرف ایک معمولی کپڑا
برائے ستر پوشی رہتا تھا۔ جب مہاراجہ شانتنو کے لڑکے چترانگد اور وچترویریہ جو رانی
ستیہ وتی کے بطن سے تھے لڑائیوں میں مارے گئے تھے اور انکی کوئی اولاد نہ تھی تب
بھیشم پتامہ کے زور دینے پر ان کی رانیوں سے مہرشی دیاس ہی نے بطریق نیوگ
اولاد پیدا کرائی تھی۔ دونوں رانیوں انبکا اور انبالکا سے پانڈو اور دھرتراشٹر پیدا
ہوئے تھے۔ اور ایک داسی سے مہاتما ودر کا جنم ہوا تھا۔ مہرشی دیاس ویدانت
درشن کے مصنف ہیں۔ ویدانت درشن نہایت مشکل کتاب ہے جو لوگ پہلے پانچ درشنوں
کی تعلیم حاصل کئے بغیر اسکو پڑھتے ہیں وہ بڑی غلط فہمیوں میں پڑجاتے ہیں۔ ویدانت

اور پرینامی ثابت ہوگا - لیکن برہم ایسا نہیں ہے - وہ ایک رس اور سوتنتر ہے - مہرشی ویاس تبلاتے ہیں - کہ وید برہم کا تمام گیان نہیں ہیں - بلکہ برہم نے اپنے گیان میں سے جیوؤں کی سوکش کی ضروریات کے مطابق ویدوں کے ذریعہ گیان دیا ہے اور چونکہ برہم اپنے اننت گیان میں سے ویدروپی گیان کو دیبھاگ کرتا ہے - اس لئے وہ ویدوں کا کرتا کہلاتا ہے - اگر وید اسکا مکمل گیان ہوتے تب وہ ویدوں کا کرتا نہ کہلاتا کرموں کے پھل کی بابت مہرشی ویاس لکھتے ہیں کہ کرموں کا پھل ملتا ہے - مگر نہیں بھی ملتا - کیونکہ پھل کا ملنا کرم کرنیوالے کی نیت پر منحصر ہے ایک شخص وید (طبیب) ہے - اس کے ہاتھ سے ایک مریض اسکی کسی غلطی سے مرجاتا ہے - مگر وید مجرم نہیں سمجھا جاتا - اسلئے کہ اسنے دانستہ نہیں مارا ہے - اور ایک شخص گولی کسی جانور کو مارتا ہے مگر اس سے کوئی انسان مرجاتا ہے - اس حالت میں چونکہ اسکا ارادہ انسان کے قتل کا نہ تھا - مگر غلطی سے یہ فعل ہوگیا وہ اسکا کسیقدر سزاوار ہے - لیکن ایک شخص نے کسی کو قتل نہیں کیا - مگر قتل کرنے کی نیت کرلی - وہ قتل کرنے سے پہلے سزائے قتل کا مجرم ہوچکا ہے - اسی طرح ہر ایک شخص کے پاؤں کے نیچے آکر ہر روز نمعلوم کس قدر چیونٹیاں مرتی ہیں - مگر کوئی شخص اس بات کا ذمہ وار نہیں ہے کیونکہ چیونٹیاں اگر دانستہ اور دیکھکر پاؤں سے کچلدی جائیں تب تو وہ اسکے خراب پھل کا ذمہ وار ہے ورنہ ویسے نہیں جیو اور برہم کا بھید بھی بتلایا گیا ہے - اور ابھید بھی اسطریق پر کہ فاصلہ تین طرح کا ہوتا ہے - کال کا - دیش کا - گیان کا - جیو اور برہم میں کال کی دوری نہیں - کیونکہ دونوں نتیہ ہیں - اور دیش کی بھی دوری نہیں کیونکہ برہم سروویاپک ہے - البتہ برہم اور جیو میں گیان کی دوری ہے - مگر جب جیو کو یہ گیان ہو جاتا ہے - کہ برہم میرے آتما کے اندر ہے تب یہ دوری جاتی رہتی ہے - اور اسطرح کوئی بھید نہیں رہتا - لیکن پھر بھی جیو برہم نہیں ہو سکتا اور نہ جیو اپنے آپکو برہم جانتا ہے - ورنہ ایسا جاننا سدھانت کے خلاف ہے -

مہرشی ویاس کی تصانیف میں سے مشہور تاریخی کتاب مہابھارت بھی ہے - اگرچہ آجکل بہت کچھ [illegible]

واضح ہوتا ہے کہ زمانہ میں مہابھارت ... ہزار ... شلوک تھے۔ لیکن آجکل مہابھارت
میں قریباً ایک لاکھ ۲۴ ہزار شلوک ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مہابھارت میں
ایک لاکھ پندرہ ہزار دو سو شلوک اضافہ کئے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مہابھارت میں
بہت سی باتیں واقعات و دلایل کے خلاف ہیں۔ لیکن باین ہمہ آریہ سماجوں جیسی
خالص دہارمک سوسائٹیوں میں اسکی کتھا کیجاتی ہے۔

مہرشی یاگیہ ولکیہ

مہرشی یاگیہ ولکیہ چاروں ویدوں اُپ ویدوں۔ ویدانگوں اپانگوں وغیرہ کے زبردست عالم۔ تپسوی اور برہم گیانی تھے۔ ان کا زمانہ آج سے ۵۰۰۰ سال پہلے تھا۔ یہ متھلا دیش کے مہاراجہ جنک ودیہہ کے درباری رشیوں میں سے تھے۔ اور سب رشیوں میں ممتاز درجہ رکھتے تھے۔ ان کی دو استریاں تھیں۔ ایک کا نام کاتیاینی اور دوسری کا نام میترئی تھا۔ کاتیاینی خانہ داری کے کاروبار سے دلچسپی رکھتی تھی۔ مگر میترئی زبردست پنڈتہ ایشور بھگت اور دنیاوی خواہشات سے آزاد تھی۔ اس نے برہم ودیا اپنے واجب التعظیم پتی سے ہی حاصل کی تھی۔ مہرشی یاگیہ ولکیہ کی عزت مہاراجہ جنک ودیہہ بہت کچھ کرتے تھے۔ ایک مرتبہ مہاراج جنک نے یہ معلوم کرنے کے لئے۔ کہ آجکل دنیا بھر میں کون سب سے زیادہ برہم گیانی ہے۔ یہ اعلان کیا تھا کہ جو سب سے زیادہ برہم گیانی ہوگا اُسکو یگیہ شالا میں خاص عزت کے ساتھ ایک ہزار گائیں جنکے سینگوں پر سونے کی سنگوٹیاں چڑہی ہوئی تھیں۔ نذر کیجائینگی۔ چنانچہ ہزار ہا رشی مہرشی جمع ہوئے۔ سب کے سامنے جنک ودیہہ نے یہ اعلان کیا مگر سب خاموش اور ایک دوسرے کے مُنہ کو دیکھتے تھے۔ مہرشی یاگیہ ولکیہ اُٹھے اپنے شاگرد کو حکم دیا۔ پیوکتکاری! ان گایوں کو ہانک کر گھر لیجاؤ۔ چنانچہ پیوکتکار سب گایوں کو لیگیا۔ حاضرین دنگ تھے۔ کچھ دیر بعد یکے بعد دیگرے چند رشیوں نے اُٹھکر یاگیہ ولکیہ سے سوالات کئے مگر سب لاجواب ہوگئے آخر کار اس مجمع میں سے واچکنوی

گارگی ... جاتا ہے کہ یہ قائم دنیا پانی سے کپڑی اور سمٹی ہوئی ہے مگر پانی کس پر لپٹا اور گتھا ہُوا ہے؟

یاگیہ ولکیہ۔ وایو لوک پر۔ گارگی۔ وایو لوک کس پر لپٹا اور گتھا ہے؟ یاگیہ ولکیہ۔ گندھرب لوک پر۔ گارگی۔ گندھرب لوک کس پر لپٹا اور گتھا ہے؟ یاگیہ ولکیہ۔ آدتیہ لوک پر۔ گارگی۔ آدتیہ لوک کس پر لپٹا اور گتھا ہے؟ ۔ یاگیہ ولکیہ۔ چندر لوک پر۔ اسی طرح جب یاگیہ ولکیہ نے بتلایا کہ چندر لوک نکشتروں پر لپٹا اور گتھا ہے۔ اور یہ دیولوک پر اور دیو لوک اندر لوک پر۔ اندر لوک پرجاپتی لوک پر اور پرجاپتی لوک برہم لوک پر لپٹا اور گتھا ہوا ہے۔ تب گارگی نے پوچھا۔ برہم لوک کس پر لپٹا اور گتھا ہے؟

یاگیہ ولکیہ۔ (ناراض ہوکر) گارگی ایسا نامناسب سوال نکر مبادا تیرا سر نیچے آرہے تو پرماتما کی نسبت نامناسب لفظ استعمال کرتی ہے۔ پرماتما سوال میں نہیں آسکتا۔ بس خاموش رہ۔ اس کے بعد گارگی نے یہ دو سوالات کئے۔

سورگ کے اوپر زمین کے نیچے۔ نیز یہ دونوں اور جسکو گذشتہ حال مستقبل کہتے ہیں یہ سب کس پر لپٹے اور گتھے ہیں؟ یاگیہ ولکیہ۔ یہ سب اکاش پر لپٹے اور گتھے ہوئے ہیں گارگی۔ اکاش کس پر لپٹا اور گتھا ہوا ہے؟ ۔ یاگیہ ولکیہ۔ اے گارگی! اس کو برہمن لوگ لازوال کہتے ہیں۔ وہ نہ طول ہے نہ عرض۔ نہ سرخ ہے نہ سیاہ۔ نہ سایہ ہے نہ تاریک۔ نہ اکاش ہے نہ سدار۔ نہ ذائقہ ہے نہ بو۔ نہ آنکھ ہے نہ کان نہ کلام نہ من۔ نہ سفید ہے نہ رنگین۔ نہ وزن ہے نہ تول۔ نہ وہ کھاتا ہے۔ نہ اُسکو کوئی کھاتا ہے۔ اُس لازوال کے حکم سے چاند۔ سورج۔ تارا گن۔ زمین وغیرہ سب اپنی اپنی جگہ قائم ہیں۔ دن رات۔ پکش۔ مہینہ۔ سال۔ گھنٹہ۔ لمحے۔ موسم۔ سب اسکے زیر فرمان ہیں۔ جو شخص اُس لازوال سے ناواقف ہے۔ وہ کتنے ہی کرم کرے۔ یگیہ کرے دان کرے۔ آخر کار جنم جنمانتر کے سلسلہ میں ہی پڑا رہتا ہے۔ مگر جو شخص اُس لازوال کا گیان رکھتا ہے۔ وہی سچا براہمن ہے۔ اور وہی اس بھو ساگر سے پار ہوکر مکت ہوجاتا

... اس کی بزرگی کو نمسکار کرتے ہوئے تسلیم
کرو۔ برہم ودیا کے متعلق تم میں کوئی ایسا نہیں ہے۔ جو اسکا مقابلہ کرسکے۔

آخرکار گارگی مہرشی یاگیہ ولکیہ کو نمسکار کر کے بیٹھ گئی۔ اور برہم گیانی یاگیہ ولکیہ ہی کو تسلیم کیا گیا۔

ایک مرتبہ مہرشی یاگیہ ولکیہ مہاتما جنک ودیہہ کو ویراگ کا اپدیش کر رہے تھے۔ مہاتما جنک ودیہہ نے کہا۔ "مہاراج! آپ ویراگ کا اُپدیش تو کرتے ہیں۔ مگر ویراگ کی شکل بنا کر نہیں دکھائی" مطلب یہ تھا کہ مہرشی یاگیہ ولکیہ گرہستی تھے۔ اور گرہستی ویراگ کا اُپدیش کرنیکا ادھکاری نہیں۔ تاوقتیکہ وہ سنیاسی نہو جائے۔ مہاتما جنک پر بھی یہ اعتراض ہو سکتا کہ وہ گرہستی ہوتے ہوئے ویراگ کا اپدیش کرتے تھے۔ لیکن چونکہ وہ ودیہہ مُکت تھے۔ لہذا وہ اس پابندی سے آزاد تھے۔

مہرشی یہ گفتگو سنکر گھر آیا اور اپنی دونوں استریوں سے کہنے لگا کہ اب ہم سنیاس آشرم میں پرویش کرتے ہیں۔ اور جسقدر دولت ہے۔ یہ تم دونوں تقسیم کر لو کاتیائنی تو خاموش رہی مگر میتری کہنے لگی۔ کہ آپ جس چیز کو اپنے لئے خراب سمجھ کر چھوڑتے ہیں وہ ہمارے سپرد کس لئے کرتے ہیں؟ کیا دولت سے میں پرم گتی (موکش) کو پراپت کر سکتی ہوں؟ کرپا کر کے فرمائیے کہ موکش کیونکر حاصل ہوتی ہے؟

اس موقعہ پر جو طویل اُپدیش مہرشی نے اپنی پتنی کو دیا تھا وہ برہدارنیک اپنشد میں مفصل درج ہے۔ ہم اسکا صرف خلاصہ ناظرین کی معلومات کیلئے دیتے ہیں۔

مہرشی یاگیہ ولکیہ میتری سے فرماتے ہیں۔

تُو پتی کی وجہ سے پتی کو پیار نہیں کرتی بلکہ اپنے آتما کیلئے پیار کرتی ہے۔ استری استری ہونیکی وجہ سے پیاری نہیں بلکہ آتما کیوجہ سے ہے۔ لڑکا لڑکا ہونیکی وجہ سے پیارا نہیں۔ بلکہ آتما کی وجہ سے پیارا ہے۔ برہم بھی بہ حیثیت برہم کے پیارا نہیں بلکہ اپنے آتما کیلئے پیارا ہے۔ اسی طرح تمام اشیا و صرف آتما کی وجہ سے پیاری ہیں۔ اس آتما ہی کے جاننے سے تمام پدارتھ کا گیان ہوتا ہے

مطابق مدتوں تک اسی طرح ہمارا جنم پاتا رہتا ہے۔ جب اسکو تو گیان ہوتا ہے تب ہی۔ اس جھگڑے سے الگ ہوکر پرم آنند موکش کو پاتا ہے۔ اے میتری! تین چیزیں ازلی ہیں۔ یعنی پرماتما۔ آتما اور پرکرتی۔ اور پرکرتی کے تین گُن ست رج۔ تم ہیں۔ ان تین گنوں سے سب سے پہلے مہت تتو پیدا ہوتا ہے۔ اس سے اہنکار اور اہنکار سے پنچ تن ماترا اور ان سے پنچ مہابھوت پیدا ہوتے ہیں۔ یہ پنچ مہابھوت۔ اکاش۔ وایو۔ اگنی جل۔ پرتھوی ہیں۔ انکو اپنچی کرت کہتے ہیں۔ پھر ان کا باہمی ملاپ ہوتا ہے۔ اس ملاپ سے جو کچھ پیدا ہوتا ہے۔ اسکا نام پنچی کرت ہے۔ یہ پنچی کرت تو پچیس ہیں اور اس طرح پیدا ہوتے ہیں۔ (۱) اکاش سے کام۔ کرودھ۔ شوک۔ موہ۔ بھئے۔ (۲) وایو سے چلن۔ بلن۔ دھاون۔ پرسارن۔ آکنچن۔ (۳) تیج (اگنی) سے۔ بھوک۔ پیاس۔ سستی نیند۔ رونق۔ (۴) جل سے۔ منی۔ خون۔ تھوک۔ پیشاب۔ پسینہ۔ (۵) پرتھوی سے۔ ہڈی گوشت۔ نبض۔ پوست۔ بال یہ پچیس تتو پنچی کرت ہیں۔ پانچ کرم اندری اور پانچ گیان اندری اور انتہ کرن بھی اپنچی کرت بھوتوں سے بنتے ہیں۔ اور پانچ پرانوں کی بھی انہی بھوتوں سے پیدایش ہوتی ہے۔ گیان اندریوں کے وشئے یہ ہیں۔ شبد۔ سپرش روپ۔ رس۔ گندھ۔ اور کرم اندریوں کے وشئے یہ ہیں۔ بچن۔ آدان۔ گمن۔ رتی بھوگ مل تیاگ۔ اور انتہ کرن چار اشیاء کا مجموعہ ہے۔ یعنی من۔ بدھی۔ چت۔ اہنکار۔ اس انتہ کرن کے وشئے یہ ہیں۔ سنکلپ۔ وکلپ۔ نشچے۔ چنتن۔ خودداری یہ سب اشیاء آتما نہیں بلکہ آتما ان سب سے الگ چیتن پدارتھ ہے۔

غرض یہ اپدیش بہت طویل ہے۔ آتمک گیان سے دلچسپی رکھنے والے اسکی تفصیل برہدارنیک اپنشد میں پڑھیں۔

مہرشی یاگیہ ولکیہ کی تصنیف سے یاگیہ ولکیہ سنگھتا بھی ہے۔ یہ بھی قابل دید کتاب ہے۔ اسمیں یوگ اور جسم کی اندرونی حالت پر بحث کی گئی ہے۔ اسمیں بتلایا گیا ہے۔ کہ جسم کے اندر بہت ناڑیاں ہیں مگر ان میں تین ناڑیاں۔ ایڑا۔ پنگلا۔ سشمنا بہت شریشٹ

یہاں سے ہی سب ناڑیاں
جسم کے باقی حصے میں جاتی ہیں۔ کند چار انگل لمبا اور اتنا ہی چوڑا ہے۔ سشمنا ناڑی یہاں سے نکل کر آدھار چکر میں آتی ہے۔ اور وہاں سے دیگر چکروں میں ہوتی ہوئی کنٹھ چکر میں آتی ہے۔ اس سے آگے وہ ابروؤں کے درمیانی حصہ میں پہونچتی ہے اور وہاں سے اسکا ایک حصہ دماغ تک پہونچا ہے۔ نیز یوگ کے متعلق اس کتاب میں بڑی سوکشم باتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ یاگیہ ولکیہ مشہور رشی اوالک اردنی کا شاگرد تھا۔ اوالک آرونی کے حالات اس سے زیادہ نہیں ملتے۔ کہ وہ بڑا تپسوی اور برہم گیانی تھا۔ یاگیہ ولکیہ آخر کار سنیاسی ہو گیا تھا۔ اسکے ساتھ ہی اسکی ایک استری میتریئی بھی تارک الدنیا ہو کر جنگل میں تپ کرنے چلی گئی تھی۔ میتریئی کا تپ مشہور ہے صرف نباتات کے پتے اسکی ستر پوشی کرتے تھے باقی تمام جسم برہنہ رہتا تھا۔ آخر کار اپنی ہستی کو بھی فراموش کر بیٹھی تھی۔ یاگیہ ولکیہ اور میتریئی دونوں جیون مکت ہو گئے تھے۔

مہرشی سوامی شنکر اچاریہ

ملک دکن کے علاقہ مالابار میں دریائے پورنا کے کنارے وِش نامی پہاڑی پر کالٹی نامی ایک گاؤں تھا جس میں خصوصاً براہمنوں ہی کی آبادی تھی سوامی شنکر آچاریہ جی کے باشندے تھے۔ ان کے پتا کا نام شیوگورو تھا۔ سوامی شنکر اچاریہ نے باقاعدہ گورو کل جاکر تعلیم حاصل کی تھی۔ ان کا زمانہ مہاراج وکرما دیتہ سے پہلے کا ہے جسکو اب تک قریباً بائیس سو سال ہو چکے ہیں چھوٹی عمر میں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا بوڑھی ماں نے تعلیم کی تکمیل کرائی تھی۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد شنکر سوامی نے ارادہ کر لیا تھا۔ کہ بال برہمچاری رہونگا۔ شادی کا جھگڑا فضول ہے۔ انہوں نے جلد ہی مہاتما گوبند آچاریہ سے سنیاس لے لیا تھا۔ جسکے بعد انہوں نے نہایت سرگرمی

نظر آیا۔ اور وہ برابر سے گذرنے لگا۔ شنکر نے کہا "فاصلہ سے گذرو"۔ چانڈال کہنے لگا۔ مہاراج! شاستر بتلاتے ہیں کہ آتما نردوش۔ نرلیپ اسنگ ہے۔ آتما آتما میں کوئی فرق نہیں پھر آپ نہ معلوم میرے پاس سے گذر جانے پر کیوں گھبراتے ہیں۔ جو آپ ہیں وہی میں ہوں۔ پھر یہ فرق کیسا؟۔ آتما نہ براہمن ہے نہ چانڈال ہے پھر آپ نے کسطرح سمجھ لیا کہ آپ براہمن ہیں اور میں چانڈال ہوں۔ آتما یہ جسم بھی نہیں۔ بلکہ یہ جسم پانچ بھوتوں کا بنا ہوا ہے۔ وہی پانچ بھوت آپکے جسم میں ہیں۔ وہی میرے جسم میں ہیں۔ آپ سنیاسی بن گئے ہیں۔ مگر باتیں بالکل اگیانیوں جیسی کرتے ہیں"۔ شنکر سوامی نے تمام الفاظ کو غور سے سُنا اور پھر بڑی عاجزی کے ساتھ چانڈال سے کہنے لگے۔ آپ نے جو کچھ فرمایا ہے۔ بالکل درست ہے۔ میں اس خیال کو چھوڑتا ہوں کہ آپ چانڈال ہیں۔ نہیں نہیں۔ آپ چانڈال نہیں بلکہ آپ تو آتمک گیان رکھنے والے ہیں۔

یہاں سے شنکر سوامی اور کئی جگہ چکر لگاتے رہے۔ اس اثنا میں انکو کئی قابل شاگرد بھی مل گئے تھے جن سے انکو وید پرچار کے کام میں بڑی مدد ملی۔ شنکر سوامی کے شاستر ارتھ پاشوپت مت والوں سے بڑے زبردست ہوئے جن میں شنکر سوامی کامیاب رہے۔ پہلے وہ دویت کے معتقد تھے لیکن ایشور بھگتی کی خاص لگن نے انکو اس درجہ اپنی طرف کھینچ لیا تھا کہ وہ سوائے ایشور کے اور کچھ مانتے ہی نہ تھے اُن کا یہ درجہ بہت بلند درجہ تھا۔ گویا یہ کہنا چاہیئے کہ وہ شریعت سے گذر کر طریقت کے ارفع و اعلےٰ چٹان پر کھڑے ہو گئے تھے جہاں سے انکو سوائے ایک ایشور کی ذات و صفات کے اور کچھ نظر ہی نہ آتا تھا۔ بعض ناواقف انکو مایا وادی کہتے ہیں اور انکی اعلےٰ پوزیشن کو نہیں سمجھتے۔ شنکر سوامی کو ویدوں سے اس درجہ پریم تھا کہ وہ چاہتے تھے۔ تمام دنیا ویدک دھرمی ہو جائے۔ اور اس غرض کی تکمیل کیلئے انہوں نے ایسے ایسے گشت اٹھائے اور ایسے ایسے دشوار گذار مقامات

کہ کمارل بھٹ آچاریہ بہت زبردست وِدوان ہے۔ اُس سے وید پرچار کے کام
میں بڑی امداد ملیگی چنانچہ وہ کمارل بھٹ کے پاس پہونچے مگر ایسے وقت پہونچے
کہ جب کمارل بھٹ چتا پر بیٹھ کر اپنا جسم جلانے کی تیاری کر چکا تھا۔ کمارل بھٹ
نے بودہوں کی پاٹھ شالا میں داخل ہوتے ہوئے جھوٹ بولا تھا کہ وہ براہمن نہیں بلکہ
بودہ ہے وہ بودہ شاستر پڑہنا چاہتا تھا تاکہ اسکے بعد بودہوں سے شاستر ارتھ کر
کے انکو ویدک دہرم کی شرن میں لائیے۔ صرف اس جھوٹ کا پرائشچت کرنے
کے لئے اس نے اپنے اُس جسم کو جس سے جھوٹ بولا تھا۔ جلا دینا بہتر سمجھا۔
اس نے شنکر سوامی کو منڈن پنڈت کا پتہ دیا کہ وہ تمہارے کام میں بڑا مددگار
ثابت ہوگا۔ بشرطیکہ تم اسکو اپنے خیالات کا کر لو۔ منڈن جیو۔ برہم اور پرکرتی
تینوں پدارتھوں کے ماننے والا تھا۔ اور شنکر اسدرجہ کو پہونچے ہوئے تھے۔ کہ جہاں
ان کو ہر جگہ صرف ایک برہم ہی برہم معلوم ہوتا تھا۔ چنانچہ شنکر سوامی وہاں سے سیدہے
منڈن پنڈت کے مقام کیطرف روانہ ہوئے اور اُس سے شاستر ارتھ اس شرط
پر شروع کیا کہ اگر وہ ہار جائے تو سنیاسی ہوکر وید پرچار کرے اور اگر شنکر سوامی ہار
جائیں تو منڈن کیطرح گرہستی بن جائیں گے۔ اس زبردست شاستر ارتھ میں کوئی
ایسا وِدوان نظر نہ آیا۔ جسکو مدہست مقرر کیا جائے۔ چنانچہ شنکر سوامی نے منڈن
کی استری سرسوتی دیوی کو مدہست مقرر کیا۔ جو نہایت وِدوان اور زبردست
پنڈتہ تھی۔ شاستر ارتھ کئی روز تک جاری رہا۔ منڈن پنڈت نے اپنے سدہانت
کے منڈن میں بڑی بڑی دلایل پیش کیں مگر شنکر سوامی کی اعلےٰ قابلیت نے ان
سب کو رد کر دیا۔ آخر کار سرسوتی دیوی نے فیصلہ اپنے پتی کے خلاف دیا۔
لیکن اس کے بعد سرسوتی نے کہا کہ ابھی آپ نے میرے پتی پر پوری فتح نہیں پائی
جبتک کہ آپ مجھکو نہ لاجواب کر دیں میں اپنے پتی کی اردہانگی ہوں۔ اب میرے ساتھ
شاستر ارتھ کیجیے۔ چنانچہ سرسوتی کے ساتھ شاستر ارتھ بہت دنوں تک جاری رہا اور
اسکو بھی آخر کار شنکر سوامی کی فضیلت تسلیم کرنی پڑی۔ جسکے بعد منڈن پنڈت نے

ہے - آتما یں نہیں ہوتی - جسم چونکہ نوعیت رکھتا ہے - اسلئے وہ آتما نہیں - لوگ بھرانتی کی وجہ سے کہدیا کرتے ہیں کہ یہ جسم میرا ہے - یہ گھر میرا ہے - مگر دراصل نہ جسم اُنکا ہے نہ گھر اُنکا ہے - وہ کیول آتما ہیں - گیان اندریاں اور کرم اندریاں وغیرہ بھی آتما نہیں بلکہ وہ آتما کے اوزار ہیں آتما انسے الگ ہے - اے ششش! ان سب چیزوں کو مادی اور فانی سمجھ کر اپنے آپکو پہچان - وویک حاصل کرکے آتما کو پرماتما سمجھ اسی گیان سے تیری موکش ہوگی - آتما اور پرماتما یں کوئی بھید نہیں ہے پرماتما موصوف ہیں - آتما صفت ہے - موصوف اور صفت الگ الگ نہیں ہوتے اپنی ہستی کا خیال فراموش کرکے صرف ایک پرماتما کی دُھن میں محو ہوجا - اسی محویت سے موکش ملتی ہے - اور یہ محویت اہنکار کے دُور ہونے پر نصیب ہوتی ہے - یہاں پہونچکر جیو اور برہم میں بھید نہیں رہتا - جیو ہر طرف برہم ہی برہم کو دیکھتا ہے - اور برہم ہی کے مہان آنند میں مگن رہتا ہے - یہی پرم گتی ہے - یہی موکش ہے اور یہی حالت بندھن کا ناش کرنیوالی ہے - پھر بندھن کا سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے - اور یہ حالت کرم کانڈ سے پراپت نہیں ہوتی کیونکہ کرم کرتے ہیں الجھاؤ رہتا ہے کہ ہم نے ایسے کرم کئے ہیں اور اُنکے ایسے پھل ملینگے - یہ خیال جیو کو بندھن میں ڈالے رکھتا ہے اے ششش! تو گیان حاصل کر اسی سے تیرا کلیان ہوگا -

غرض منڈن پنڈت کو سنیاسی بناکر شنکر سوامی نے وید پرچار کا سلسلہ زیادہ مضبوطی سے شروع کردیا - انکو کاپالک مت والوں سے بڑی تکالیف پہونچیں - یہ لوگ ہر وقت شراب میں غٹ رہتے تھے - مانس خوری کرتے تھے انسانوں کے سر بھون کر کھا جاتے تھے شنکر سوامی نے ان میں سے ہزاروں آدمیوں کو ویدک دھرمی بنایا یہ شنکر سوامی ہی کا کام تھا کہ بودھ مت کاپالک مت پاشوپت مت اور جین والوں کو بار بار شکستیں شاستر ارتھ دوارا دیکر بھارت بھومی کو از سر نو ویدروپی سورج کی کرنوں سے منور بنایا تھا - افسوس ہے - کہ وہ رشی صرف بتیس سال کی عمر میں بھگندر کی بیماری سے کشمیر میں پرلوک کو سدھار گیا - اگر وہ کچھ سال اور زندہ

شنکر سوامی نام کو اپدیش کرتے ہیں وہ شک غلطی پر ہیں - وہ لوگ ذرا ذرا سی باتوں
کے الجھاؤ اور اہنکار میں پڑے ہوئے نہ معلوم کس طرح "اہم برہم" کا راگ گاتے
ہیں - وہ پہلے اپنی ہستی کو تو معلوم کریں کہ وہ ہیں کون ؟ - اس کے بعد اپنی ہستی
محو کر کے اس درجہ کو پہونچیں جہاں شنکر سوامی اور ایسے ہی دوسرے کئی مہان
پُرش پہونچے تھے - پھر اُن کا یہ کہنا درست ہو سکتا ہے کہ ہر طرف ایک برہم ہی برہم
ہے - اور کچھ نہیں - یہ بہت بلند درجہ ہے ہر ایک شخص نہیں پہونچ سکتا - تاوقتیکہ وہ
خاص دویک حاصل نہ کرے -

مہرشی وسشٹ اور وشوامتر

وسشٹ کے باپ کا نام متراورن اور ماں کا نام کمبھ تھا ۔ انکی شادی مہرشی نارد کی ہمشیرہ
ارندھتی سے ہوئی تھی - مگر یہ نارد وہ نہیں ہیں - جو دیورشی کہلاتے تھے اور جنکا حال اس کتاب
میں کسی دوسری جگہ ہے - بلکہ یہ نارد نام کے دوسرے مہرشی تھے - وسشٹ نام کے بھی کئی رشی ہوئے
ہیں - اور انکے زمانوں میں بھی فرق ہے مگر یہ مہرشی وسشٹ جنکا ذکر ہم کرتے ہیں - وہ ہیں جو مہاراجہ
دشرتھ کے راج پروہت تھے - انکے گورو کا نام کوشک رشی تھا یہ بڑے تپسوی تھے ۔ رشی
وشوامتر ان کے ہمعصر تھے ۔ وشوامتر کشتری تھے ان کا باپ مہاراجہ گادھی والئے قنوج تھا ۔
وشوامتر ایک مرتبہ مہرشی وسشٹ سے اُن کی گائے زبردستی لینا چاہتے تھے - مگر وسشٹ کے تمکی
بل کے باعث وہ مع اپنے لشکر کے گائے کو کھول بھی نہ سکے - رشی کی یہ طاقت دیکھ کر وشوامتر حیران
رہ گئے اور ارادہ کیا کہ راج پاٹ چھوڑ کر یہ آتمک بل وہ خود بھی پیدا کریں - چنانچہ وہ تپ کرنے لگے
انکی زبردست تپیا مشہور ہے - انکو سب لوگ براہمن ماننے لگے تھے - لیکن چونکہ اُن میں غرور تھا
اسکی وجہ سے وسشٹ انکو براہمن نہیں مانتے تھے - اس خفا میں آکر وشوامتر نے وسشٹ کے
کئی لڑکوں کو بھی مار دیا - مگر وسشٹ اپنی ہی بات پر قائم رہے جب تنگ آکر وشوامتر نے وسشٹ کے استقلال
اور انکی بزرگی کو تسلیم کیا اور انکے چرنوں میں اپنا سر جھکا دیا - تب وسشٹ نے انکو براہمن تسلیم کیا تھا ۔

دیورشی نارد

نارد کا نام عام طور پر مشہور ہے۔ بہت سی کتب میں نارد کے نام سے کئی طرح کے بیہودہ اور خراب واقعات کا تعلق ظاہر کیا گیا ہے۔ گویا جہاں کوئی واقعہ آفرینی کا موقعہ پیش آیا جھٹ نارد کا نام اس سے منسوب کر دیا گیا۔ اور اس کے علاوہ نارد کو عام ہندو لوگ نہائت دراز عمر والا سمجھتے ہیں۔ یعنی برہما کے بعد بھی نارد کا ہونا بتلایا جاتا ہے اور پھر موجودہ دیوسوت منو کے وقت بھی سپت رشیوں میں بعض لوگوں نے نارد کا نام بتلایا ہے۔ ازاں بعد مہاراج رامچندر کے وقت اور پھر جنگ مہابھارت کے زمانہ میں بھی نارد کا ہونا لکھا گیا ہے۔ اور عام خیال ہے کہ وہی ایک نارد جنگ مہابھارت تک زندہ رہا ہے۔ لیکن یہ عام خیال غلط ہے۔ دراصل نارد نام کے رشی کئی کئی ہوئے ہیں۔ پہلے نارد رشی نے اپنا نام رجسٹرڈ نہیں کرا لیا تھا کہ اُنکے بعد کوئی شخص یہ نام نہ رکھتا۔ ہم جس نارد کے مختصر حالات لکھتے ہیں وہ پہلے نارد ہیں جو برہما کے زمانہ میں تھے۔ ان کو دیو رشی کہا جاتا تھا۔ اور رشیوں میں ان کو ممتاز درجہ حاصل تھا۔ پہلے یہ معمولی آدمی تھے مگر ان کو یہ تمام فضیلت صرف رشیوں کی سیوا اور سنگت سے حاصل ہوئی تھی۔ ان کی پرورش صرف انکی غریب ماں نے کی تھی۔ انکی ماتا بھی رشیوں کی سیوا کیا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ برہما کے دو پُتر سنک اور سنندن معہ دیگر مہاپرشوں کے رشیوں کے آشرم میں آئے۔ تو نارد نے انکا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ نارد رشی کو علم موسیقی میں بڑا کمال حاصل تھا۔ ان کے گانے پر عالم وجد طاری ہو جاتا تھا۔ نارد رشی خود اپنے متعلق اس طرح کہا کرتے تھے کہ مہاتما پرشوں کے فیض صحبت نے مجھ میں بڑا اثر کیا۔ میں نے اُن کے پاک مقناطیسی اثر کو اپنے دل میں جذب کر لیا۔ اور میرے دل کی تمام چھپی ہوئی طاقتیں خود بخود ظاہر ہو گئیں میں ابتدائے عمر سے بے باک تھا۔ رشیوں نے میری قدرتی بیباکی کو پسند کیا۔ صبح و شام جب وہ سندھیا سے فارغ ہوتے اور ایشور کی اُپاسنا میں تمام وید منتر گانے لگتے۔ میں اُن کے لہجہ کی دل ہی میں نقل اُتارا کرتا۔ مجھ میں دھرم کا پیار بہت تھا۔ ایک دن میں رشیوں کی طرح خوش الحانی سے سام وید گانے لگا۔ جس نے سُنا وہ سرور کی حالت میں آگیا۔ رشی کہنے لگے "یہ کوئی دلکش بالک ہے" اور مجھ کو دھرماتما اور سچا حق پرست سمجھ کر ویدوں کے ذریعہ ایشور کا گیان عطا کیا۔ یہ میری بزرگی کی مختصر کہانی ہے۔ رشیوں کے فیض صحبت اور اُن کی نگاہ مہر آلود کی برکت نے مجھ کو فضیلت کا

جلالی صورت کا درشن کرلیا۔ خوشی اور وجد میں آکر ناچنے لگا۔ مستی اور مدہوشی کی حالت طاری ہوئی۔
اور دم کے دم میں مجھ کو جسم کے سفلی طبقہ کے اوپر آتما کے درشن تھا۔ ویر پا اور لطیف مسکن پر جگہ دیگئی
ماں کو میرے ساتھ گہری محبت تھی۔ میں اُسکا اکلوتا بیٹا تھا۔ اُس کی آنکھوں کا تارا۔ جان ومال سے
پیارا۔ اس نے میری حالت دیکھی۔ اور سمجھ گئی۔ نار پہر آلہی نازل ہوئی میرے استغراق ومحویت
سے اُسکو خوشی حاصل ہوئی۔ کیونکہ جس ماں کے پیٹ سے بھگت پیدا ہوتا ہے۔ وہ ماتاؤں میں
مبارک سمجھے جانے کے قابل ہے۔

میں نے ماں سے ایک دن کہا ماتا! اگر اجازت ہو تو میں بن میں رہکر باقی زندگی بسر کروں ماں نے
جواب دیا۔ ایشور بھگتی سے بہتر کوئی کام نہیں ہے۔ مگر یہ خطرے سے خالی نہیں جیسے اور کاموں کیلئے
تجربات اور مشاہدات کی ضرورت ہے ویسے ہی اسمیں بھی بتدریج اپنی واقفیت کے وسیع کرتے
جانے کی ضرورت رہتی ہے۔ میری سمجھ میں تو سب سے پہلے ملکوں کی سیر کر۔ تاکہ ایشور کی صناعی
کا تماشہ دیکھتا ہوا یہ آسانی تیرا کام ہو۔ یہہ بھی بھگتی ہے۔ کیونکہ اسطریق سے قدم قدم پر
بیحد اور بے حساب قدرت کی یاد دہانی ہوتی رہے۔ میں نے ماں کو نمسکار کیا۔ اور اُسی وقت
دنیا کی سیر کے ارادہ سے باہر نکلنا چاہا۔ ماں نے کہا نارد! کیا تو اپنی ماں کو اس بڑھاپے میں اکیلی
چھوڑ جائیگا؟ میں نے اُس کو بھی اپنے ساتھ لیا۔ اور ہاتھ میں دوتارا لیئے ہوئے سننے والوں کو
حقانی راگ سناتا ہوا دنیا کے چکر لگانے لگا۔

پانچ برس سفر میں صرف ہوئے۔ مختلف ملکوں کی سیر ہوئی۔ کتنے شہر جنگل وبیابان دیکھے مجھ
سے بات چیت کرنے کیلئے پانی کی روانی کو زبان مل جاتی تھی۔ جب ہوا کے جھونکوں سے درختوں کے
پتے آپس میں ٹکراتے تھے۔ اُن کی آواز میں مجھ کو خوشی کا نغمہ سنائی دیتا تھا۔ دنیا واقعی ایک عجیب وغریب
کتاب ہے۔ جو خاص پرماتما کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ ماتا نے سچ کہا تھا۔ جو شخص اسطرح براہ راست
دنیا سے سبق لینا چاہتا ہے۔ اُس کے لیئے ہر جگہ ہر وقت اور نظارہ میں سمادھی کا سرور موجود ہے
اور اُس کو قیمتی علم عرفان کا خزانہ عطا کیا جاتا ہے۔

راستہ میں ماں کو سانپ نے ڈس لیا۔ اُس نے مرتے وقت مجھکو یہ دُعا دی کہ تجھ کو ایشور کی سچی
بھگتی پراپت ہو۔ میں نے اُس کا مرتک سنسکار کیا۔ اور پھر کچھ دنوں اور دنیا میں گھومتا پھرتا رہا۔

کی ... کا ہر پردہ جو ہر لحظہ نظر آتا ہے اٹھا لیا۔

نارد نے دل میں کہا "مجھ کو اب بھی وصال کا درجہ حاصل ہے"۔

ایک جگہ سمندر کے کنارے ایک چھوٹی سی چڑیا اُس کے پانی کو چونچ سے اُلچ اُلچ کر خشکی کی طرف پھینک رہی تھی۔ سوال کیا گیا وہ کیوں کر رہی ہے۔ جواب ملا سمندر کی لہریں اُس کے انڈے کو بہا لے گئیں وہ چاہتی ہے کہ اُس سے بدلہ لے اور اپنی چونچ سے اُسکے پانی کو باہر پھینک کر خشک کر دے۔ نارد کہنے لگے اُس چڑیا کی ہمت کے پردہ میں کیسے استقلال اور اولوالعزمی کی صورت چھپی ہوئی ہے۔ جو شخص پرماتما کے پریم کی آگ کو اپنے دل میں روشن کرنا چاہے۔ اُسکو بھی اسی طرح کا استقلال ہونا چاہیئے۔

نارد کی زندگی میں ایسے نصیحت آموز واقعات ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔ کو ہم کہاں تک ذکر کریں

مہرشی گوتم

مہرشی گوتم کو اب تک ۸۶۹۰۱۳ سال گذر چکے ہیں۔ کیونکہ اس کی پیدائش تریتا اور دواپر یگوں کی سندھی میں ہوئی تھی۔ بعض کتب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ مہرشی انگرا کا پوتا تھا۔ مگر یہ انگرا رشی وہ نہیں ہے۔ جو مہرشی اتھی کے وقت تھا۔ اور جسکے ہردے میں اتھرو وید کا گیان پرماتما کی طرف سے ہوا تھا۔ بلکہ یہ کوئی اور انگرا رشی تھا۔ گوتم عالم طفولیت ہی سے بڑا ہوشیار اور تیز فہم تھا۔ اس کی طبیعت بچپن میں تھی اپنے ویرگیہ تما نامی مشہور رشی سے تعلیم و تربیت حاصل کی تھی۔ جو کوہ ہمالہ کی ایک شاخ پر رہا کرتا تھا۔ اس رشی نے اپنی اعلےٰ تعلیم سے گوتم جیسا مہرشی پیدا کیا۔ گوتم نہ صرف ویدوں اور ویدانگ ہی وغیرہ کا عالم تھا۔ بلکہ مختلف علوم و فنون میں بھی اس کو کامل واقفیت حاصل تھی۔ اور یہ مسلمہ امر ہے۔ کہ جو شخص ویدوں کا پورا عالم ہوگا۔ اسکو تمام علوم و کمالات میں ضرور دسترس ہوگی۔ کیونکہ جملہ علوم و فنون کے بھنڈار وید مقدس ہی ہیں۔

گوتم کی شادی ایک رشی کی لڑکی اہلیا نامی سے ہوئی تھی۔ جو اپنے زمانہ کی نہایت ودوان استریوں میں شمار کی جاتی تھی۔ اس لئے گوتم کی علمی تحقیقات میں بہت امداد دی تھی۔ اس دیوی کی بابت جو قصہ مشہور ہے۔ اسکے متعلق ہم اس موقعہ پر لکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔ تاکہ پبلک کو اصل واقعہ سے واقفیت

گوتم اور اہلیا کے واقعہ کی اصلیت

موجودہ رامائن والمیکی میں اس موقعہ پر جبکہ رام چندر اور وشوامتر وغیرہ سدہ آشرم سے جنک پوری میں سیتا کے سوئمبر کیلئے جا رہے تھے یہ بیان آتا ہے۔ کہ وشوامتر اپنی مسافت کے ایک حصۂ ملک کا حالی سناتے ہوئے راجچندر سے بیان کرتے ہیں۔ کہ گوتم رشی بڑی تپسیا کرتے تھے اندر کو خوف ہوا کہ یہ میرا اندر آسن لینے والا ہے۔ اس لئے اندر نے ارادہ کیا۔ کہ گوتم کی تپسیا کو خراب کیا جائے۔ چنانچہ ایک روز جبکہ گوتم اپنی جھونپڑی سے باہر گئے تھے اندر نے آکر اہلیہ سے نفسانی خواہش پوری کی اور وہاں سے واپس جانے لگے تو راستہ میں گوتم آتے ہوئے ملگئے۔ انہوں نے اپنے تپ کے زور سے اندر کو دیکھکر ہی معلوم کر لیا۔ کہ یہ میری استری کی عصمت خراب کر آیا ہے۔ اسلئے گوتم نے اندر کو بددعا دی۔ کہ تیرے جسم میں آلہ تولید کی بجائے ہزار بھگ کے نشانات ہو جائینگے۔ اور جھونپڑی میں آکر اپنی استری اہلیا کو بددعا دی۔ کہ تو پتھر کی ہو جا۔ مگر بعد میں اہلیا کو بے قصور سمجھ کر یہ کہا۔ کہ جب رام چندر اوتار لینگے۔ تو ان کی قدمبوسی سے تو پھر اسی جسم میں آجائیگی۔

لہذا رشی وشوامتر نے بقول موجودہ رامائن کے یہ بیان کر کے راجچندر سے کہا کہ اب وقت آگیا ہے۔ کہ آپ پاؤں چھوا کر اہلیا کو اس مصیبت سے نجات دیجئے۔ چنانچہ رامچندر نے وہاں پڑے ہوئے پتھر کو لات ماری تو اہلیا اپنے سابقہ خوبصورت جسم کے ساتھ رامچندر کا دھنیباد کرتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوگی۔ یہ بیان دراصل ویدوں کے ایک نہایت لطیف تلازمے کو بگاڑ کر برہم دیورت کتاب اور موجودہ والمیکی رامائن میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ یہ تلازمہ وید میں دراصل سورج اور رات کا ہے۔

اندر سے پُر حرارت آفتاب مُراد ہے۔ جو تمام دنیا کی اشیاء کو روشنی بخشتا اور اعلےٰ درجہ کی قوت کا مخزن ہے۔ اسلئے اسکا نام اندر ہے۔ اہلیا رات کو کہتے ہیں۔ سورج یعنی اندر اہلیا کا جار (زائل کرنیوالا) ہے۔ اہلیا (رات) سوم (چاند) کی استری ہے۔ چاند کا نام گوتم ہے۔ لفظ گوتم کے لغوی معنے چھپنے والا ہے۔ اور گورا (لا انعام) کے ہیں۔ اس لئے گوتم سے چاند مراد ہے۔ چاند اور رات کو اس تلازمے میں مرد اور عورت کی نسبت دی گئی ہے۔ رات کو اہلیا اسلئے کہتے ہیں۔ کہ اسمیں اہر (دن) لے (زائل یا ختم) ہو جاتا ہے۔ چاند تمام جانداروں کو راحت بخشتا ہے۔ اور اپنی استری رات کو ہی

[illegible]

لمتا ہا چونکہ اندر یعنی سورج رات کی عمر کو گھٹاتا ہے۔ اس لئے اسکو جار کہتے۔ چنانچہ اسی بات کا پتہ براہمن میں یہ ذکر ہے۔

"جب چاند بر آمد ہوتا ہے۔ تو اپنے قدوم فرحت لزوم سے اہلیا کو مسرور کرتا ہے۔ اور سورج اس اہلیا کا جار یعنی فنا کرنیوالا ہے۔ دیکھو شت پتھ براہمن کانڈ ۳ ادھیائے ۳۔ براہمن ۱۔ کنڈکا ۱۸"

مشہور فاضل اجل کمارل بھٹا چاریہ نے بھی اس معاملہ پر مختصر بحث کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ اندر سورج کا نام اور اہلیا رات کا نام ہے۔ اندر اہلیا کا سایہ دور کر دیتا ہے۔ او گوتم سے چندرماں مراد ہے۔ گویا کمارل بھٹ بھی اس بیان سے متفق ہیں۔

غرض یہ تمام تلازمے ویدوں وغیرہ گرنتھوں کے ہیں۔ جنکو بعض خود غرض لوگوں نے بگاڑ کر اور کچھ اپنی طرف سے ملا کر رامائن برہم دیورت اور دیگر کئی کتابوں میں اضافہ کر دیا ہے۔

گوتم کا آشرم پہلے پریاگ (الہ آباد) میں تھا۔ پھر وہ متھلا دیش کے جنگل میں چلا گیا۔ اور وہیں اپنا آشرم بنا لیا۔ اس کے بعد وہ اہلیا سے علیحدگی کرنے پر کوہ ہمالہ کے ایک درے میں جا کر رہنے لگا۔ جہاں اس نے سالہا سال تک یوگ ابھیاس کیا۔ یہ مقام آجکل گوتم تیرتھ کے نام سے مشہور ہے۔ گوتم کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں تھی۔ لیکن کتاین اور نیپالی دو خاص شاگرد اسکے بہت مشہور تھے۔ انہوں نے گوتم سے اچھی طرح تعلیم پا کر دنیا میں اس کی اور اپنے استاد کے خیالات کی اشاعت کی تھی۔

مہرشی گوتم کے کئی لڑکوں میں سے شتانند بڑا عقلمند دوراندیش اور عالم تھا۔ یہ متھلا دیش کے مہاراجہ جنک کا لائق وزیر اور پروہت تھا۔ مہاراجہ جنک ہمیشہ ہر ایک معمولی سے معمولی اور اہم سے اہم کام میں اسی سے زیادہ تر مشورہ لیا کرتا تھا۔ شتانند میں وہ تمام قابلیتیں موجود تھیں جو مہرشی گوتم کے دماغ میں قدرتی طور پر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں۔

مہرشی گوتم کی ایک لڑکی بھی تھی۔ اس لائق اور دوان۔ لڑکی کا نام انجنی تھا۔ اس کے بطن سے وہ سورما اور اپنے زمانے کا لاثانی بہادر لڑکا پیدا ہوا تھا۔ جنکو ہنومان کہتے ہیں۔ یہ وہی ہنومان ہے۔ جو مہاراجہ رامچندر جی کا مشہور زبردست سپہ سالار فوج تھا۔ اس سے جو کچھ کارنامے ظاہر ہوئے ہیں۔ ان سے تمام ہندو قوم کا بچہ بچہ بخوبی واقف ہے۔ گوتم کا دوسرا لڑکا چرکاری تھا یہ بھی عزت و فضیلت میں اپنے زمانے کے رشیوں کے برابر خیال کیا جاتا تھا۔ اسکے جسقدر حالات

مہرشی گوتم اپنے زمانہ کا بیسواں ویاس تھا۔ ویاس کی پدوی اس شخص کو ملتی تھی۔ جو ویدوں
کا عالم باعمل ہو۔ اور ویدوں کی اہمیت اور ہوشنگا فیونگو اپدیش کے ذریعہ سے عام لوگوں تک پہنچائے۔ اس کے بعد کرشن دوپاین ویاس جو مہابھارت کا مصنف تھا۔ اس سلسلہ کا اٹھائیسواں ویاس تھا۔ اس کے بعد بھی چند ویاس ہو چکے ہیں۔

مہرشی گوتم بہت سی مشہور اور لاثانی کتب کا مصنف ہی تھا۔ علاوہ نیائے سوتر کے اسکی تصنیف کردہ گوتم سمرتی بھی دھرم شاستروں میں شامل سمجھی جاتی ہے۔ مگر نیائے درشن کتاب تو واقعی ایسی کتاب ہے کہ اسکو اگر علم وعقل کا ایک سمندر کہا جائے تو بالکل بجا ہوگا منطق کی ایسی کتاب نہ اس زمانہ قدیم میں تھی۔ اور نہ آجکل موجود ہے بلکہ یہ کہنا بالکل درست ہوگا کہ علم منطق کا موجد تمام دنیا میں اگر کوئی تھا تو وہ مہرشی گوتم ہی تھا۔ اسی کی تصنیف کردہ کتاب سے دنیا میں علم منطق کی بنیاد رکھی گئی۔

نیائے درشن میں پانچ باب ہیں اور ہر ایک باب میں دو دو فصلیں ہیں اور ہر ایک فصل میں کئی ایک پرکرن ہیں مہرشی گوتم نے اس کتاب میں جس عمدگی اور وضاحت کے ساتھ ایشور اور جیو کے متعلق بحث کی ہے۔ اسکو پڑھے بغیر دوسرے درشنوں کا پڑھنا اور سمجھنا نہایت مشکل ہے۔ سر آچاریہ برہسپتی کہتے ہیں کہ

"جس شخص کو نیائے کی واقفیت نہیں وہ دراصل کسی درشن کے پڑھنے کے قابل نہیں کیونکہ نیائے ہر ایک باتکو دلیل کیساتھ سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔

نیائے درشن اور ویشیشک درشن کے بعض مضامین آپس میں تطابق کہاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی دونوں کے پڑھنے سے اور ہی لطف آتا ہے۔ یہ دونوں درشن حق و باطل کے سمجھانے میں انسانکو بڑی مدد دیتے ہیں۔

نیائے نہایت مشکل علم ہے اسکے خاص خاص مدرسے ابھی تک مقامات ورادڑ کاشی شانتی پور شلینگ وغیرہ میں موجود ہیں۔ وہاں اسکے پڑھانیوالے بڑے بڑے عالم لوگ ہیں۔ نیائے شاستر کو بڑے بڑے عالموں نے عزت دی ہے۔ چنانچہ چانک ولیشی۔ الزمان جینتا منی وغیرہ

نکشتروں کا میل ہوتا ہے ۔تو دریائے گوداوری کے کنارے مہرشی گوتم کی برسی کی حیثیت میں

بہت بڑا میلہ ہوتا ہے ۔

گوتم آشرم کے قریب اہلیا ہرد ایک مشہور مقام ہے ۔ جو مہرشی گوتم کی دہرم پتنی کی ایک زندہ

یادگار ہے ۔ اسکے قریب ایک شہر بہین مال ہے جسکو پہلے شری مال نگر کہتے تھے ۔

بعض لوگ مہرشی گوتم اور گوتم بدھ کو ایک ہی سمجھتے ہیں ۔ وہ غلطی پر ہیں ۔ ان دونوں کے

خیالات اور زمانے میں بہت بڑا فرق ہے ۔

یہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ مہرشی گوتم انگرا رشی کی نسل سے تھا ۔ یہ تین شاخیں ہیں ایک

کیول انگرس دوسری گوتما نگرس تیسری بہاردواجانگرس ۔

گوتم انگرس کی شاخ میں دس بھید ہیں یعنی آیاسیہ شارودت کومنڈ ۔ دیرگہہ تمس کریٹوپالی

دلم دیو ۔ اوشنس ۔ راہوگن ۔ رودم راجک ۔ برہد کتہہ ۔

اسی طرح باقی دو شاخوں کے بھی دس دس بھید ہیں یہ سب لوگ اپنے آپ کو مہرشی گوتم

کی خاص نسل سے بتاتے ہیں ۔ ان کی سکونت آجکل گجرات (کاٹھیاواڑ) کیدف زیادہ ہے

مہرشی گوتم نے نیائے درشن میں کمال کیا ہوا ہے ۔ یہی کتاب دنیا بھر کے علم منطق کی

ماخذ ومنبع ہے ۔ اسی سے یونان وچین اور یورپ میں علم منطق پہونچا ہے ۔ یہ درشن علم منطق

کا خزانہ ہے ۔ اسمیں بتلایا گیا ہے کہ حسب ذیل سولہ پدارتھوں کے تتو گیان سے انسان مکتی حاصل

کر سکتا ہے ۔ یعنی پرمان ۔ پرمیہ ۔ سنشے ۔ پریوجن ۔ درشٹانت ۔ سدہانت ۔ اویب ۔ ترک ۔ نرنے

باد ۔ جلپ ۔ وتنڈا ۔ ہیتوابہاس ۔ چہل ۔ جاتی نگرہ ستہان تمام نیائے درشن میں پانچ ادہیا

ہیں ۔ اور ہر ایک ادہیائے میں دو دو آہنک ہیں ۔ اس میں ہر ایک چیز کی حقیقی ماہیت پر دلایل

قاطع و براہان ساطع سے نہایت زبردست بحث کیگئی ہے ۔ آتما پرکرتی اور پرماتما

کی ہستیوں کے متعلق یتھارتھ گیان تبلایا گیا ہے ۔ نیائے میں نفی دو طرح کی

مانی گئی ہے ۔ ایک وہ نفی جو کسی شئے کی پیدائش سے پہلے ہوتی ہے ۔ دوسرے وہ نفی جو کسی

شئے کے ناش ہونے کے بعد ہوتی ہے ۔ وید دونکو نتیہ اور انیتہ دونوں طرح سے تسلیم کیا

بدبھی دن ہوگا۔ اس سلسلہ سے دن نیتہ ہے۔ چونکہ وید بھی سرشٹی کے شروع
میں پرگٹ ہوتے ہیں۔ اور سرشٹی کے خاتمہ پر ایشور میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اسلئے
وید انیتہ ہیں۔ لیکن چونکہ ہر ایک سرشٹی کے شروع میں وید ظاہر ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ
سے وید نیتہ ہیں۔ منتر بنائے درشن تبلاتا ہے۔ کہ کرم جسم کا کارن ہیں۔ کرموں سے
مکتی نہیں مل سکتی۔ مکتی صرف تتوگیان ہی سے ملتی ہے۔ گویا تتوگیان سبب ہے
مکتی کا۔ تتوگیان ہی کے بعد سمادھی اوستھا میں ایشور کے درشن ہوتے ہیں۔
جس کے بعد جیو موکش ہو جاتا ہے۔

سوامی ورجانندجی سرسوتی

سوامی ورجانندجی سرسوتی نے مہاراج رنجیت سنگھ کے عہد حکومت میں پرگنہ کرتارپور
ضلع جالندہر کے ایک گاؤں گنگاپور میں جو دیاس ندی کے کنارے بستا ہے۔ سمت ۱۸۵۴
وکرمی میں ایک برہمن نارائن نامی کے گھر جنم لیا تھا۔ ابھی آپکی عمر پانچسال ہی کی تھی کہ آپ
مرض چیچک میں مبتلا ہو گئے۔ جس سے آپ بچ تو گئے مگر آنکھیں ہمیشہ کے لئے جواب دے گئیں
جب آپ اور بڑے ہوئے تو پنڈت نارائن دت نے آپکو سارسوت کنٹھ کرانی شروع
کر دی۔ ابھی آپ بارہویں سال ہی میں تھے اور سنسکرت دیاکرن تھوڑی سی کنٹھ کی تھی
کہ آپ کے ماتا پتا دونوں کا دیہانت ہو گیا۔ گھر میں غریبی تھی۔ آپ مجبوراً اپنے بڑے بھائی
کے پاس چلے گئے۔ مگر آپ کے بڑے بھائی بھی غریب تھے آپ کو رکھ نہ سکے۔ اس
لئے وہاں سے بھی آپکو چلا آنا پڑا۔ اور اب آپ سیدھے ہری کیش پہنچے۔ یہ دراز سفر
آپ نے بمشکل تمام تین سال میں ختم کیا۔ وہاں آپ گنگا کے کنارے بے سر و سامانی
میں پڑے رہتے۔ اور صرف گائیتری منتر کا جاپ کیا کرتے تھے۔ بھکشا مانگنے سے نفرت
تھی۔ جو کوئی کچھ دے جاتا تو کھا لیتے ورنہ جنگل میں جو کچھ بھی کند مول مل جاتے اسپر گذارہ
کرتے تھے۔ وہاں سے آپ ہردوار پہونچے اور وہاں آپ نے ایک براہمن سے ...

گرنتھوں کے شلوک دکھا دیا۔ اسی طرح ... بنارس اور گیا میں آپ گئے اور
ہر جگہ کوئی نہ کوئی پستک کنٹھ کرتے رہے۔ گیا سے مہاراجہ الور آپکو اپنے ساتھ لیجانا
چاہتے تھے۔ مگر آپ اس شرط پر الور گئے کہ مہاراجہ الور ہر روز تین گھنٹہ ہم سے پڑھا
کریں۔ الور میں پہنچکر مہاراجہ صاحب کچھ عرصہ تک آپ سے پڑھتے رہے مگر ایک روز
پڑھنے کے وقت وہ ناچ رنگ میں مصروف رہے۔ سوامی جی کا خیال نہیں آیا۔
وقت گذر گیا۔ سوامی جی نے فوراً کہلا بھیجا کہ مہاراج نے اپنی پرتگیا بھنگ کر دی ہے
مگر میں نہیں کر سکتا۔ اور الور سے واپس چلے آئے۔ بوقت واپسی مہاراجہ بھرت پور
نے آپکو آٹھ ماہ تک روک رکھا اور آخر کار وہاں بھی نہ ٹھیرے اور مرسان ہوتے ہوئے
سمت ۱۸۹۲ وکرمی میں سیدھے متھرا چلے آئے۔ یہاں آپ نے گت آشرم نارائن
کے مندر میں قیام کیا۔ اور ودیارتھیوں کو پڑھانا شروع کر دیا۔ آپ ودیارتھیوں کو
کومدی۔ منورما۔ سدھانت کومدی نرکت کوش وغیرہ پڑھاتے تھے۔

ان دنوں ویشنو مت کا بہت زور تھا۔ اس مت کے لیڈر اس وقت رنگا
چاریہ تھے۔ کرشن شاستری بھی اسی مت کے پرچارک تھے۔ وہ متھرا آئے ہوئے
تھے۔ وہاں ایک ویشنوی سیٹھ رادھا کشن نامی نے کرشن شاستری اور سوامی ورجانند
جی کا شاستر ارتھ کرانا چاہا۔ سوامی جی آمادہ ہو گئے۔ مگر کرشن شاستری گھبرا گیا۔ اور وقت
مقررہ پر نہیں آیا۔ سیٹھ رادھا کشن نے مشہور کرا دیا کہ سوامی جی ہار گئے ہیں۔ اس شاستر
ارتھ پر فریقین نے دو دو سو روپیہ نقد رکھے تھے۔ سیٹھ صاحب نے زبردستی سوامی جی
کے دو سو روپیہ ہضم کر لئے۔ سوامی جی نے کئی پنڈتوں کو ثالث بننے کے لئے کہا۔ مگر سیٹھ
نے تمام بڑے بڑے پنڈتوں کو کئی کئی سو روپیہ دے دیئے تھے۔ اس لئے کسی نے
بھی سوامی جی کا ساتھ نہ دیا۔ اس موقعہ پر سوامی جی کو بڑا رنج ہوا۔ کہنے لگے "اگر ستیہ
کو اسی طرح زبردستی چھپایا گیا تو آریہ ورت کا ناش ہو جائیگا"۔ کچھ دنوں بعد آپ
آگرہ آئے ہوئے تھے۔ وہاں آپ نے ایک دکھنی پنڈت سے اشٹا دھیائی کو کنٹھ کر لیا۔
تب آپ کے گیان چکشو اور بھی کھلے اور آپ نے نشچے کر لیا کہ کومدی اور منورما وغیرہ
گرنتھ سب فضول اور غلط ہیں۔ بلکہ اگر کوئی گرنتھ رشی کرت کہلا سکتا ہے تو وہ اشٹا
دھیائی ہی ہے۔ اس کے بعد آپکو مہا بھاشیہ اور نرکت و نگھنٹو بھی ہاتھ آ گئے اور

آپ نے انگو بھی کنٹھ کر لیا۔ جب سے آپ نے سابقہ گرنتھوں کی بجائے صرف ان گرنتھوں کا پڑھانا اپنے ودیارتھیوں کو شروع کر دیا سیٹھ رادھا کشن کی بے ایمانی ان کے دل پر نقش تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ کسی طرح آریہ ورت کو ایسے کپٹ چھل سے صاف کر دیا جائے مگر آنکھیں نہ تھیں۔ اس لئے وہ کسی ایسے رتن کی تلاش میں تھے جس کے ذریعہ اس غرض کی تکمیل ہو سکے۔ ایک مرتبہ جب آپ آگرہ میں تھے تو مہاراجہ جے پور نے وہاں آپکو اپنے قیام گاہ پر بلوایا اور جب آپ آئے تو مہاراجہ صاحب دور سے پیشوائی کر کے آپ کو ساتھ لے گئے۔ اور سنگھاسن پر آپکو عزت سے بٹھلا کر خود ہاتھ جوڑ کر نیچے بیٹھ گئے۔ مختلف باتوں کے بعد مہاراج نے سوامی جی سے پراتھنا کی کہ "آپ کوئی ایسی بات بتلائیں جس سے ہمارا نام اس فانی دنیا میں دیر تک رہ سکے" سوامی جی نے کہا کہ آپ سارو بھوم سبھا قایم کریں۔ جس میں آپ اپنے خرچ سے تمام آریہ ورت کے پنڈتوں کو بلوا کر ان سے ہمارا شاستر ارتھ کرائیں۔ ہم صرف دو گھنٹہ ہی میں تمام پنڈتوں کو نشچہ کرا دینگے کہ تم جن کتابوں کو لئے پھرتے ہو۔ وہ غیر مستند ہیں اور مستند کتب صرف وہی ہیں۔ جو رشی کرت ہیں۔ اس کے بعد اسی سبھا میں ہم آپکے نام کا سموت ہی جاری کرا دینگے۔ اور یہ آپکی ایسی یادگار ہوگی۔ جو آپ کے بعد ہمیشہ رہ سکیگی۔ مہاراجہ صاحب نے ارادہ بھی کیا۔ مگر سوامی جی کے فرمانے کے مطابق عمل پیرا نہ ہو سکے۔ جس میں زیادہ تر ان کے بعض اہلکاروں کا ہاتھ تھا۔

ان دنوں سوامی دیانند جی سرسوتی بنارس میں ودوان پنڈتوں کے متلاشی تھے۔ انہوں نے وہاں سوامی ورجانند جی سرسوتی کی قابلیت کی تعریف سنی اور فوراً ہی بنارس سے روانہ متھرا ہو گئے آپ نے سوامی ورجانند جی کی تعظیم کر کے ان سے ودیا گرہن کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ سوامی جی نے ان کی پریکشا لی جس میں وہ پورے اترے اور آخر کار انہوں نے سوامی دیانند کو اپنے شاگردوں میں داخل کر لیا۔

یہ اُنیسویں صدی کے لاثانی فلاسفر اور برہم گیانی مہاپُرش تھے۔ ان کے نام سے نہ صرف بھارت ورش بلکہ اہل یورپ و امریکہ تک واقف ہیں۔ اس لیے ان کے صرف وہ مختصر حالات دیئے جاتے ہیں۔ جو جہاں تک ہمارا خیال ہے ابھی تک کہیں شائع نہیں ہوئے۔ مہرشی سوامی دیانند اودیچ سہسر براہمن تھے۔ انکا پچریا شانڈلیہ گوتر تھا۔ ان کی ماد ھینجنی شاکھا تھی۔ تری پرور تھے۔ یعنی وہ مہرشی شانڈلیہ مصنف چھاندوگیہ اپنشد کی نسل سے تھے۔

سوامی دیانند سرسوتی سے بہت لوگوں نے باصرار کہا تھا کہ آپ اپنا فوٹو اتروائیں مگر سوامی جی ایسے ہر ایک پریمی کو یہ جواب دیتے تھے۔ کہ اگر میں اپنا چتر اتروا‌ؤں تو جس مورتی پوجا کو میں دور کرنا چاہتا ہوں۔ وہ میرے دیہانت کے بعد میری ہی ذات سے پہلے سے بھی زیادہ ابتر حالت میں شروع ہو جائے گی۔ لوگ میرے چتر پتھر کے پیتل کے۔ تانبے کے بنوائینگے۔ میرے لئے مندر بنوائے جائینگے اور میری مورتیاں پوجی جائینگی۔ اس لیے میں اپنا کوئی بھی چتر اتروانا نہیں چاہتا لیکن پھر بھی بعض اصحاب نے سوامی جی کے فوٹو اتار ہی لئے۔ میرٹھ کے ایک مہاشہ نشمبر ناتھ جی سوامی جی کے بڑے پریمی تھے۔ انہوں نے کئی موقعوں پر سوامی جی کے فوٹو ہینڈ کیمرے سے پوشیدہ طور پر بغیر سوامی جی کے معلوم ہوئے حاصل کئے تھے۔ ان چھوٹے چھوٹے فوٹوؤں کو انلارج کیا گیا۔ جن سے بڑے فوٹو تیار ہوئے ایک مرتبہ سوامی جی کو ان کے دیہانت کال سے کچھ عرصہ پہلے ایک فوٹو کسی شخص نے دکھلایا۔ جسکو دیکھ کر سوامی جی بڑے حیران ہوئے اور کہنے لگے۔

"ہم نے تو کسیکو فوٹو اتارنے کی آگیا نہیں دی پھر کسطرح ہمارا یہ فوٹو اتارا گیا جب انکو معلوم ہوا۔ کہ ہینڈ کیمرہ سے بھی فوٹو خفیہ طور پر لئے جاتے ہیں۔ تو انکو بہت برا معلوم ہوا۔ انہوں نے وہ اپنا فوٹو اس نہایت سے لیکر پھاڑ دیا۔ اور اُسوقت جتنے آدمیوں سے وہ ملے انہوں نے انکو تاکید کی کہ وہ ایسے فوٹو جہاں کہیں پائیں

... ہیں وہ ... کر سکتے ہیں۔ کیونکہ مجھے اندیشہ
ہے کہ میرے بعد لوگ میری تصویروں کی پوجا کرنے لگینگے"۔

جن دنوں سوامی جی سہارنپور تشریف لے گئے تھے۔ تو اُن دنوں وہاں پر بزرگوار منشی شنکر لال صاحب ساقی سکندرآبادی نے ان سے دریافت کیا تھا۔

"آپ فرماتے ہیں۔ کہ پرماتما کے نیموں کے خلاف کوئی شخص کام نہیں کر سکتا لیکن دیکھا جاتا ہے کہ اکثر لوگ ناستک ہیں اسکی کیا وجہ ہے"۔ سوامی جی نے جواب دیا کہ جو ناستک اگرچہ پرماتما کی ہستی سے انکاری ہیں۔ لیکن وہ بھی پرماتما کے نیموں سے باہر نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اگر وہ آنکھوں کی بجائے ناک سے دیکھیں۔ اور ناک کی بجائے کانوں سے ذائقہ معلوم کریں۔ تب تو کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے پرماتما کے نیموں کو توڑ دیا ہے۔ لیکن وہ کیا کوئی بھی ایسا نہیں کر سکتا۔ منشی صاحب یہ جواب سنکر نہایت خوش ہوئے۔ اور اس کے بعد سوامی جی سے روز جب تک وہ وہاں رہے ملتے رہے۔ راقم الحروف کو راولپنڈی میں ایک پنڈت صاحب ملے تھے۔ جنکا نام یاد نہیں رہا۔ وہ ریاست موروی کے علاقہ کے باشندہ اور مہرشی دیانند سرسوتی کی برادری سے تھے۔ وہ کہتے تھے۔ "ایک مرتبہ جب سوامی جی کاٹھیاواڑ کیطرف پرچار کر رہے تھے۔ ان سے میری ملاقات ہوئی۔ میں نے ان سے کہا کہ آپنے گھربار چھوڑ کر کیا فائدہ حاصل کیا۔ اور آپ مورتی پوجا چھوڑ کر موکش کسطرح پائینگے"۔ اسکا جواب سوامی جی نے یہ دیا۔ "میرا کوئی گھربار نہیں تھا۔ پھر میں چھوڑتا کیسے؟ جو میرا گھر ہے۔ وہ میرے ساتھ ہے یہ شریر جو پانچ بھوتوں سے بنا ہے بس یہی میرا گھر ہے جو ہر وقت ساتھ رہتا ہی جب یہ میرے کام کا نہیں رہیگا۔ پھر کوئی اور گھر ملجائیگا اگر ایسا گھر آئندہ نہ مل سکا تو سب سے اچھا ہے رہا مورتی پوجا کا پرشن۔ جو لوگ مورتی پوجا کرتے ہیں وہ نہ تو کرم کانڈ میں ہیں نہ گیان کانڈ میں۔ اگر تم انکو کرم کانڈی بھی سمجھو تب بھی وہ اسطرح موکش حاصل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ کرم سے انکو اسکا پھل ہو گئے لائق شریر ہی ملیگا موکش نہیں ملسکتی۔ آشچریہ ہے کہ آپ جو بات اپنے ادھیکار کی ہی نہیں اسکا ذکر کیوں کرتے ہیں"۔ پنڈت صاحب یہ جواب سنکر خاموش ہو گئے۔ وہ کہتے تھے کہ جب

عطر مدن مست ۔ مالکان پرفیومری ہاؤس لاہور نے یہ عطر خاص طور پر تیار کیا ہے اسکی خوشبو نہایت عمدہ ہے ولایتی لونڈر اسکے آگے ہیچ ہیں ایسا عطر ہم نے کسی دیسی کارخانہ میں ابھی نہیں دیکھا قیمت درجہ اول فی تولہ للعہ درجہ دوم فی تولہ عمہ ہے شائقین نمونہ طلب کر کے دیکھ سکتے ہیں

رفیق اسپان ۔ یہ کتاب بھائی دیا سنگھ اینڈ سن تاجر کتب لاہور نے بڑی کوشش سے تیار کرائی ہے ۔ اس میں گھوڑوں کے متعلق تمام معلومات ہیں ۔ قیمت معہ محصولڈاک عمہ

ہندوستان عہد مغلیہ میں ۔ پنڈت ملک راج جی

ثمرا مالک ناولسٹ لاہور نے مسٹر نکولاس منوچی کی کتاب سٹوریا ڈموگر کا اردو ترجمہ بنام بالا چھپوایا ہے اس میں عہد مغلیہ کے واقعی بہت سے ایسے حالات ہیں جو عام طور پر معلوم نہیں ۔ تفصیل ان کے اشتہار مندرجہ کتاب ہذا سے معلوم ہو سکتی ہے قیمت ہر دو حصہ مجلد ہے

دلپو نکو سکشا ۔ یہ کتاب ہندی میں لالہ دیوا چند جی تاجر کتب لوہاری دروازہ لاہور نے چھپوائی ہے یہ کتاب استریوں اور لڑکیوں کیلیے واقعی بہت مفید ہے ۔ قیمت ار

رامداس اینڈ برادرس لوہاری گیٹ لاہور جڑی ہوئی

لاہور کی مشکلات کا حل

لاہور پنجاب کا دارالخلافہ ہے اور یوں بھی تجارت کی منڈی ہے ۔ کوئی شخص پنجاب میں ایسا نہیں جسے لاہور سے کچھ دریافت نہ کرنا پڑتا ہو کچھ منگوانا یا نہ ہوا نہ پڑتا ہو اور کبھی کبھی لاہور نہ آنا پڑتا ہو اور جن لوگوں کو ایسا کام پڑتا رہتا ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ کیسی مشکلات ہیں لیکن اب ان تینوں مشکلات کو ہم نے

صرف ایک روپیہ سالانہ

میں حل کر دیا ہے آپ صرف ایک روپیہ سالانہ دیں اور ہاؤس کے ممبر بنجائیں ۔

ایک روپیہ میں کیا ملیگا

(۱) ایک ضخیم کتاب موسومہ بانکین یا تاریخ دنیا سال نئے افتتاح پر ۔ اور ایک ظرافت بھرا پمفلٹ ہولی کے موقعہ پر (۳) ایک دلچسپ ٹریکٹ بسنت کے موقعہ پر

نہ صرف یہی ۔ بلکہ

(۲) سال بھر میں سیوک ہاؤس سے لاہور کے متعلق ۳۰ سوال کا جواب لیں (۳) معمولی کمیشن پر ہر قسم کی اشیاء منگوائیں (۴) لاہور میں جب جب آویں ۔ ہاؤس نے مکان میں قیام فرمائیں نوکر خدمت کو حاضر ہوگا اور آپ دیکھیں گے کہ ایک آرام اکیلے ان کے لئے روپیہ خرچ کرنے سے لاہور میں مشکل سے ملتا ہے (نوٹ) اپنے ممبر صاحبان کی سہولت کے لئے صحت بخش کھانے اور کم خرچ والے ہوٹل کا انتظام بھی کر دیا گیا ہے ۔ اور

نہ صرف یہی کچھ

بلکہ آپکے قائم مقام کی حیثیت میں پنجاب سیوک ہاؤس (۲) آپ کا ہر قسم کا چھپوائی کا کام پروف وغیرہ خود پڑھکر کروا سکتا ہے (۳) آپکے اشتہارات کا فیصلہ خبروں اخباروں وغیرہ میں ان کو نکلنے لکھائی کی کامیابی پروف پڑھ کر دینے کا انتظام کیا گیا ہے (۴) لاہور سے ہر قسم کی اشیاء تیار کروا کے بھیج سکتا ہے (۴) بازار سے خریدنے کے متعلق آپکے ہر آرڈر کی تعمیل کرتا ہے (۵) اخبارات کو ہر قسم کے لیکچروں کی رپوٹ اور لاہور پنجاب کی تازہ خبریں ہم پہنچا سکتا ہے اور یہ سب کچھ صرف معمولی معاوضہ پر (۱) پرسپکٹس درخواست پر مفت (۲) تجربہ ہو تو جواب ہو رہا فرائض دو اگر نہیں تو ہر سوال

مالکان بالمعہ پر اتنخ پنجاب سیوک ہاؤس دفتر پرنٹنگ رو متصل کمہارہ ٹبالہ لاہور

کیا آپ ذیل کے مضمون کو ایک مرتبہ غور سے ملاحظہ فرماوینگے

مہرشی سوامی دیانندجی سرستی مہاراج

اپنی نادر کتاب ستیارتھ پرکاش میں

تحریر فرماتے ہیں کہ ہر ایک ملک کے باشندوں کو اپنی ملکی صنعت و حرفت کی قدر کرنی چاہیے تا کہ صنعت و حرفت ترقی پا کر ملک اور اہل ملک کو خوشحال کر دے فی الحقیقت ملکی ترقی اور اہل ہند کی قدر دانی کا خیال ہے

لاہور کے مشہور کارخانہ پرفیومری ہاؤس لاہور میں وہ وہ اشیا تیار ہوتی ہیں

کہ بلحاظ عمدگی صفائی خوشنمائی و ارزانی میں اپنی نظیر آپ ہی ہیں

سرکاری نمائش میرٹھ سنہ ۱۹۱۳ء کا عطا کردہ تمغہ طلائی پنجاب کے ایڈیٹر اخبارات نے سیلیو معزز رؤسا کے صدہا سرٹیفکیٹ اسوقت موصول شدہ ہمارے پاس موجود ہیں

ریاست مالیر کوٹلہ سے زبردست سرٹیفکیٹ۔ مالیر کوٹلہ سٹیٹ ۲ جولائی سنہ ۱۹۱۲ء میں نے ٹائلٹ پرپرشن استعمال کیا ہے جو سندر داس پیارے لال جنرل مینوفیکچرنگ ہاؤس لاہور کا بنایا ہوا ہے عطر خوشبودار تیل میرلس بینگ نہایت عمدہ اشیا ہیں اور انکی قیمتیں بھی بہت ارزان ہیں (ایم فدا علی پرائیویٹ سکرٹری ہز ہائینس نواب صاحب بہادر ریاست مالیر کوٹلہ)

ایک میں نے ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا ہے اور انہوں نے خود استعمال کیا ہے
آپکے ساختہ ہیر آئل و عطریات واقعی نہایت اعلےٰ ہیں۔ جنکا مہاراجہ صاحب بہادر کی
طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (مسٹر) سردار نرائن سنگھ سردار بہادر پرائیویٹ سکرٹری ہز ہائینس
صاحب بہادر والئے ریاست ناہن سرمور۔

ہمارے کارخانہ کے ساختہ مشہور تحفہ جات کی مختصر فہرست

سندر پشپا فلورل ہیر آئل (رجسٹرڈ) - یہ تیل مشہور کارخانہ پرفیومری ہاؤس لاہور میں خالص تلی کے تیل سے نہایت کوشش و جانفشانی سے تیار کیا جاتا ہے - اسکے استعمال سے بالوں کا گرنا - گنج - نزلہ - زکام کافور ہو جاتا ہے بال لمبے خوبصورت اور عرصہ تک سیاہ رہتے ہیں اور انکی اصلی رنگت قائم رکھنے میں بے نظیر ہے - سستی کاہلی نکال دور کر کے تر و تازگی کی فرحت دیتا ہے - اس کی بھینی بھینی مہک نرالے ڈھنگ کی ہے - چونکہ اسکے اجزا بالوں کی خوراک ہیں - اسواسطے اسکے استعمال سے ہمیشہ سیاہ رہتے ہیں - خوب لمبے و نرم ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی ۱۲/ (محصول ڈاک علاوہ)

ہمارے کارخانہ کے ساختہ مشہور ہیر آئل

نام ہیر آئل	قیمت فی شیشی
سندر پشپا فلورل ہیر آئل رجسٹرڈ	۱۲/
״ پھول کا نشا	۱۲/
״ پھول گلشن	۱۲/
״ پھول بہار	۱۲

کنتل کانتی جو کہ اپنی عمدگی و ارزانی میں نہایت مشہور ہے سائز فی بوتل ۱۲ اونس

کیش شرنگھار

کشمیری گلدستہ

سندر ناز حسن ہیر آئل

״ پاسٹرلی فلاور ״

״ وہائٹ روز (گلاب) ״

״ دل پسند ہیر آئل

״ حسن جاناں ״

״ ہنسی خوشی ״

״ خس سنگھاپوری ״

خوشبودار ناریل چڑی مارکہ

״ مکاسر آئل جو کہ ولایت کے تیار شدہ مکاسر آئل سے بدرجہا اعلےٰ ہے

بنفشہ بسکیٹ دیسی طرز کے مفید نزلہ و سنگھو...

نتھا سنگھ...

لیموں	.	۵ /
کیوڑہ	۱۱ /	۵ /
حنا	.	۴ /
عطریات کی روح		
نام روح	فی تولہ	فی تولہ
روح دیسی چنبیلی	عـ	.
" گلاب دیسی فصلی	سـ	.
" خس ..	سـ	ہے
" جوہی ..	.	سعہ
" عنبر ..	عـ	[illegible]
" نرگس	سـ	عـ
" باڑی ..		
" جنگلی چنبیلی ..	سعہ	عـ

خوشبودار سپاریاں

جو اپنی عمدگی کیوجہ سے پبلک کے دلمیں
گھر کر چکی ہیں۔ جنکے استعمال سے وقت
خوشبودار گلا صاف منہ معطر رہتا ہے ان
سے مہمانوازی اور دوستوں کی ملاقات کیلئے
عمدہ تحفہ ہے۔ خوش ذائقہ ہونیکے علاوہ منہ
کو خوشبودار رکھتی ہیں۔ غذا کو ہضم کرکے
بھوک بڑھاتی ہیں۔ چہرہ سرخ بنا کر
رعب اور بارعب کرتی ہیں۔ کھانیکے بعد اگر
چبائی جائیں۔ تو پان کھانیکی حاجت
نہیں رہتی۔ ایکدفعہ ضرور آزمائیں آزمائش

کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے مثلاً جالا پھولا
دھند، غبار، سرخی، کھجلی، سوزش
آنکھوں کے سامنے اندھیرا رہنا بیٹھے رہنے
سے آنکھوں کا تکان۔ ضعف بصارت
اور آنکھوں کا میل و مواد صاف کرتا ہے
قیمت فی شیشی عہ ۔ نمونہ ۴ ر

خوشبودار خضاب عالم شباب

اسکی زیادہ تعریف و شتہار کی ضرورت
نہیں۔ ایکدفعہ لگانے سے دو ہفتہ تک بال
بھونرے کالے اور ملائم مثل ریشم رہتے ہیں
اعلی درجہ کا خوشبودار ہے جلد سیاہ نہیں
کرتا۔ اور خالص وسمہ و مہندی اور دیگر
بیش بہا مرکبات سے بنایا گیا ہے جو قابل
تعریف ہے چونکہ اشتہاربازوں نے خضاب
کی مٹی پلید کر رکھی ہے اسلئے آزمائش ہی
کافی ثبوت ہے اعلی درجے کے بکسوں میں
بند ہے سمہ دو بوتل اور دو شیشی مکمل
قیمت فی بکس صرف (عمہ) بیرنگ قیمت آنے پر تعمیل ہوگی

کو کمیر (کمرہ) جسمی چھوہونکا دودھ
اسکے روزمرہ کے استعمال سے چہرہ مثل
ریشم رہتا ہے۔ کیل اور چھائیاں چہرہ
پر نکلنے سے چہرہ بدنما پڑ جاتا ہے اسکے

بالوں کیلئے ایک اکسیر اعظم کا کام دیتا
ہے۔ بال گرنے سے محفوظ رکھکر ملائم مثل ریشم
رہتے ہیں۔ سردی یا گرمی کی شدت سے
چہرہ یا سر میں جو خشکی نمایاں ہوتی ہے اس
کے استعمال سے قطعی رفع ہو جاتی ہے زیادہ
خوبیاں اسکے استعمال سے ظاہر ہونگی کو کمر کریم
اعلی قسم کے سیاہ بکس میں بند کیا گیا ہے
اور ہر بکس کیساتھ ایک کنگھی و آئینہ ہے
قیمت فی بکس سعہ کنگھی و آئینہ عہ)

عطریات کے بکس مکمل

عـ۸۶ یہ مینڈ بیگ نما مخمل سے منڈھا بکس
نہایت فینسی اعلی فیشن کا بنا ہوا ہے اس
میں ۶ شیشی اعلی قسم کے عطریات کی بہت
اعلی خوشنما کانچ کی ڈاٹ دار سلائیڈ دار شیشیوں
کی بند ہیں۔ اور شیشیوں کی حفاظت
کیلئے سنہری ڈبیا کی ٹوپیاں لگی ہوئی ہیں
قیمت فی بکس سع عطریات مکمل (للعہ)
عـ۸۷ مندرجہ بالا طریق سے بنا ہوا ہے
۱۲ شیشی والا عطردان سع عطر مکمل
(للعہ)

اعلی قسم کے دیسی عطریات

گلاب۔ کیوڑہ۔ موتیا۔ حنا

قیمت فی تولہ عـــہ ۱؎ بلحصر
عـــہ - ۱۲ر

تازہ پھولوں کے جوہر۔ پھوٹ نکلے ڈھیر لو بندوں میں

ولایتی طریق سے بنے ہوئے۔ دیسی عطریات کی روح جات جو لکڑی کی خوشنما شیشیوں میں بند ہیں۔ اکثر شائقینوں کو بڑا بہا سے تر کر عطر لگانے کی تمنا ضرور رہتی ہے مگر ملتا نہیں ہم ان شائقینوں کیلئے یہ روح جات خالص طور سے تیار کی ہیں۔ اور قیمت بلحاظ عمدگی معمولی رکھی ہے تاکہ ہر شخص استعمال کر سکے یہ روح جات اعلیٰ قسم کی کانچ کی سلائیدار شیشیوں میں بند ہیں تاکہ ٹوٹ پھوٹ کا مطلق اندیشہ نہ رہے اور ہر وقت جیب میں رکھنے کے کام آسکتی ہیں اس کی ایک بوند رومال یا کپڑے پر لگی ہو تو مدت کیلئے خوشبو دیتی ہے عـــہ ۱۸ ابی اسمیں مفصلہ ذیل اقسام کیوڑہ گلاب وغیرہ درجہ اول عـــہ درجہ دوم عـــہ

ولایتی کستوری یعنی مشک پاوڈر

کی بکس پڑیوں میں ایک دفعہ والی لگی مدت تک کپڑوں سے خوشبو آتی ہے واقعی نادر اور بے بہا تحفہ ہے قیمت فی تولہ درجہ اول عـــہ درجہ دوم ۸ر)

جیبی عطردان عـــہ ۱۲۳

اسمیں پانچ شیشی اعلیٰ قسم کے عطر یا کی ہیں عطر کیوڑہ۔ گلاب خس حنا۔ موتیا اور شیشی کھولنے کا پیچ لگے ہیں مرہ ہی قیمت فی بکس عـــہ

سفری عطردان عـــہ ۱۲۴

اسمیں پانچ قسم کا عطر ہے عطر گلاب کیوڑہ۔ نرگس پانڈری۔ حنا وغیرہ جو خوشنما شیشیوں میں بند ہے لکڑی کا بکس ساٹن سے منڈھا ہوا ہے مع چابی تالہ قیمت فی بکس صرف (عـــہ)

عطردان عـــہ ۱۲۶

اسمیں اعلیٰ قسم کے عطر کٹ گلاس اسٹاپر نہایت ہی خوشنما شیشیوں میں بند ہے قیمت عطردان مع ۳ شیشی عطر مکمل صرف (۳۲ روپیہ) عـــہ ۱۲۷ اس میں بجائے عطر کے عطر کی روح ہوگی اور عـــہ ۱۲۶ کی طرح تیار کیا گیا ہے قیمت (روپیہ) عـــہ ۱۲۸ اسکا بکس مخمل کا اور شیشیاں عـــہ ۱۲۶ کے مطابق اور ۳ شیشیاں اعلیٰ قسم کے عطر کی ہونگی قیمت فی بکس (روپیہ) عـــہ ۱۲۹ شیشیاں عـــہ ۱۲۶ کے مطابق ہونگی اور عطریات کی روح ہونگی

کشمیری ہوتی پاوڈر یعنی خوبصورتی کا خزانہ۔

یہ بے نظیر پوڈر ہمارے کارخانہ میں دنیا کے مشہور شہر پیرس والوں کے طریقہ پر بنایا جاتا ہے اسکے لگانے ہی چہرہ کیسا ہی بدنما ہو خوبصورت ہو جاتا ہے اور ملائم مثل ریشم نکل آتا ہے۔ حسینوں کے ناز کو دوبالا کرنے کیلئے بے نظیر تحفہ ہے۔ نازک مزاج عورتوں بچوں اور تھیٹر کے ایکٹروں کے لیے واقعی ایک نادر اور بے بہا تحفہ ہے اسمیں جلد کو نقصان کو پہونچانیوالا کوئی جزو نہیں ہے بلکہ اعلیٰ قسم کے مفید اجزائے تیار کیا گیا ہے قیمت فی بکس جو چھ ماہ کیلئے کافی ہوتا ہے صرف ۸ر

کاربالک ٹوتھ پاوڈر

پیارے ناظرین آپ اس بات کو پڑھ کر بہت خوش ہونگے۔ کہ ہم نے ولایت کیطرح اپنے ہاں یہ پوڈر تیار کیا ہے کہ اسمیں یہ خوبی ہے کہ بجائے کاربالک کی بو کے اسکو منہ لگاتے ہی نہایت اعلیٰ قسم کی خوشبو آتی ہے جس سے دل و دماغ معطر ہو جاتا ہے اور کیسا ہی مسوڑوں سے خون نکلتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں مسوڑوں میں پیپ پڑ گئی ہو۔ داڑھ میں کیڑا لگ گیا ہو سب شکایتیں دور ہوتی ہیں فی بکس

بھارت دوائی خانہ لاہور کی بینظیر اکسیر اور آزمودہ دوائیں

کیمیائے بصر یعنی سرمہ

برائے آشوب چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ سُرخی
کمزوری بصارت چند یوم کے استعمال سے بالکل
دور ہو جاتی ہے۔ ایکماہ کے لگاتار استعمال سے
عینک لگانیکی عادت بالکل چھوٹ جاتی ہے۔
قیمت فی تولہ (سے ر) نمونہ ۱۲ ر +

بجلی کا تیل

یعنی سو بیماریوں کی ایک دوا۔ سانپ۔ بچھو بھڑ
زہریلے جانوروں کے زہر کو رفع کرنے۔ بدہضمی
پیچش اسہال وغیرہ سینکڑوں بیماریوں کی ایک
دوا یعنی سفری ہسپتال ہے۔ قیمت فی شیشی (عہ)
نمونہ ۸ ر +

خزینہ حسن

یہ بینظیر پوڈر نہایت قیمتی اجزا سے تیار کیا گیا ہے
اسکے استعمال سے چہرہ کے بدنما داغ کیل چھائی
وغیرہ بالکل صاف ہو جاتے ہیں اور چہرہ نہایت
خوبصورت نکل کر چمکنے لگتا ہے گویا کہ یوسف دوبارہ
زمین پر رونق افروز ہوا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچہ
نوجوان سب کیلئے یکساں مفید ثابت ہوا ہے۔
جسکے باعث اہل ملک ایسے بے بہا پوڈر کی قدردانی
فرما رہی ہے۔ باوجود ہمہ صفت موصوف ہونیکے
قیمت فی ڈبیہ ۸ ر تین ڈبیہ کا بکس (عہ) +

آؤ مونچھیں بڑھالو یعنی مونچھیں بڑھانے کا تیل

یہ خوشبودار پسندیدہ مقبول عام چیز ہے چند یوم کے استعمال
سے مونچھیں [illegible] قیمت فی شیشی [illegible]

بوڑھوں اور نوجوانوں کی سچی دستگیر مقوی معجون

اس کے استعمال سے منی کی تمام امراض مثل کثرت
احتلام۔ جریان۔ سرعت انزال وغیرہ دور ہوتی ہیں
دماغی کمزوری۔ لاغری۔ ہمیشہ کی تکان۔ سُستی دماغ
نسیان۔ چہرہ کی خشکی۔ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ درد کمر۔
ہمیشہ کی بے لطفی وغیرہ سب کو مفید ہے۔ جوانی کی
غلط کاریوں سے یا چھوٹی عمر کی شادی وغیرہ سے جب
آدمی تمام طاقت کھو بیٹھتا ہے اُسوقت جبکہ آدمی...
پر شرمندہ ہونے کی وجہ سے مرنے کو ترجیح دیتا ہے۔
یہ دوائی اسکی سچی مونس وغمگسار ہوتی ہے۔ گرتے کو
اٹھانا مایوس کو آس دلانا بزدل کو جوانمرد۔ بوڑھے کو
جوان سُست کو چُست اور ویران کو آباد بنانا اسی کا کام
ہے غرضیکہ یہ دوائی ان تمام امراض کی جانی دشمن ہے
جو منی کے کم ہونے پتلا ہونے یا خراب ہونے کی وجہ سے
ہوتی ہے قیمت ۳۲ خوراک عہ جو پوری صحت کیلئے کافی ہے (للعہ)

بال اُڑانے کا بے خطر پوڈر

زمانہ حال میں بہت سی قسم کے پوڈر فروخت ہو رہے ہیں
جنکی نسبت اکثر شکایت سنی جاتی ہیں۔ اس لیئے سب
شکایات کو رفع کرنیکی غرض سے یہ پوڈر تیار کیا گیا ہے
یہ پوڈر سب سے نرالا اور بینظیر ہے قیمت فی پیکٹ ۸ ر تین پیکٹ [illegible]

اصلی نمک سلیمانی

معدہ کی تمام خرابیوں کو دور کر کے بھوک لگانا اور ماہواری
مستورات کو باقاعدہ کرنا اس کا معمولی کام ہے قریباً ایک یا دو
ماشہ کھانا کھانے کے بعد کھانا چاہیئے یا موافق مزاج کم و بیش
کر لینا ضروری ہے۔ قیمت پانچ تولہ عہ نمونہ ۸ ر +

... مہربانی فرما کر دل سے آخر تک ملاحظہ فرمائیں بہتر ہوگا

خوبصورت و بھولا ... کو واپس لانے والی گولیاں

... اکسیر گولیاں

آتنک نگرہ فارمیسی

شہر جام نگر کاٹھیاواڑ

آتنک نگرہ گولیان

۳۲ سال سے یہ فارمیسی نیک نیتی سے کام چلانے میں مشہور ہے

آپ کو معلوم ہے غیر ملکوں سے اس کی صدہا فرمائشیں آرہی ہیں۔

قیمت ۳۲ گولی (عہ)

علاوہ محصول ڈاک

یہ گولیاں ضعف جسمانی، ضعف دماغی، عصبانی و فساد خون کو دور کر کے مریض کے جسم میں ہر اعضاء کو قوت بخشنے میں اکسیر ثابت ہوئی ہے بلکہ جسم و دل و دماغ کو اپنی قوت کا اثر فوری پہنچانے میں کوئی دوا اسکے ہمسر نہیں۔

آتنک نگرہ گولیاں ہاضمہ کے متعلق جملہ شکایات کو دور کر کے قوت ہاضمہ کو بڑھاتی ہیں گئی ہوئی طاقت مردمی کو واپس اصلی حالت پر لاتی ہیں۔ ہر حصہ جسم کو مضبوطی پہونچاتی ہیں۔ قبض کو رفع کرتی ہیں خون کو صاف کرتی ہیں جنی کا ایام جوش جوانی میں غفلت سے اپنے ہاتھوں سے جو خرابیاں پیدا ہوگئی ہوں وہ سب اسکے استعمال سے دور ہوجاتی ہیں۔ مالک کی مہربانی ہے جس نے اسکو استعمال کیا وہ جان و دل سے اسکا مداح ہوگیا ہے۔

قیمت ۔ آتنک نگرہ گولیاں فی ڈبیہ یعنے ۳۲ گولیاں ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک

کتاب کام شاستر ۱۵۰ صفحات کی مفت } ہم سے منگوا لیجئے۔ یہ کتاب ہمارے ناظرین کیلئے رہنمائے صحت ہے تندرستی کیسے قائم رہتی ہے اپنی زندگی کو کسطرح صحت و آرام کیساتھ گذارنا چاہئے۔ طاقتور نیک نام۔ خوبصورت عقلمند اولاد آپکے کیونکر پیدا ہوسکتی ہے ایسے ایسے عمدہ راز آپکو اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہونگے قریب قریب کل زبان ہند میں اسکا ترجمہ ہمارے یہاں موجود ہے ۸ لاکھ سے زیادہ تقسیم کرچکے ہیں۔

پتہ۔ ویدشاستری منی شنکر گووندجی آتنک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ

ایپای

راجواڑہ چین پمپ اور انجن پیٹنٹ

تھوڑا دام - زیادہ کام

بے حد مضبوطی - لا انتہا آرام

زیادہ حالات دریافت کرو۔

اچھوت سنگھ اور سنز لمیٹڈ ریلوے روڈ لا

ذخیرہ

بھارت لٹریچر کمپنی کا نام کبھی ہوئے اعلیٰ ترین لٹریچر کا پھیلانا پھر اسی کمپنی کا حصہ شاستروں کے بھینشنی کا اصلی حالتیں پبلک کے سامنے رکھنا کیا کچھ کم کامیابی کا ثبوت ہے کمپنی نے از شروع سے اس کوشش میں رہی ہے کہ اعلیٰ مصنفوں کی قابل قدر لٹریچر کو پھیلائے چنانچہ پنڈت ٹکسی رام جی پنڈت شو شنکر جی پنڈت راجا رام جی مہاتما منشی رام جی پروفیسر بالکرشن جی لالہ لاجپت رائے جی لالہ رادھا کشن جی بابو شیو برت لال جی لالہ دولت رام جی ماسٹر درگا پرشاد جی پنڈت دھرم دیو جی ماسٹر آتما رام جی - لالہ شہزادہ رام جی کی کل تصانیف یہاں موجود ہیں علاوہ ازیں کتب سوامی دیانند جی مہاراج سوامی درشنانند سرسوتی مہاتما بھگت دھاری جی انڈین پریس الہ آباد مہاودیالہ جالندھر استری سماج کے متعلق انیک پرکار کی سنگیت بھجن پستکیں ، راجپوت بک ایجنسی کی کتابیں سرکاری کتابیں نقشہ جات الغرض کہاں تک شمار کریں آپکو کسی پستک کی ضرورت ہو تو بھارت لٹریچر کے نام آرڈر بھیجئے البتہ مخرب اخلاق کتب سے معاف فرمادیں مختصر سا نامی فہرست ذیل میں درج ہے۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
برہمچریہ آشرم اردو	۷؍	رامائن حصہ اول	سعہ	رامائن عہ - سیچی دیویاں	۴؍
سناتن دھرم سبھا کا مغالطہ	۱؍	" دوم	ے	سیچی استریاں ۴؍ - ہماری مائیں	۶؍
نیائے درشن اردو	۴عہ؍	آریہ منتویہ پرکاش عہ۱	عہ	ہندو مائیں ۳؍ - سنت بزبانت	۴؍
ویشیشک " "	عہ؍	" عہ۲	۱۰؍	راجستھان کی بیرانیاں ۴؍ - ہماری زندگی و موت	۴؍
سانکھ " "	۱۲؍	سرگزشت لالہ لاجپت رائے	۸؍	انمول موتیوں کی مالا ۴؍ - بھارت کی شجاع و عالم استریوں کے کارنامے	
آریہ سدھانت مکتاولی	۸؍	سیواجی "	۴؍		۳؍
دیاکھیان مکتاولی خورد	۸؍	جلاوطنی کی داستان	۸؍	سیواجی اور اورنگ زیب کی لڑکی کی شادی	۳؍
" " کلاں	عہ؍	فسانہ برہما ۸؍ دیانند انشوری گیان	۲۰؍	گیان کلپ درم ۱؍ - وچار کلپ درم	۸؍
مخزن گیان	عہ؍	ہماری تعلیمی کشتی بھنور میں	۲؍	سادھو کی صدا ۲؍ - سائیں نے سوچا	۳؍
سلسلہ آریہ بھاشیہ آریہ منی	۱عہ؍	برہمچریہ ۳؍ - سوامی جی کا جیون	۴عہ	سندر چوڑی ۲؍ - راجستھان کی بیرانیاں	
ہیمالنا " عہ۱	حہ	تحقیقات مذاہب	۸؍	ہندی ۶؍ - ستی بزبانت	۸؍
" " عہ۲	ے	جاپان کی حیرت انگیز ترقی	۱۰؍	ہماری مائیں ۸؍ - کارنامے	۵؍
گیتا آریہ بھاشیہ "	۵؍	پیغام گیتا	۲؍	راجپوتنی کی شادی ہندی	۳؍
منوسمرتی "	۴ے	مہاتما منشی رام جی		چتوڑ کا ساکا ۳؍ - سیچی استریاں	۶؍
سانکھ "	۹عہ	میری زندگی کے نشیب و فراز	۸؍	سیواجی اور اورنگ زیب کی لڑکی	۴؍
ویشیشک "	۲عہ؍	کلیات آریہ مسافر عہ - ایڈیشن ملا	ے	سیچی دیویاں ۶؍ - سیتا چرتر	۱۲عہ
	۸؍	تنبورنت کلاں		استری سبودھنی عہ	۴عہ
یوگ "	۴عہ	اپنشد اردو ۱۱؍ - رجارسا لو اردو	۴؍	نارائن سنگھ عہ - ناری دھرم وچار	۸عہ
ویدانت "	ے	سنی بزبانت ے - کرم یوگ	۴؍	استری سدھار ۴؍ - استری اپدیش	۶؍
اپنشد "	سعہ	بھگت بزبانت ۳؍ - الہامی گرنتھ	۶؍	منوہان اردو ۱۲؍ ہندی	عہ
نربھے راجیون چرتر	۶؍	کامیابی کی کنجی ۴؍ - کبیر صاحب اردو	۲؍	گورمکھی عہ - راجستھان کا عطر	۱۲؍
		غنم خیال ۵؍ - مہاتما سارشا	۴عہ		

چوتھی بار چھپی
۱۶۰ صفحے قیمت عمر

انگلش ٹیچر

بلا استاد کے چند روز میں
انگریزی سکھانیوالی سب سے
بہتر کتاب

اس نام کی بہت سی کتابیں چل رہی ہیں۔ اس لئے ہوشیاری سے خریدو تاکہ پیسہ کھو کر پیچھے پچھتانا نہ پڑے
صرف نام سے ہی دہوکا مت کھاؤ۔ بابو پیارے لعل ایم۔ آر۔ اے۔ ایس زمیندار بروٹا کی بنائی ہوئی منگوٹب اصلی ملے گی

اس ایک کتاب میں گریمر ٹرانسلیشن۔ لیٹر رائٹر۔ اڈیم۔ ڈکشنری سب شامل ہیں

اسمیں ہر ایک لفظ کا تلفظ اور معنی اردو میں ہیں۔ ترجمہ کرنیکے قواعد اور مثالیں۔ بول چال کے فقرے ہر محکمہ اور ہر موقع کے ہر قسم کی ہزاروں الفاظ و اصطلاحات۔ سینکڑوں محاورے کے مخصوص الفاظ اور فقرے اور انکے استعمال کے صحیح موقعے و طریقے چٹھی عرضی تار وغیرہ لکھنے کے قواعد مفصل مع نمونہ۔ اور بہت سے عجیب الفاظ جو اکثر استادوں کو بھی نہیں معلوم ہوتے ہم شکل الفاظ ہم معنی و دو معنی وغیرہ اور صدہا باتیں جو اور کسی کتاب میں نہ ملیں گی۔

دیکھیے اس کی نسبت کیسے ماہرین فن عالم اصحاب کی کیا رائے ہے۔ مشتے نمونہ

ایک تعلیمی اخبار کی رائے۔ ایڈیٹر صاحب رسالہ رہنمائے تعلیم لاہور۔ اس کتاب کے ذریعہ ایک انگریزی سے بالکل نا آشنا اردو خوان اپنی ہی کوشش سے انٹرنس تک کی لیاقت بہم پہونچا سکتا ہے۔ غرضیکہ یہ کتاب ان تمام کتابوں سے بہتر ہے جو آجتک اس مطلب کیلئے لکھی گئی ہیں۔

پانچویں بار چھپا
۱۸۰ صفحہ قیمت عمر

جوہر قانون

۴۴ قوانین کا
مجموعہ ایک جلد میں

یہ کتاب پاس ہو تو نہ کسی وکیل کی خوشامد سے مطلب نہ فیس دینے سے۔ نہ غلطی سے مقدمہ خراب ہونیکا ڈر رہے گا اسمیں ہر ایک قانون کا خلاصہ دفعہ وار عام فہم عبارت میں لکھا ہے جسکو معمولی آدمی بھی سمجھ کر اپنا کام نکال لیتے۔ کوئی ضروری بات کسی قانون کی نہیں چھوڑی ایک ہائیکورٹ کے وکیل و مصنف صاحب نے نظر ثانی کرکے ٹھیک کر دیا ہے۔ اس میں تعزیرات ہند۔ ضابطہ فوجداری۔ ضابطہ دیوانی۔ قانون شہادت۔ عدالت خفیفہ۔ آبکاری۔ رجسٹری۔ انکم ٹیکس۔ اسٹامپ۔ کورٹ فیس میعاد سماعت۔ لگان۔ کورٹ آف وارڈس۔ میونسپلٹی۔ چراگاہ۔ جنگل۔ پولس۔ ریل۔ ڈاکخانہ۔ تار۔ افیون نمک۔ اسلحہ۔ پریس۔ کمپنی۔ دفینہ۔ قماربازی۔ جیل خانہ۔ پاگل خانہ۔ کانجی ہوس۔ شادی۔ بیوگان۔ بے رحمی جانوران۔ ترک مذہب۔ تارک الوطن۔ اقوام جرائم پیشہ۔ دختر کشی۔ حصول اراضی۔ کاپی رائٹ۔ کرایہ گاڑی۔ سرائے و پڑاؤ۔ ٹیکہ چیچک۔ پیٹنٹ۔ کارخانہ وغیرہ کا خلاصہ مجموعہ ہے۔

مشہور اخبار بنگ باسی اس کی بابت چھاپتا ہے۔ کہ نہایت مفید کتاب ہے۔ ہر ایک شخص کو پاس رکھنی چاہئے ؞

... بنگالی گجراتی گورمکھی۔ مرہٹی۔ تامل۔ تلنگی۔ کناری۔ پشتو۔ بلوچی۔ برمی۔ ترکی۔ چینی۔ جاپانی۔

دسویں بار چھپی
۲۴۴ صفحے قیمت عا

جوہر حکمت

ایسے نام کی دیگر کتابوں سے فرق سمجھو۔ فہرست مضامین پر غور کرو۔

یونانی۔ ویدک۔ ڈاکٹری۔ ہومیوپیتھی سب کا مجموعہ ایک جلد میں

علم طب کی سب سے بہتر کتاب جسکی نظیر آجتک کسی زبان میں نہیں چھپی۔ بیسیوں کتابوں کی برابر ایک کتاب ہے۔ اس ایک ہی کو پڑھکر بڑے بڑے حکیم ڈاکٹر بنیں۔ حکمت کی سب خوبیوں سے واقف ہوجاؤ پھر کسی سے کچھ پوچھنا نہ پڑیگا۔

پہلا باب تشریح جسمانی مع تصاویر بقاعدہ ڈاکٹری۔ تمام رگوں ہڈیوں وغیرہ کے نام چار زبان میں مع انکی بناوٹ وافعال وغیرہ کے
دوسرا باب اصول حفظ صحت کے باریک اصول شاستری ڈاکٹری موسمی ہدایات اشیاء استعمالی غذاؤں کی خواص پرہیز ہر ایک عضو کی احتیاط
تیسرا باب تشخیص امراض تین سو امراض کے نام فارسی سنسکرت انگریزی ہندوستانی زبانوں میں مع شناخت وغیرہ
چوتھا باب مخزن الادویہ ۱۲۰۰ ادویات کے نام سنسکرت فارسی انگریزی بازاری مع شناخت مقدار۔ تاثیر وفوائد وغیرہ
پانچواں باب علاج الامراض تمام بیماریوں کا علاج بقاعدہ ایلوپیتھی۔ کروموپیتھی۔ یونانی۔ ویدک تیاری مع پرہیز پتھیہ بندی وغیرہ
چھٹا باب فن واسازی ہر قسم کے کشتے بنانیکی سہل ترکیبیں۔ جوہر اڑانا۔ تیل نکالنا۔ ست کھار وغیرہ بنانا۔ سودھنا۔ اصلی کی شناخت
ساتواں باب قرابادین مرکبات یونانی و ویدک کی تیاری کے طریقے مع فوائد۔ حکماء قدیم کے مشہور نسخے جنتر ونکا بیان مع نقشہ
آٹھواں باب ولایتی ادویات انگریزی ادویات پیٹنٹ۔ ہومیوپیتھی۔ بائیوکیمی ایلوپیتھی آلات ڈاکٹری نوایجاد مرکب دوائیاں وغیرہ
نواں باب اصطلاحات جتنی طب کے الفاظ چار زبان کے اور ان بیماریوں کی خاص قاعدہ کی شناخت خفیہ الفاظ کیمیا وغیرہ
دسواں باب زہروں کے خواص علاج دیہاتی عطائیوں کے چٹکلے۔ فرنگی عالموں کی جدید تحقیقاتیں اور ہزارہا کام کی باتیں مفصل لکھی ہیں

---

۱۵۲ صفحے
قیمت عہ

کرامات

یہ کتاب نئی چھپی ہے جسکا پانچ سال سے انتظار تھا

جادو منتر جنتر وغیرہ جن کو آجکل جھوٹا بتلاتے ہیں انکو سائنس کے موافق ثابت کرکے دکھایا اور ترکیب پوری لکھی ہے بالکل سچ جو چاہو کرکے دیکھ لے۔ جنکو کرنیوالے اسوقت موجود ہیں انکا پتہ بھی لکھدیا ہے۔ اسمیں آٹھ باب ہیں

باب ۱ یوگ ابھیاس۔ جسم انسان میں کراماتی مرکز۔ پرانا یام کے معجزے۔ فرنگیوں وصوفیوں کے طریقے
باب ۲ علم سیمیا۔ قوت خیال کے کرشمے دوسروں پر اثر ڈالنا۔ فاصلہ پر خبر پہونچانا۔ بازیگروں کی نظر بندی
باب ۳ روشن ضمیری۔ گذشتہ واقعات دور کی چیزیں اور مخفی چیز دیکھنا۔ کراماتی انگوٹھی۔ جام جہاں نما
باب ۴ تسخیر ارواح۔ روحوں سے کام لینا۔ حاضرات کرنا۔ جادو کی تحقیق۔ حاضرات کی سیر۔ دھونی وغیرہ
باب ۵ تسخیر ساحری۔ اشیاء کی مخفی خاصیتیں۔ خزانہ تلاش کرنا۔ ادویات کا قیافہ۔ منتر بدیا۔ جادو کے راز
باب ۶ علاج روحانی۔ صرف ہاتھ پھیر کر یا پھونک مار کر چنگا کرنا۔ فاصلہ پر مریض ہو اسکا علاج کرنا وغیرہ
باب ۷ مسمریزم کے قواعد ودرعمل۔ جانوروں کو قابو کرنا۔ انسان کو نظر سے بیہوش کرنا۔ تابع کرنا۔ عادات بدلنا
باب ۸ عملیات۔ تسخیر ہمزاد۔ دست غیب۔ اسم اعظم۔ لیبی کرن۔ سانپ بادلے کتا وغیرہ کے لئے منتر ازمودہ

(یہ شرط ہے اگر کوئی دوا مفید ثابت نہ ہوئی تو قیمت واپس)

ظاہر ہوگا۔ ہمارا شرطیہ دعویٰ ہے کہ آپ بے خرابی حالت میں بھی ہماری ۳ یوم کی خوراک سے از سر نو قدرتی طاقت حاصل کر سکتے ہیں چاہے کیسی ہی سستی۔ نامردی کیوں نہ ہو بالکل دور ہو جاتی ہے جریان۔ احتلام منی کا پتلا ہونا۔ سرعت انزال۔ درد کمر۔ درد سر۔ کمزوری دل و دماغ کمزوری بصارت کند ذہن۔ آنکھوں سے پانی جانا۔ نزلہ قبض بھوک نہ لگنا۔ چہرہ پر مردنی چھا جانا وغیرہ امراض کے دور کرنے میں ہماری گولیوں سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں مل سکتی۔ کثرت پیشاب۔ ضعف گردہ و مثانہ کیلئے لاثانی ہے۔ یہ دوا اس وقت جبکہ مریض ہر طرف سے مایوس ہو گیا ہو جبکہ ایسے جینے سے مرنے کو ترجیح دیتا ہو سچی غمخواری ثابت ہوتی ہے اس پر بھی شرط یہ ہے کہ اگر دوائی مفید نہ ہو تو قیمت واپس۔

قیمت ۳ یوم کی خوراک دو روپیہ آٹھ آنے ؎

طلاء نامردی و سستی و حلق فی شیشی عہ

سرٹیفکیٹ

لالہ منوہر لال صاحب پردھان آریہ سماج

غازی آباد ضلع میرٹھ سے لکھتے ہیں۔ نمستے! میں نے آپ سے طاقت کی گولیاں اور طلاء کا پارسل منگایا تھا ہر دو دونہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ دو شیشی طلاء اور دو شیشی گولیاں دو شخصوں کے لئے اور بھیجدیں۔

ضعف دل و دماغ

کمزوری دماغ و ضعف دل کیلئے ہمارے یہاں شرطیہ گولیاں ہیں۔ لگاتار دو تین ہفتہ کے استعمال سے یادداشت بڑھنے لگتی ہے۔ ضعف دل۔ بے چینی۔ خفقان کے لئے تیر بہدف ہیں سرعت انزال۔ جریان منی کو مفید ہیں دل میں فرحت لاتی ہیں کمزوری دماغ۔ سر کا چکرانا۔ دائمی درد سر دوران سر کی کوئی شکایت نہیں رہتی۔ قیمت دو روپے (عہ)

اکسیر بچگان

ہے جنکے بچے پیدا ہو ہو کر یا سوکھ سوکھ کر مر جاتے ہوں۔ یا کمزوری۔ ڈبہ وغیرہ امراض میں ضائع ہو جاتے ہوں وہ ضرور ہماری اکسیر بچگان دوائی کا استعمال کرا کر اولاد حاصل کریں ہماری دوائی سے شرطیہ زندگی حاصل ہوتی ہے۔ سوکھے بیمار کمزور بچے موٹے تازے طاقتور ہو جاتے ہیں علاوہ ازیں۔ بد ہضمی اسہال۔ قبض۔ ہرے پیلے اسہال۔ دودھ ڈالنا۔ دانت نکلنے میں تکلیف ہونا۔ بخار۔ چیچک وغیرہ امراض کا حکمی علاج۔ یہ دوائی آئندہ ہر امراض سے محفوظ رکھتی ہے۔ سچ پوچھو تو یہ بچوں کی جان ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

سرٹیفکیٹ

شری مان لالہ دینا ناتھ جی اڈیٹر اخبار

ہندوستان لاہور

سے تحریر فرماتے ہیں۔ میرا پتر دیس راج آپکی دوائی اکسیر بچگان کے استعمال سے بہت اچھا ہے میں آپکی دوائی کی تعریف کرتا ہوں اور آپ کا مشکور رہوں گا کہ آپکی بدولت بچہ کی صحت کو فائدہ پہنچا۔

طالب علموں کے کام کی چیز

کمزوری حافظہ کی مجرب دوا

اس دوائی کے استعمال سے حافظہ قابل فخر ہو جاتا ہے۔ ذہن تیز ہونے لگتی ہے بچپن کی بھولی باتیں بھی یاد آ جاتی ہیں اور بعد میں کوئی بات فراموش نہیں ہوتی وہ طالب علم جنکو سبق یاد نہیں ہوتا ضرور اس دوائی کا استعمال کریں علاوہ ازیں جریان۔ احتلام باہ کمزوری معدہ کمزوری دماغ درد سر وغیرہ کیلئے نہایت مفید ہے قیمت فی شیشی عہ۔ (دو ایک روپیہ بارہ آنہ)

اصلی نمک سلیمانی فی شیشی ۲؎ | آنکھ کا ٹھنڈا سرمہ روزانہ استعمال کیلئے فی تولہ ایک روپیہ | چنبل کی مجرب دوا

سفید کوڑھ | یا | پھلبہری

اس مرض کا دور ہونا عوام ناممکن خیال کرنے لگے تھے۔ مگر ہماری
لگانے اور لگانے کی ہر دو دواؤں نے پبلک کو یہ ثابت کر دیا ہے
کہ یہ مرض دور ہونا ناممکن نہیں ہے۔ سینکڑوں مریض آرام
پا چکے ہیں۔ اور اسی وجہ سے ہر طرف سے سفید داغ کی دوائی
کی مانگ آرہی ہے۔ ہر دو دوا سے سفید داغ شرطیہ
دور ہو کر جسم کی کھال اصلی حالت پر آجاتی ہے اسپر بھی ایسی
مفید مجرب دواؤں کی قیمت صرف چار روپے (للعہ)

شہادت

بابو نانک چند صاحب پنجابی ڈویژنل خزانچی محکمہ ریلوے مقام
مانجھی ضلع چھپرا سے لکھتے ہیں کہ ۔ آپکی سفید داغ کی دواؤں
سے میرے دوست کے پیروں کے سفید داغ دور ہو گئے
ہیں اور میرے دوست آپ کے نہایت مشکور ہیں۔

بال پیدا کرنیکی دوائی

اگر کسی شخص کے بے موقعہ جگہ بال پیدا نہ ہوتے ہوں یا پیدا ہو کر
گر گئے ہوں تو وہ کیسا بھدا اور بے رعب معلوم ہوتا ہے۔ اگر کسی
کے مونچھ پیدا نہ ہوئی ہوں تو وہ کیسا برا معلوم ہوتا ہے ہمنے ایک
مجرب دوائی تیار کی ہے جسکے لگانے سے بال پیدا ہو جاتے ہیں قیمت عہ

تلی (طحال) کی مجرب دوا

ہماری دوائی تلی کو دور کرنے کے لئے نہایت مفید مجرب ہے جہاں
تلی کو رفع کر دیتی ہے وہاں جسم کی کمزوری کو دور کر کے طاقتور
بنا دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ عہ ر

بال اُڑانیکا بے ضرر پوڈر

۵ منٹ میں بال بالکل بغیر کسی تکلیف کے دور ہو جاتے ہیں جلد
ملائم ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی صرف ۶ ر آنہ

قبض کشا گولیاں فی ڈبیہ ۵ ر آنہ

بواسیر کے مسے قطعی جڑ سے ہمیشہ کیلئے دور ہو جاتے ہیں خونی کا
خون ہمیشہ کیلئے بند ہو جائیگا اور پھر بواسیر نہیں ہوگی اور ہمیشہ آرام
زندگی بسر ہوگی منگاتے وقت خونی و بادی و مسوں کی حالت
لکھنی چاہیئے۔ قیمت ہر دو کی صرف دو روپے (عہ)

شہادت

پنڈت راجچند جی خزانچی پولیٹکل مقام حاجی کوٹ تحصیل بارکھان
لورالائی (صوبہ بلوچستان) سے تحریر فرماتے ہیں۔ آپکی بواسیر
کی دواؤں سے میرا مرض بواسیر بالکل دور ہو گیا ہے کوئی تکلیف
دوا کے استعمال کرنے میں نہیں ہوئی اب کوئی مسہ نہیں رہا
آپکا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں +

پرسوت

{ عورتوں کیلئے یہ بڑا بھیانک مرض ہے
{ ہمارے یہاں اسکی نہایت مجرب اور
بیحد مفید دوائی ہے جسکے استعمال سے ہر قسم کا پرسوت
بدن پیچش۔ اسہال بخار۔ سوزش وغیرہ امراض بالکل
ہو جاتے ہیں قیمت ایک روپیہ (عہ)

خرابی حیض

{ خرابی حیض کے سبب سے عورتوں کی جان
{ ہر وقت خطرہ میں رہتی ہے ہمارے
یہاں اسکی نہایت مجرب دوائی ہے جسکے استعمال سے حیض کا درد
ساتھ آنا کم یا رُک کر آنا۔ کثرت حیض بے قاعدہ اور وقت بے وقت
آنا جریان الرحم وغیرہ کیلئے نہایت مجرب ہے۔ قیمت دو روپے

داد کی مجرب دوا -	قیمت	۶ ر آنہ
کھانسی کی مجرب گولیاں	قیمت	۱۰۰ گولی عہ
افیون چھڑاؤ گولیاں	فی شیشی	عہ ۸
سوزاک کی بیحد مفید دوا	قیمت	عہ
آتشک کی مجرب دوا	"	عہ
خارش کی مجرب دوا		۲ ر آنہ
دانتوں کا خوشبودار منجن	فی شیشی	۶ ر آنہ
مصفی خون و مقوی جسم جوہر عشبہ	فی شیشی	۸ ر

بواسیر کی اکسیر دوائی { اس دوائی کے ایک یا دو ہفتہ کے استعمال سے
{ اس کے درست ہو جاتی ہے اور بواسیر دور ہو جاتا ہے قیمت

علاج الطاعون قیمت ۴/

بار دوم قیمت [illegible]

قیمت ۱۰/

ایڈیشن دوم [illegible]

دیسی طبابت کے نایاب گوہر

لیجئے صاحبان! دیسی طبابت کا نایاب تحفہ! بائیس ۲۲ سالہ عرقریزی کا مفید عام نتیجہ! آپ کی سیوا میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہ مندرجہ بالا کتابیں ہیں۔ مکرر سہ کرر طبع ہو کر اہل ہند کی مزاجوں میں بہت ہی مفید ثابت ہو چکی ہیں۔ لاکھوں بندگان خدا فائدہ اٹھا چکے ہیں اور اٹھا رہے ہیں ہزارہا سرٹیفکیٹ عطا ہو چکے ہیں۔ اگر آپ حکیموں اور ڈاکٹروں اور ویدوں کی خوشامد و لجاجت اور فیس و قیمت ادویہ سے بچنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کو ٹبوں اور بیوں کی ادویات سے یا صرف جنگل کی جڑی بوٹیوں سے یا بڑے بڑے عجیب اور غریب صدہا قسم کے کشتہ جات سے فائدہ اٹھانے کے خواہاں ہیں۔ اور اگر صدہا روپیہ کے قیمتی نسخہ جات کا شوق رکھتے ہیں۔ اور اگر آپ **سورج۔ چاند راگ۔ ہوا۔ آگ۔ پانی مٹی۔** و دیگر روگ دور کرنے کے اصول معلوم کرنا چاہتے ہیں اور اگر آپ مسمریزم وغیرہ علاج بے دوا کے قاعدوں کو جاننا چاہتے ہیں۔ **اگر آپ تمام جسم انسان کے دکھوں اور دردوں کے قلع و قمع کرنے کا کامل اور مکمل بیدک دستور العمل** ملاحظہ فرمانا چاہتے ہیں۔ **اگر آپ دیسی طبابت کو زندہ رکھنا** اپنا فرض سمجھتے ہیں تو ضرور ہے کہ کتب مندرجہ بالا کو اپنے خاندان میں موجود رکھیں اور وقت پر فائدہ اٹھاویں۔ عام فہم اردو ہونے کی وجہ سے ہر ایک لکھا پڑھا آدمی کسی مرض کا آسان نسخہ تجویز کر کے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا جس کا جی چاہے دیکھ لے! پرکھ لے! آزما لے!! بشرط عدم پسند واپس کر کے اصل قیمت لے لے ۵ خوش ہو کر محک تجربہ [illegible]

نوٹ:۔ جو صاحب عامہ خلائق کی رائیں دیکھنا چاہیں ایک پیسہ کا کارڈ بھیج کر ہم سے معیار صداقت طلب فرماویں [illegible]

قیمت چار آنہ و ایک آنہ بالترتیب بذریعہ وی پی سات آنہ و دو دو کا پی اکٹھی کا وی پی ۱۳ ار تیرہ آنہ

یہ ہر دو کتب حال ہی میں تازہ طبع ہوئی ہیں۔ نہایت دلچسپ ہیں۔ مختصر فہرست مضامین یہ ہے البنور پرارتھنا۔ پربھو ہمیں اندھیرے سے نکالو۔ دیل پر اتم کیا کریگا؟ آریوں کا ارداس۔ آریوں کا جاپ کیا ہیں خاوند کا نام نے لوں۔ امتحان یعنی فرضی محبت کا حیرت انگیز نظارہ ماتا پتا بہن استری کی محبت کا پورا پورا فوٹو۔ عورتوں کا اصلی زیور پردہ اور شرم ہدایات متعلق مستورات مارگزیدہ کے دو اور ہیضہ کے تین مجرب نسخے۔ ہندوؤں میں سوشل بہاؤ ایک اعلیٰ لیکچر از شیر ہندوستان لالہ لاجپت رائے جی وغیرہ وغیرہ کئی مضمون ہیں۔ مفصل فہرست دینی مشکل ہے پڑھ کر آنند نہ آئے تو میرا ذمہ ہے۔ کتاب کو خوب ہی دلچسپ بنایا گیا ہے۔ منگائیے دو آنند پایئے مقوی جسم و دماغ برفی و لڈو۔ جنکے استعمال سے دماغ میں طاقت بصارت میں نور چہرہ پر رونق۔ خون میں سرخی ہاضمہ میں ترقی اور جسم میں فربہی آتی ہے قیمت فیکس درجہ اول کنستر جات طبے دو دو سو تولہ کا فی بکس عنا۔ درجہ دوم جلا کنستر جات فیکس ۲۰ تولہ ۵۔ آرڈر کے ہمراہ مبلغ صہ روپیہ کا منی آرڈر آنا چاہئے باقی رقم کا وی پی ہوگا ریلوے پارسل کسی کو بھی روانہ نہ ہوگا۔ آگے تکلیف ہوتی ہے

پتہ ذیل:۔ امیر چند آریہ سیوک کوچہ مہری سنگھ والا گلی چھوٹی شہر لاہور (پنجاب)

۳۰ جنوری ۱۹۱۴ء تک رعایت بشرط حوالہ اخبار

کامل سنیاسی مجربات سینہ کا راز

آزمودہ نسخہ جات کا خزانہ قیمت عوام سے ۸ علاوہ محصول

خزانہ کی کنجی حکمت کی نایاب کتاب قیمت ۸ علاوہ محصول

بھگوت گیتا گٹکا مجلد	۳ ر
پنج گرنتھی مجلد موٹا خط	۳ ر
نت نیم اردو	۲ ر
سچا سودا	۲ ر

علاوہ اسکے آریہ سماجک و دیگر ہر مذہب کی کتب بارعایت مل سکتی ہیں۔ آزمائش شرط ہے

سرمہ نور نظر

(ڈاکٹروں و معززین کا تصدیق شدہ)

یہ سرمہ ہر امراض چشم کے لئے۔ دھند جالا۔ پھولا۔ خارش وغیرہ وغیرہ از حد مفید ثابت ہوا بچہ سے بوڑھا تک کیلئے استعمال ہو سکتا ہے قیمت سرمہ سیاہ و سبز و سفید فی تولہ عہ علاوہ محصول۔

(اس سے بڑھ کر اور کون معتبر ہو سکتا ہے)

ڈاکٹر دیو داس صاحب۔ ڈاکٹر ٹھاکر داس صاحب لالہ کرم چند صاحب پوری آنریری مجسٹریٹ پہمت سنگھ ناتھ صاحب وغیرہ وغیرہ سندات فرضی ثابت کرنیوالے کو انعام

مکمل فہرست طلب کرنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے

رشی نمبر کی خوشی میں خاص رعائت

یہ رعایت صرف اخیر نومبر تک رہیگی۔ اس کے بعد یہ رعایت ہرگز نہیں دیجاویگی

مکمل مہابھارت دیوناگری

بھارت ورش کے عروج و زوال کا نقشہ۔ میدان کورو چھیتر کے خونی نظارے۔ آریہ ورت کی تباہی اور بربادی کی عبرت بھری داستان۔ جو ابھی آریہ بھاشا کی نہایت سلیس عبارت میں بڑی صحت و صفائی سے چھپی ہے۔ جس کی اشاعت کے لئے گورنمنٹ عالیہ نے از راہ قدردانی پبلشر کو دو صد روپیہ انعام عطا فرمایا۔ حجم ۲۴۳۹ صفحہ مجلد دو جلدوں میں قیمت معہ رعایتی ۱۲ +

آئینہ یوگ

جسمیں یوگ کے کل اصول اور طریقے خوراک اور لباس۔ رہایش اور خیالات وغیرہ جو کہ دوران یوگ ضروری ہیں۔ نہایت ہی آسان طریقے سے بتائے گئے ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے آدمی ایک جگہ بیٹھ کر سینکڑوں کوس دور کی سیر کر سکتا ہے اور اپنے نزدیکی رشتہ داروں اور دوستوں سے بات چیت کر سکتا ہے۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ باسانی اور جلد پہنچ سکتا ہے اپنی مرضی کے مطابق جسم چھوڑ سکتا اور دھارن کر سکتا ہے۔ غرضیکہ وہ وہ خوبیاں یوگ میں موجود ہیں۔ جن کو ظاہر کرنے کے لئے دنیا کی سیاہی اور کاغذ کافی نہیں اور نہ انسانی طاقت ہے جو بیان کر سکے اہل ہنود کو یوگ کا سیکھنا ضروری ہے۔ قیمت بمعہ جلد پختہ ۱۴/ + حجم ۵۲ صفحہ۔

پشپ کماری

یعنی جیون سندھیا۔ بنگالی زبان کی تاریخی ناول مصنفہ بابو رامیش چندر دت صاحب بہادر سی۔ ایس۔ سی۔ آئی۔ اے سابق کمشنر قسمت اڑیسہ صوبہ بنگال و لکچرار علم تاریخ لنڈن یونیورسٹی کا اردو ترجمہ قیمت (۱۴/) + حجم ۲۲۰ صفحہ

آئینہ ہارمونیم

جسکو مشہور پروفیسر شام سندر۔ ایم۔ سی کے شاگرد دیویداس نے نہایت محنت اور جانفشانی سے تیار کیا ہے۔ جس کی مشق سے بغیر استاد کے ایک ماہ میں کامل ہارمونیم ماسٹر بن سکتا ہے۔ پروفیسر صاحب کا دعوے ہے کہ اس سے بڑھ کر عمدہ کوئی کتاب اس مضمون کی ابتک شائع نہیں ہوئی اور نہ ہی امید ہے قیمت بمعہ جلد پختہ (۱۴/) ۔ حجم ۵۲ صفحہ +

گرکھیر ہارمونیم

ہارمونیم کی ابتک کسی نے نہیں لکھی۔ لیکن ہمارے مہربان پروفیسر شیام سندر نے نہایت ہی محنت کے بعد اسکو تیار کیا ہے۔ واقعی ہارمونیم باجہ کے شائقین کیلئے ایک عجیب تحفہ ہے۔ روا جفتی لگی ہوئی ہے۔ قیمت صرف (۸/) +

قابل مطالعہ دھارمک اور تاریخی کتابیں

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
دھارمک کتابیں (ازبان اردو)		سادھوؤں کی کرتوت	۳ر
ستیارتھ پرکاش	عہ ر	تریخ مہایگیہ ودھی	۱ر
دیاکھیان مکتاولی مصنفہ سوامی درشنانند جی	۱۲ر	سنسکار ودھی مول	۸ر
سرچشمۂ مذاہب	۱۱ر	سنسکار ودھی کا ہندی ترجمہ	عما
رگ وید بھاشیہ بھومکا ترجمہ مجلد	۲عہ ر	دوہار بھانو	۲ر
امریکہ پتہ درشک	۵ر	ستیارتھ پرکاش	عہ ر
اپدیش مالا	۸ر	سوامی دیانند کا جیون چرتر	۸ر
اموریت سدہانت	۴ر	یجروید بھاشا بھاشیہ	عما
آریہ دگوجے	۵ر	رگوید آدی بھاشیہ بھومکا	۴عہ ر
چند مضامین پر مباحثہ	۶ر	سانکھیہ درشن ترجمہ ہندی	۱۲ر
ڈاکٹر پادری صاحب اور ہندو جاٹ کا مباحثہ	۱ر	ویراگ شتک	۳ر
لوکمار شکشا	۶ر	سوانح عمریاں اردو	
گنگا بھجن سنگرہ	۲ر	مصنفہ ایڈیٹر آرجن لاہور	
وام مارگ کا کچا چٹھا	۴ر	پرتھوی راج چوہان	۔
براہمن اتہاس	عہ ر	مہاراجہ چندر گپت ۲ر تاریخ نمبردار	۲ر
بزبان ہندی		چنچل کماری ۱ر کمشنتری ہیر	۲ر
دھرم شکشاولی	۶ر	مہارانا امر سنگھ ۱ر مہاراجہ جے سنگھ	۱ر
دیانند لیکھاولی	۲ر	روپمتی رانی ۸ر بابا اودا	۱ر

خود پڑھو! دوست احباب کو تحفہ دو! بچوں کو پڑھاؤ!!!

سپوت باتصویر

اس نادر کتاب میں اُن لوگوں کے حالات درج ہیں جنہوں نے ادنٰے درجہ سے ترقی کرکے اعلےٰ درجہ حاصل کیا ہے۔ اور باپ دادا کا نام دنیا میں روشن کردیا ہے جنکے حالات اور طریقہ عمل کو دیکھکر نوجوانان ملک و قوم کے دل میں ترقی کی اُومنگ خودبخود پیدا ہوتی ہے۔ اگر آپ اپنے بچوں کو کامیابی کی منزل پر پہنچانا چاہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی گمنامی کو پبلک میں روشن کرنا چاہتے ہیں تو ضرور مطالعہ کرائیں بالکل نئی معلومات کا ذخیرہ ہے قیمت معہ محصول صرف گیارہ آنہ مجلد ہے

زینۃ التجارت

دولت پیدا کرنا انسانی فرض ہے کیونکہ دنیا داری کا ہر کام دولت کے بغیر چلنا مشکل ہے یورپ امریکہ۔ جرمنی میں مدرسے اور سکول کھلے ہوئے ہیں جنمیں جائز طور سے دولت کمانیکی تعلیم دی جاتی ہے جسکو حاصل کرکے ہر شخص مزدور پیشہ سے ترقی کرکے کروڑپتی بنجاتا ہے دولت مند ہونیکے متعلق ہدایات اور کروڑپتیوں کے دولت کمانے کے راز اس کتاب میں لکھدیئے ہیں جنکی پابندی کرنے سے ہر شخص دولت مند ہو سکتا ہے تجارت کے اصول اور دوکانداری کے قواعد سب اسمیں درج ہیں تجارتی معلومات میں ایسی عمدہ کتاب آجتک شایع نہیں ہوئی ہے۔ صفحہ ۱۲۰ قیمت معہ محصول صرف گیارہ آنہ مجلد ہے

خزانہ کرامات باتصویر

ہمارے دیش کی ابتری کا باعث یہ ہے کہ ہمنے اپنی پاک ودیاؤں کو بھلا دیا ہے۔ یوگ ابھیاس کے طریقے من کا ایکاگر کرنا۔ روزانہ آنے والے حادثات کا قبل از وقت معلوم کرنا۔ موت کی خبر ۶ ماہ پہلے معلوم کرنا ہندوستان بھر میں یوگ ودیا کا بھنڈار یہ کتاب ہے۔ جو اب چھٹی مرتبہ چھپکر فروخت ہو رہی ہے۔ دو سو صفحہ کا ذخیرہ پوتر خیالات کا مجموعہ قیمت معہ محصول ایک روپیہ پانچ آنہ قدیم رشی منیوں کے خیالات کا بھنڈار ہے آریہ ورت کا بیش بہا خزانہ ہے پانچ ہزار فروخت ہوچکی ہے۔ کوئی گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ دوستوں کو تحفہ بھیجو

صرف ۱۲ آنے مین دو عمدہ گھڑیان

گھڑی کے شائقین ایسا زرین موقع ہاتھ سے نہ جانے دین کیونکہ پھر ہم گھڑیونکی قیمت مین ایسی عظیم الشان رعایت آئندہ نہ کرسکینگے۔ اسوقت ہم صرف بارہ آنے مین دو نہایت اعلیٰ اور عمدہ قیمتی گھڑیان آپکے نذر کیجاتی ہین یہ معمولی بازاری گھڑیان نہیں ہین۔ آپ غور فرماوین انمین ایک تو اصلی کیلس لیور جیبی گھڑی ہے جسکی گارنٹی پانچسال اور ۳۰ گھنٹہ کی کوک ہے اور اسکے ساتھ ایک فیشن ایبل چین بھی دیجاتی ہے۔ دوسری چھوٹی ٹائم پیس ہے جو کہ پائداری کے لحاظ سے تمام دنیا مین مشہور ہے آپ یقین کرین کہ یہ سودا چہارم قیمت مین آپکو ملتا ہے۔ ہمارے اسٹاک مین یہ گھڑیان بہت بڑی تعداد مین موجود ہین اور ہم تین ماہ کے اندر گودام خالی کرنا ہے۔ جلد خریدیے اور اپنے دوستون کو اس خبر سے مستفید کیجئے۔ ایک گھڑی آپکی جیب کی زینت بڑھاویگی۔ دوسری میز یا طاق مین رکھیئے۔ قیمت کل ۱۲ آنے محصولڈاک ۴ آنے

المشتہر بج باسی لال وکشن لال ہا وتی ایجنسی نمبر ۲۳۲ بلدیو بلڈنگس شہر جھانسی

جیبی ڈاکٹر

جس میں ویدک یونانی۔ ڈاکٹری کا پانچسو مجرب نسخہ خفیہ راز سینہ کا میری ۳۰ سال کی محنت دکوشش درج ہی

اصلی قیمت ۲ روپیہ رعایتی ۱ روپیہ محصول

نوٹ:۔ ۲۰ ہزار جلد کاپی فروخت ہو جانیپر ۵ ہزار روپیہ بطور انعام بذریعہ قرعہ دیا جاویگا انعام (۱) ایک ہزار (۳۰) پچیس پچیس روپیہ کا تقسیم ہوگا فہرست کارخانہ مفصل

تازہ شہادتیں

جناب صاحب دوشن لال جی اہلمد بندا یو۔ پی ۷ اگست ۱۹۱۳ء جیبی ڈاکٹر پہنچگیا فی الحقیقت آپنے ہمارے ورش کی سیوا کے لئے بہت محنت اور جانفشانی کیجئے تیار کیا ہے ایشور آپکے خیالات میں ترقی دیوے

جناب ڈاکٹر شمبو رام جی صاحب نور پور ضلع کانگڑہ فرماتے ہیں جیبی ڈاکٹر دیکھکر میں نہایت خوش ہوا ہے اپنے علم میں بیعد و بے تک آپکا ڈنکا بجا دیا چند نسخہ جات جس میں تیار کرونگا عنقریب تقسیم کرونگا تاکہ آپکا ادبی شہرت ہو محنت لادیا شاسب جانج کریں۔ ۹ مئی ۱۹۱۳ء